فہرست عناوین

بسم اللہ الرحمن الرحیم

مقدمہ

تمام تعریفیں اس ذات کے لیے ہے، جس نے تمام مخلوق کو اپنی عبادت کے لیے پیدا کیا۔ اور ان کو اپنی نعمتوں کے چادر میں اس لیے لپیٹا، تاکہ اس کی شکر ادا کریں۔ اور ہمارے نبی حضرت محمد ﷺ پر درود و سلام ہو۔ اور اس کی آل و اصحاب پر، جنہوں نے نبی کریم ﷺ کے نقشِ قدم کی پیروی کی اور آپ ﷺ کی منہج اور طریقے پر چلے اور اللہ تعالیٰ کے راستے میں اسی طرح جہاد کیا جس طرح جہاد کرنے کا حق تھا۔

حمد و صلاۃ کے بعد! حضرت حذیفہؓ سے روایت ہے کہ آپ ﷺ نے فرمایا: اس امت کے لیے ظالم اور جابر بادشاہوں پر افسوس! جو نیک لوگوں کو کس طرح ظلم و ستم کر کے ڈراتے ہیں اور انہیں قتل کرتے ہیں۔ صرف وہی لوگ ان سے بچتے ہیں جو ان کی بات مانیں۔ مگر متقی مؤمن ان کے ساتھ زبانی گفتگو کے ذریعے معاملہ رکھے گا، مگر اس کا دل ان سے کوسوں دور بھاگے گا، لیکن جب اللہ دوبارہ اسلام کو زندہ کرے گا تو ہر ظالم و جبار کو ختم کر دے گا، کیونکہ وہ فساد کے بعد امت کی اصلاح پر قادر ہے۔

پھر فرمایا: اے حذیفہ! اگر دنیا کے ختم ہونے میں ایک دن بھی باقی ہو تو اللہ تعالیٰ اس دن کو لمبا کر کے میرے اہلِ بیت کے ایک شخص کو خلیفہ مقرر کر کے اس کے ہاتھ پر ملاحم (خونریز جنگیں) جاری کر دے گا اور اسلام کو دنیا پر غالب کر دے گا، اللہ تعالیٰ اپنے وعدہ کے خلاف نہیں کرتا وہ جلد حساب لینے والا ہے۔

سال ۲۰۱۱م (گرگوری)/ ۲۰۰۴م (ایتھوپی) بمطابق ۱۴۳۲ھ میں عرب بہار کے نام سے جاری مظاہرے اور خراب صورت حال کے نتیجے میں کئی حکمرانوں کی حکومت کا گرنا، عوامی کی بے چینی اور سیاسی میدان کا قیادت سے خالی ہونا، زور و زبردستی کی بنیاد پر قائم حکومتوں کے مرحلے کے ختم ہونے کا اعلان ہے اور ظالم و جابر حکمرانوں کو ختم کرنے کی ایک بڑی جھلک تھی۔ اس کے بعد آپس میں خون ریزی، فضول و عبث جنگوں اور طاغوتی قوتوں سے نبرد آزما ہو کر ایک دوسرے مرحلے میں منتقل ہوئے۔

اس وجہ سے تجارتیں اور راستے بند ہونا شروع ہوئیں۔ لیکن ان سب سے اللہ تعالیٰ کا مقصود امام مہدی کی قیادت میں نبوی طرز پر قائم ہونے والی خلافت کا قیام ہے، فرمایا: اللہ تعالیٰ کا وعدہ

قریب آپہنچا ہے۔ یہ اللہ تعالیٰ کا وعدہ ہے اور اللہ تعالیٰ اپنے وعدہ کی خلاف ورزی نہیں کرتا اور وہ جلد حساب لینے والے ہیں۔

پہلا حصہ: امام مہدی علیہ الرضوان کا مہد سے لحد تک تعارف

ظہورِ مہدی پر دلالت کرنے والی آیاتِ مبارکہ کی روشنی میں حضراتِ مفسرین کے اقوال اور کتبِ حدیث میں صحیح احادیثِ مبارکہ اور امام مہدی کے بارے میں صریح روایات ذکر کریں گے، تاکہ امام مہدی کے آنے سے پہلے ہمیں پوری طرح علم ہو۔ پہلے صحیحین کی وہ روایات ذکر کریں گے، جن میں امام مہدی کے آنے کی طرف اشارہ ہے۔

امام مہدی کا تذکرہ قرآن مجید میں:

اللہ تعالیٰ کے ارشاد (وَمَنْ أَظْلَمُ مِمَّنْ مَنَعَ مَسَاجِدَ اللهِّ أَنْ يُذْكَرَ فِيهَا اسْمُهُ وَسَعَى فِي خَرَابِهَا أُولَئِكَ مَا كَانَ لَهُمْ أَنْ يَدْخُلُوهَا إِلَّا خَائِفِينَ لَهُمْ فِي الدُّنْيَا خِزْيٌ وَلَهُمْ فِي الْآخِرَةِ عَذَابٌ عَظِيمٌ) میں علامہ ابن جریر طبریؒ نے فرمایا کہ اس ارشاد (لهم في الدنيا خزي ولهم في الآخرة عذاب عظيم) سے مراد امام مہدی کا زمانہ ہے کہ جب آپ کی حکومت قائم ہو گی اور قسطنطنیہ فتح ہو گا اور یہود کو قید وبند میں ڈالا جائے گا، تو یہی کفر کی ذلت کی انتہا ہو گی۔

اس آیت میں (لَهُمْ فِي الدُّنْيَا خِزْيٌ) سے علامہ قرطبیؒ نے امام قتادہؒ اور سدیؒ سے نقل کیا ہے کہ دنیا میں یہود کی ذلت یہ ہو گی کہ امام مہدی کی حکومت قائم ہو گی اور آپ عموریہ، رومیہ اور قسطنطنیہ فتح کریں گے۔ علامہ شوکانیؒ نے لکھا ہے کہ دنیا میں یہود کی ذلت سے مراد قسطنطنیہ کی فتح اور امام مہدی کی حکومت کا قیام ہے۔

اللہ تعالیٰ کے اس ارشاد (ليظهره على الدين كله) میں علامہ قرطبیؒ نے امام سدیؒ سے نقل کیا ہے کہ یہ زمانہ خروجِ مہدی سے شروع ہو گا کہ روئے زمین پر کوئی بھی شخص ایسا باقی نہیں رہے گا، جو یا تو اسلام قبول کرے گا اور یا جزیہ ادا کرے گا۔

مقاتل بن سلیمان نے اللہ تعالیٰ کے اس ارشاد (وإنه لعلم للساعة فلا تمترن بها واتبعون هذا صراط مستقيم) کے بارے میں فرمایا کہ اس سے مراد آخری زمانے میں نکلنے والے امام مہدی ہوں گے، جن کے نکلنے کے بعد قیامت کی بڑی علامات شروع ہوں گی۔

علامہ ابن کثیرؒ نے اللہ تعالیٰ کے اس ارشاد (فَإِذَا جَاءَ وَعْدُ الْآخِرَةِ لِيَسُوءُوا وُجُوهَكُمْ) سے (لهم خزي في الدنيا) مراد لیا ہے۔ مذکورہ بالا مفسرین حضرات کے کلام

سے معلوم ہوا کہ دنیا میں عالمِ کفر کی مکمل رسوائی اس وقت ہو گی، جب امام مہدی کا ظہور ہو گا، جیسا کہ امام سدیؒ، امام عکرمہؒ اور وائل بن داؤدؒ سے منقول ہے۔

سنتِ نبویہ میں امام مہدی کا تذکرہ:

ذیل میں اس بارے میں صحیح احادیث کو اختصار کے ساتھ ذکر کریں گے، اللہ تعالیٰ کی توفیق کے ساتھ میں کہتا ہوں:

۱۔ حضرت ابو سعید الخدریؓ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا کہ مہدی میری اولاد میں سے ہوں گے، جن کی پیشانی کشادہ اور ناک میانی بلند ہو گی اور جو دنیا کو عدل وانصاف سے بھر دیں گے، جب کہ اس سے پہلے دنیا ظلم و ستم سے بھر چکی ہو گی، ان کی حکومت سات سال رہے گی۔

۲۔ حضرت ابو سعید الخدریؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ میری امت کے آخر میں مہدی کا ظہور ہو گا، ان کی حکومت کے دوران اللہ تعالیٰ بروقت بارش برسائے گا اور زمین اپنا اناج بھرپور طریقے سے اگائے گی اور وہ لوگوں کو مال پورا پورا دیں گے، ان کے دور میں چوپائے زیادہ ہوں گے اور امت کو اپنی عظمتِ رفتہ واپس ملے گی، وہ سات یا آٹھ سال زندہ رہیں گے۔

۳۔ حضرت ابو سعید الخدریؓ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا میں تمہیں مہدی کی خوشخبری دیتا ہوں، جو اختلافات اور زلزلوں کے وقت بھیجے جائیں گے۔ روئے زمین کو عدل وانصاف سے اس طرح بھر دیں گے، جس طرح ان کے آنے سے پہلے زمین ظلم وناانصافی سے بھر چکی ہو گی۔ ان سے روئے زمین کے رہنے والے تمام انسان اور آسمان کے فرشتے خوش ہوں گے۔ لوگوں میں مال کو صحاحا تقسیم فرمائیں گے۔ ایک آدمی نے پوچھا کہ "صحاحا" کا معنیٰ کیا ہے؟ تو آپؐ نے فرمایا کہ برابری کے ساتھ مال کو تقسیم کریں گے۔ فرماتے ہیں کہ امتِ محمدیہ ﷺ کے دل اللہ تعالیٰ عدل وانصاف سے بھر دیں گے۔ لوگوں میں ایک اعلان کرنے والا پکارے گا: "کسی کو مال کی ضرورت ہے؟" اس کے جواب میں ایک ہی آدمی اٹھے گا، اسے خزانچی کے پاس بھیجا جائے گا اور مہدی کا پیغام آئے گا، کہ اسے مال دیا جائے تو اسے مال دے دیا جائے گا، اسے پوری جھولی بھرنے کو کہا جائے گا، جب وہ یہ حالت دیکھے گا، تو شرم کے مارے کہے گا کہ شاید میں امتِ محمدیہ میں سب سے حریص ہوں یا میں اپنی ضرورت سے زیادہ مال اٹھا لایا ہوں، تو وہ مال واپس کرنے کے لیے رجوع کرے گا، مگر اسے کہا جائے گا، کہ ہم دیا ہوا مال

واپس نہیں لیتے۔ کشادگی کی یہ صورت حال سات، آٹھ یا نو سال تک جاری رہے گی۔ پھر اس کے بعد زندگی میں کوئی خیر نہیں رہے گی۔

۴۔ حضرت علی کرم اللہ وجہہ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: امام مہدی علیہ الرضوان ہم اہل بیت میں سے ہی ہونگے، جس کو اللہ تعالیٰ امورِ سلطنت اور دیگر مختلف صلاحیتیں ایک رات میں عطا فرمائیں گے۔

۵۔ حضرت ام سلمہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ مہدی میری نسل میں سیدہ فاطمہؓ کی اولاد میں سے ہوں گے۔

۶۔ حضرت جابرؓ سے روایت ہے کہ حضرت عیسیٰ علیہ الصلاۃ والسلام کا نزول ہوگا، تو اس وقت مسلمانوں کا امیر امام مہدی کہے گا، آیئے آپ (علیہ السلام) ہمیں نماز پڑھادیں، تو حضرت عیسی علیہ السلام جواب دیں گے نہیں! تم ایک دوسرے کے امیر ہو، اس امت کو اللہ تعالیٰ کی طرف سے یہ شرف عطا کیا گیا ہے۔

۷۔ حضرت ابو سعید الخدریؓ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: ہماری امت میں سے ایک شخص نماز پڑھائیں گے اور عیسی بن مریم علیہ السلام ان کے پیچھے نماز پڑھیں گے۔

۸۔ حضرت عبداللہ بن مسعودؓ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا اگر دنیا کی عمر میں ایک دن بھی باقی ہو، تو اللہ تعالیٰ مجھ میں سے یا یہ فرمایا کہ میرے اہل بیت میں سے ایک آدمی ظاہر فرمائیں گے، جس کا نام میرے نام کے مطابق ہوگا اور اس کے باپ کا نام میرے باپ کے نام کے مطابق ہوگا، جو زمین سے ظلم وجبر کو ختم کر کے اسکو اسلام کے انصاف وعدل کا گہوارہ بنا دیں گے۔

ایک روایت میں یہ الفاظ ہیں: "کہ دنیا ختم نہیں ہوگی یہاں تک کہ عرب پر میرے اہل بیت میں ایک آدمی بادشاہ بنے گا، جس کا نام میرے نام کے مطابق ہوگا اور اس کے باپ کا نام میرے باپ کے نام کے مطابق ہوگا"۔

(**حتی یملک العرب**) ملا علی قاریؒ نے لکھا ہے کہ عربوں سے مراد ہر وہ شخص ہے جو اسلام کے احکامات کو مانے، کیونکہ جو بھی اسلام قبول کرے تو وہ عربی شمار ہوتا ہے۔

علامہ طیبیؒ نے لکھا ہے کہ اس حدیث میں "عرب" کا تذکرہ کیا، لیکن عجم کا تذکرہ اگرچہ نہیں کیا مگر عجم بھی مراد ہے کیونکہ جب عرب کی یہاں بلادِ عجم پر حکومت آگئی تو انہوں نے متفقہ طور پر حکومت کی اور دیگر ساری ملتوں کو مغلوب کر دیا۔ یہ بھی ممکن ہے کہ چونکہ اس زمانے

میں عربوں کا غلبہ تھا اس لیے عربوں کا تذکرہ کیا گیا یا یہ وجہ بھی ہو سکتی ہے کہ چونکہ عرب زیادہ اشرف ہے، اس لیے ان کا تذکرہ کیا اور یا یہ وجہ بھی ہو سکتی ہے کہ صرف لفظِ عرب پر اکتفا کیا گیا اور اس سے مراد عرب و عجم دونوں ہیں، جیسا کہ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے: (**سرابیل تقیکم الحر**) کہ تمہارے خیمے سردی اور گرمی دونوں سے تمہاری حفاظت کرتی ہے۔ تاہم ظاہر وجہ یہی ہے کہ صرف عربوں کا تذکرہ اس لیے کیا گیا کہ سارے عرب ان کی اطاعت کریں گے اور عجم میں سے بعض لوگ ان کی اطاعت میں اختلاف کریں گے۔ واللہ تعالیٰ أعلم) یاد رہے کہ دوسری روایات میں بھی دیلم، قسطنطنیہ، روما اور ہند کا تذکرہ آیا ہے اور یہ سارے عجم کے علاقے شمار ہوتے ہیں۔

۹۔ امام احمدؒ نے حضرت زر بن عبداللہ سے روایت نقل کرتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا کہ قیامت اس وقت تک قائم نہیں ہو گی جب تک کہ میرے اہل بیت میں سے ایک آدمی ایسا نہ آئے کہ جس کا نام میرے نام اور اس کے باپ کا نام میرے باپ کے نام کے مطابق ہو گا۔

۱۰۔ امام أحمدؒ نے حضرت علیؓ سے روایت نقل کیا ہے کہ اگر دنیا کی عمر میں ایک دن بھی باقی ہو تب بھی اللہ تعالیٰ میرے اہل بیت میں سے ایک آدمی اٹھائیں گے، جو روئے زمین میں پھیلے ہوئے ظلم کو مٹا کر اس کو عدل وانصاف سے بھر دیں گے۔

امام مہدی علیہ الرضوان کے بارے میں صحیحین کی محتمل احادیث:

۱۔ حضرت جابر بن عبداللہؓ سے روایت ہے کہ اہل عراق کے پاس قفیز اور درہم نہیں آئے گا۔ ہم نے پوچھا یہ پابندی کون لگائے گا؟ آپؐ نے فرمایا: یہ پابندی عجم کی طرف سے ہو گی۔ پھر فرمایا: قریب ہے کہ اہل شام کے پاس دینار اور مد نہیں آئے گا میں نے پوچھا؟ یہ کس کی طرف سے ہو گا؟ جواب دیا: یہ روم کی طرف سے ہو گا، پھر تھوڑی دیر خاموش ہوئے، پھر فرمایا: کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: آئندہ دور میں میری امت میں ایک خلیفہ ایسا ہو گا، جو لوگوں میں مال کو زیادہ مقدار میں بغیر حساب کے تقسیم کرے گا۔ جامع الأصول کے مصنف نے اس حدیث کے تحت لکھا ہے: حضرت ابو سعیدؓ کی (تیسرے نمبر پر گذری ہوئی) حدیث کی روشنی میں یہ بات معلوم ہوتی ہے کہ اس خلیفہ سے مراد امام مہدی ہوں گے، امام مہدی کی سخاوت، غنیمت اور فتوحات کی کثرت اور تمام لوگوں کو مال دینے کی وجہ سے یہ ساری احادیث ان پر صادق آتی ہے۔ امام أحمدؒ، امام ابن ماجہ، امام حاکمؒ اور امام ترمذیؒ نے حدیثِ حسن کو حضرت ابو

سعید الخدریؓ سے روایت کیا ہے رسول اللہ ﷺ نے امام مہدی کا تذکرہ کیا: مال زیادہ ہو گا، فرمایا: ایک آدمی آکر کہے گا اے مہدی! مجھے دے دو، مجھے دے دو۔ وہ اپنے کپڑے میں جتنا اٹھا سکے گا وہ اٹھائے گا۔ اس حدیث کے بارے میں امام جریریؒ نے اس حدیث کے راوی حضرت ابو نضرۃ اور حضرت ابو العلاء سے پوچھا کہ آپؒ کی کیا رائے ہے: کیا اس حدیث سے عمر بن عبد العزیزؒ مراد ہیں؟ تو انہوں نے جواب دیا، نہیں۔ اس سے عمر بن عبد العزیزؒ مراد نہیں ہیں۔

۲۔ ام المومنین سیدہ عائشہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے خواب میں حرکت کی، تو ہم نے پوچھا: اے اللہ کے رسول ﷺ! آپ ﷺ نے خواب میں ایسا فعل کیا، جو اس سے پہلے نہیں کیا تھے، تو فرمایا: تعجب کی بات ہے کہ میری امت کے کچھ لوگ بیت اللہ شریف کے خلاف اس نیت سے جانے کا عزم کریں گے کہ وہاں قریش کے ایک آدمی نے پناہ لی ہو گی، یہاں تک جب وہ بیداء میں ہوں گے، (بیداء سے مراد کشادہ خالی صحرائی زمین ہے) تو ان کو زمین میں دھنسا دیا جائے گا۔ ہم نے کہا: اے اللہ کے رسول ﷺ! راستے میں تو مختلف لوگ جمع ہوا کرتے ہیں، تو آپ ﷺ نے فرمایا: ہاں، راستے میں حالات کا چھان بین لگانے والے مستبصر بھی ہوتے ہیں، اور ایسے لوگ بھی ہوں گے، جو مجبور ہوں گے انہیں زبردستی لایا گیا ہو گا، ایسے ہی مسافر لوگ بھی ہوں گے، ان سب کو اکھٹے ایک ہی جگہ میں ہلاک کر دیا جائے گا اور مختلف جگہوں سے اٹھیں گے۔ یعنی اس لشکر کا زمین میں دھنسنا اکھٹے ہو گا، مگر قیامت کے دن یہ مختلف جگہوں سے اٹھیں گے، ایک فریق جنت میں ہو گا اور دوسرا اپنے اعمال اور نیتوں کے اعتبار سے آگ میں ہو گا، اس لیے فرمایا: اللہ تعالیٰ ان سب کو اپنی اپنی نیتوں کے مطابق اٹھائیں گے۔

۳۔ حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: تمہاری اس وقت کیا حالت ہو گی، جب تم میں ابن مریم علیہ السلام اتریں گے (اور دورانِ نماز) تمہارے امام تم ہی میں سے ہوں گے، یعنی امام مہدی کی اقتداء میں حضرت عیسیٰ علیہ السلام نماز پڑھیں گے۔

۴۔ حضرت جابر بن عبد اللہؓ سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ ﷺ سے سنا، آپ فرما رہے تھے کہ میری امت میں قیامت تک ایک گروہ ایسا رہے گا جو حق یعنی اقامت دین کے لیے باقاعدہ قتال کرے گا اور غالب ہو گا، پھر ان میں حضرت عیسیٰ بن مریم علیہ السلام نازل ہوں گے، تو اس وقت مسلمانوں کے امیر حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو نماز پڑھانے کی دعوت دیں

گے، مگر اس امت کی عزت افزائی کے لیے آپ علیہ السلام نماز کی امامت سے انکار کریں گے اور فرمائیں گے کہ نہیں! تم آپس میں ایک دوسرے کے امیر ہوں۔

ایک دوسری روایت میں حدیث کے الفاظ یوں ہیں کہ اس دوران حضرت عیسیٰ بن مریم علیہ السلام آئیں گے اور نماز کے لیے اقامت ہو چکی ہو گی، تو آپ علیہ السلام کو نماز پڑھانے کی دعوت دی جائے گی کہ اے روح اللہ! آیئے نماز پڑھایئے، مگر وہ فرمائیں گے کہ نہیں، تم ہی میں سے کوئی ایک امامت کے لیے آگے ہو کر نماز پڑھائے۔ صدیق حسن خانؒ نے "الاذاعۃ" میں اس حدیث کو "احادیث المہدی" میں سے شمار کیا ہے۔ روایت کیا ہے اس کے آخر میں صحیح مسلم میں حضرت جابرؓ کی حدیث نقل کی ہے، پھر لکھا ہے: اس میں امام مہدی کا تذکرہ نہیں، مگر ان احادیث میں جس خلیفہ اور امام کا تذکرہ ہے، ان سب میں امام اور خلیفہ سے مراد امام مہدی ہے، جیسے کہ کئی آثار اور گذشتہ روایات اس پر دلالت کرتی ہے۔

۵۔ حضرت حارث بن ابی ربیعہ اور حضرت عبداللہ بن صفوان کے ساتھ میں بھی ابن زبیرؓ کے دور میں ام المؤمنین حضرت ام سلمہؓ کے پاس گیا تو ان دونوں حضرات نے زمین میں دھنسنے والے لشکر کے بارے میں پوچھا تو انہوں نے جواب دیا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: بیت اللہ میں ایک پناہ لینے والے آئے گا، تو اس کے خلاف ایک لشکر بھیجا جائے گا، جب وہ زمین کے ایک حصے میں ہو گا تو وہ دھنس جائے گا، میں نے پوچھا: اے اللہ کے رسول! اس کا کیا حال ہو گا جو نہ چاہتے ہوئے شریک ہوا ہو؟ تو آپ ﷺ نے جواب دیا: اس کو بھی زمین میں دھنسا دیا جائے گا، لیکن قیامت کے دن وہ اپنی نیت کے مطابق اٹھالیا جائے گا۔

امام ابو جعفرؒ نے فرمایا: بیداء سے مدینہ کا بیداء ہے۔ راوی کہتا ہے کہ مجھے احمد بن یونس نے بیان کیا، اس کو زہیر نے بیان کیا اس کو عبدالعزیز بن رفیع نے یہی اسناد بیان کیا۔ اس حدیث میں یہ بھی ہے کہ میں ابو جعفرؒ سے ملا تو میں نے کہا کہ اس سے مراد ہر قسم کے زمین کا کشادہ علاقہ ہے، تو اس نے جواب دیا: ہر گز نہیں، قسم بخدا! اس سے مراد مدینہ منورہ کا بیداء ہے۔ یعوذ کا معنٰی ہے: پناہ لینا اور چمٹ جانا۔

۶۔ ضرور بالضرور اس گھر بیت اللہ کی جانب ایک لشکر قصد اور ارادہ کر کے آئے گا، یہاں تک کہ وہ لشکر زمین کے بیداء میں ہوں گے تو اول تا آخر زمین میں دھنس جائے گا اور لشکر کا پہلا حصہ آخری حصے کو آواز دے گا پھر سب کو دھنسا دیا جائے گا، تو اس میں صرف نکلنے والا ایک شخص بچ جائے گا جو لوگوں کو اس لشکر کے انجام کے بارے میں بتائے گا۔

۷۔ایک روایت میں فرمایا کہ تم جزیرۃ العرب کو لڑ کر فتح کرو گے، پھر فارس اللہ تعالیٰ تمہارے لیے فتح فرمائیں گے پھر تم روم سے جہاد لڑو گے، اللہ تعالیٰ انہیں بھی تمہارے ہاتھوں شکست دیں گے، اس کے بعد تمہاری جنگ دجال سے ہو گی، اللہ تعالیٰ اس پر تمہیں غلبہ دیں گے۔ راوی کہتے ہیں کہ حضرت نافع نے سیدنا جابرؓ سے کہا: میری رائے میں روم کی مکمل فتح کے بعد ہی دجال کا خروج ہوگا۔ اس حدیث کو یہاں لانا اس مناسبت کی خاطر ہے کہ چونکہ دجال کا خروج امام مہدی کے آخری دور میں ہوگا اور یہ جنگیں خروجِ دجال سے پہلے ہوں گی، یعنی ظہورِ مہدی کے بعد دورِ امام مہدی کے آخری ایام میں ہوں گی، کیونکہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام جب اتریں گے تو دجال کا قتل انہی کے ہاتھوں ہوگا اور اس زمانے میں مسلمانوں کا خلیفہ امام مہدی ہوگا، آپ کو سیدنا عیسیٰ علیہ السلام نماز کے لیے آگے کریں گے، جیسا کہ گذشتہ احادیث میں صحیح مسلم کے حوالے سے ذکر کیا گیا۔

احادیثِ مبارکہ کی روشنی میں خلیفۃ الراشد امام محمد بن عبداللہ المہدی علیہ الرضوان کا تعارف:

قربِ قیامت میں اہل بیت میں ایک خلیفۂ راشد کا ظہور ہوگا، نبی کریم ﷺ نے فرمایا: (المهدي منا أهل البيت ترجمہ: امام مہدی ہمارے اہلِ بیت سے ہوں گے) جس کے ذریعے اللہ تعالیٰ اپنے دین کی تائید اور تقویت کا سامان مہیا کریں گے، جو سات، آٹھ یا نو ۹ سال تک حکومت کرے گا، اس دوران روئے زمین میں پھیلے ہوئے ہر قسم کے ظلم وفساد اور جور وناانصافی کا خاتمہ کر کے اسلامی عدل وانصاف کا نظام نافذ کریں گے، ان کے دور میں امت ایسی بیش بہا نعمتوں سے سرفراز ہو گی، جس کی نظیر سابقہ ادوار میں کہیں نہیں گزری ہو گی، اس زمانے میں زمین اپنی نباتات اور آسمان اپنے قطرات خوب خوب دیں گے، چنانچہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: **امام مہدی کے زمانے میں میری امت اتنی زیادہ نعمتوں سے سرفراز ہو گی کہ اتنی اس سے پہلے ان کو اس طرح کثرت سے نعمتیں نہ ملی ہوئی ہوں گی۔ آسمان لگاتار کثرت سے بارش برسائے گا اور زمانے اپنے نباتات میں سے کچھ بھی بغیر نکالے نہیں روکے گا"** وہ مال بغیر گنے کثرت سے تقسیم کرے گا۔ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: امام مہدی مال کو صحاحا تقسیم کرے گا، پوچھا گیا: صحاحا سے کیا مراد ہے؟ جواب دیا: لوگوں میں برابر تقسیم کرے گا۔ ان کا لقب مہدی ہو گا، حدیث میں فرمایا: **اس کو مہدی کہا جائے گا۔** ان کے دور میں میوے کثرت سے ہوں گے، کھیتی وافر مقدار میں ہو گی، بارشیں کثرت سے ہوں گی، خیر وعافیت ہمیشہ اور

مال ومتاع کثرت سے ہوگا اور بادشاہ کا غلبہ ہوگا۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ **میری امت کے آخر میں امام مہدی آئیں گے، ان کے دور میں بارش کثرت سے ہوگی، زمین اپنی نباتات اگائے گی اور مال لوگوں میں برابری سے تقسیم ہوگا اور چوپائے زیادہ ہوں گے، اس دور میں امت اپنی عظمت کی انتہاء کو پہنچ جائے گی۔** اس زمانے میں دین سرخرو اور دشمن سرنگوں ہوگا۔ حدیث میں فرمایا: **آخری زمانے امام مہدی اس طرح دین کو قائم کریں گے، جس طرح میں نے ابتدائی زمانے میں قائم کیا۔**

امام مہدیؓ نسلِ حسنیؓ اور حسینیؓ سے:

امام مہدیؓ حضرت حسنؓ یا حضرت حسینؓ یا ان دونوں کی اولاد سے ہوں گے۔ **حضرت علیؓ نے اپنے بیٹے حسنؓ کی طرف دیکھا اور فرمایا: میرا یہ بیٹا سید ہے جیسا کہ نبی کریم ﷺ نے اس کو سید کہا ہے، اور عنقریب ان کی نسل سے ایک آدمی پیدا ہوگا جس کا نام تمہارے نبی کے نام کی طرح ہوگا جو زمین کو عدل وانصاف سے بھر دے گا جیسے کہ ان سے پہلے ظلم وستم سے بھر چکی تھی۔** ایک دوسری روایت میں فرمایا: **وہ میرے اس بیٹے کی نسل سے ہوگا۔** اور حضرت حسینؓ کو اپنے ہاتھ سے مارا۔ ایک قول یہ ہے کہ وہ ان دونوں کی نسل میں سے ہوگا، نبی کریم ﷺ نے فرمایا: **ہم میں سے اس امت کا ایک سربراہ ہوگا، جو جنت کے نوجوانوں کے سردار اور تمہارے بیٹے حسنؓ وحسینؓ کی نسل سے ہوگا، اس ذات کی قسم جس کے قبضے میں میری جان ہے، اُن کے ماں باپ اس سے بہتر ہے۔ اے فاطمہؓ! اس ذات کی قسم ان دونوں میں سے امام مہدی ہوں گے۔**

امام مہدی کی کنیت:

امام مہدی کی کنیت ابو عبداللہ ہوگی، حدیث میں ہے: (**اس کی کنیت ابو عبداللہ ہوگی**) اور ابو القاسم کنیت ہوگی، حدیث میں ہے: **اس کی کنیت میری کنیت کی طرح ہوگی۔**

امام مہدی کا نام، ولدیت اور والدہ کا نام:

امام مہدی کا نام محمد ہوگا، آپ کے باپ کا نام عبداللہ ہوگا، حدیث میں فرمایا: (**اس کا نام میرے نام کی طرح اور اس کے باپ کا نام میرے باپ کے نام کی طرح ہوگا**) اور اس کی ماں کا نام آمنہ ہوگا۔ حدیث میں فرمایا: (ہم نے امام مہدی کو اس کے نام، ولدیت، والدہ کے نام اور شکل وصورت وغیرہ اوصاف سے جانا ہے) محمد عیسیٰ داؤد نے لکھا ہے کہ **امام مہدی کی والدہ کا نام آمنہ ہوگا اور وہ آمنہ یعنی وہ ہر برائی سے مامون و محفوظ ہوگی، اس کے ماں باپ بچپن میں ہی**

فوت ہو جائیں گے لیکن اللہ تعالیٰ اپنے غیب کے خزانوں سے اس کی تربیت وکفالت کا سامان مہیا کر کے اس کو عمر دے گا۔ امام مہدی نسب کے اعتبار سے فاطمی ہوں گے، کیونکہ آپ سیدہ فاطمہؓ کی نسل اور ذریت سے ہوں گے۔ حدیث میں فرمایا: (**امام مہدی میری عترت حضرت فاطمہؓ کی نسل سے ہوں گے**)

جائے پیدائش:

آپ کی پیدائش مکہ یا مدینہ میں ہو گی، چنانچہ حضرت علیؓ سے روایت ہے کہ **امام مہدی کی جائے پیدائش مدینہ منورہ ہو گا۔** نبی کریم ﷺ نے فرمایا: (**حرم میں میرے اہل بیت سے ایک شخص نکلے گا**) آپ خاندانی اعتبار سے قریشی ہاشمی ہوں گے، تاہم آپ کی اصل اور نسب یمن سے ہو گا، فرمایا: (**امام مہدی صرف قریشی ہی ہوں گے، خلافت انہیں میں سے ہو گی، ہاں البتہ امام مہدی کا اصل اور نسب یمن میں ہو گا**)

امام مہدی کا یمن کے گاؤں کرعہ یا قرعہ سے نکلنا:

امام مہدی تہامہ کے علاقے ملکِ یمن سے نکلیں گے، حدیث میں فرمایا: (**امام مہدی تہامہ سے نکلیں گے**) یمن کے ایک گاؤں کرعہ یا قرعہ سے امام مہدی نکلیں گے، حدیث میں فرمایا: (**امام مہدی یمن کے کرعہ نامی گاؤں سے نکلیں گے**) بعض الفاظ میں (قرعہ) نام کا تذکرہ آیا ہے یہ گاؤں یمن کے مغربی حدود کے آخر میں حدیدۃ شہر کے جنوب میں تہامہ کے حدود کے آخر میں بیت الفقیہ کے شرقی اطراف میں واقع ہے، یہ مشرق میں تہامہ کے حدود کے آخر میں اور ریمہ کے حدود کے شروع میں ایک گاؤں کا نام ہے، کرعہ جبل بنی القحوی اور جبل جحزان کے دو پہاڑی سلسلوں کے درمیان واقع ہے۔ یہ گاؤں پانچ چھوٹے قصبوں پر مشتمل ہے: جن میں الظہرۃ، مکراع، الجروہ، ھاجر اور مرحلہ شامل ہیں۔ یہ گاؤں عزلہ الحوادل ریمہ اور تہامہ کے تابع شمار ہوتا ہے، یعنی ثقافتی اور جغرافیائی اعتبار سے تو تہامہ میں ہے، لیکن انتظامی اور اداراتی اعتبار سے ریمہ کے تابع ہے، یہاں عربی زبان میں تہامی لہجے میں بولی جاتی ہے۔

حجاز میں امام مہدی کی پرورش اور یمن کی طرف جلاء وطنی:

امام مہدی کی پرورش حجاز میں ہو گی، آپ کو اپنی قوم سمیت یمن جلاء وطن کیا جائے گا اور پھر اٹھارہ سال کی عمر میں منبر پر خطبہ دیا کریں گے، حدیث میں فرمایا: (**امام مہدی کے دونوں آبرو لمبے، گول، ایک دوسرے سے جدا اور بڑی آنکھیں ہوں گی، حجاز سے آئیں گے اور دمشق کے**

منبر پر اٹھارہ سال کی عمر میں بیٹھیں گے)روایت میں دمشق کا لفظ راوی کا وہم یا ادراج معلوم ہوتا ہے، ہاں البتہ دیگر روایات سے معلوم ہوتا ہے کہ امام مہدی اور ان کی قوم یمن کی طرف جلاء وطن کیا جائے گی، اس وقت ان کی عمر اٹھارہ سال ہو گی۔ چونکہ کئی روایات سے معلوم ہوتا ہے کہ امام مہدی کی عمر بیعت کے وقت چالیس سال سے اوپر ہو گی اور دمشق کو جانا ملحمۃ الکبریٰ کے وقت ہو گا، اور یہ بات کئی صحیح روایات سے معلوم ہوتی ہے، لہذا اس روایت میں اٹھارہ سال کی عمر میں دمشق کے منبر پر بیٹھنے والی روایت درست نہیں۔ ممکن ہے اس سے خلیج کی پہلی کشید گی مراد ہو، جو ۱۹۸۸ء میں ہوئی تھی۔ حدیث میں فرمایا: (**پھر ان میں حکومت ایک ایسے آدمی کو ملے گی جو اہل یمن کو یمن کی طرف جلاوطن کرے گا**)

اور تیس ۳۰ سے لے کر چالیس ۴۰ سال تک کی عمر میں امام مہدی ظاہر طور پر دین کی محنت کریں گے۔ حدیث میں فرمایا: (**وہ تیس (۳۰) سے چالیس (۴۰) تک کی عمر میں بھیجے جائے گا**) ایک دوسری روایت میں غائب ہونے کے بعد تیس (۳۰) یا بتیس (۳۲) سال کی عمر واپس ظاہر ہو گا، روایت میں فرمایا: **میری اولاد میں امام مہدی ایک عمر پائے گا، پھر کئی زمانہ غائب ہو گا، اس دوران بتیس (۳۲) یا تینتس (۳۳) سال کی عمر میں ظاہر ہو گا اور لوگ ان رجوع کریں گے، ظلم وستم سے بھری ہوئی زمین کو اپنے عدل وانصاف سے بھر دے گا**۔ ایک روایت میں **تیس (۳۰) سال کا تذکرہ آیا ہے**۔

امام مہدی ایک دوسرے نام سے شہرت پا کر ظاہر ہوں گے اور اس طرح امام مہدی کا چرچا زبان زدِ عام ہو جائے گا۔ حضرت علیؓ سے ایک روایت میں مروی ہے کہ **بیعت سے پہلے امام مہدی باقاعدہ ایک دوسری شبیہ میں ظاہر ہوں گے تاکہ ان کا نام خوب روشن ہو جائے اور مہدویت کا خوب چرچا ہو جائے**۔

بیعت مہدی سے پہلے آسمان سے مختلف قسم کی آوازوں کی تحقیق اور معاصر تطبیق:

اس دوران آسمان سے ایک منادی امام مہدی کے تعارف اور آلِ محمدؐ کے حقوق کی آواز لگائے گا اس کے بعد لوگوں کے دلوں میں امام مہدی اور اہلِ بیت کی محبت اور ان کا تذکرہ سرایت کر جائے گا اور امت مسلمہ کے بچاؤ کی امیدیں صرف امام مہدی سے وابستہ ہوں گی اور ان کے علاوہ اس باب میں کسی کا تذکرہ نہ ہو گا۔

ظہورِ مہدی سے پہلے روئے زمین میں ہر شخص کی زبان پر امام مہدی کے تذکروں سے متعلق ہر عام وخاص میں یہ آوازیں سنائی دیں گی، ان آوازوں میں ایک آواز جبرئیل علیہ السلام کی بھی

ہو گی۔ حضرت علیؑ سے روایت ہے کہ **جب آسمان سے ایک منادی آواز لگائے گا، کہ حق آل محمد میں ہے، تو اس وقت امام مہدی کا تذکرہ لوگوں کی زبانوں پر عام ہو جائے گا** اس زمانے میں بادلوں کی سخت کڑک والی آوازیں بھی سنائی دیں گی، جن سے لوگ سخت گھبرا جائیں گے اور کئی لوگ اس قسم کی آوازوں سے بے ہوش بھی ہو جائیں گے۔

ایسے ہی ظہورِ مہدی سے پہلے سخت آوازیں، کڑک اور جنگی حملوں کی خطرناک چیخیں بھی سنائی دیں گی، موجودہ دور میں اگر اس تناظر میں ہم گیارہ ستمبر کے واقعات دیکھ لیں تو ان آوازوں سے بھی پوری دنیا کے لوگ ڈر گئے تھے اور کئی سو لوگ مر گئے۔ ایسے ہی احادیث میں ذکر کی گئی ان آوازوں سے ایٹمی جنگوں میں ہونے والے حملے بھی مراد ہو سکتے ہیں اور کوئی تکوینی حادثہ بھی ہو سکتا ہے۔ حدیث میں فرمایا: **کہ جب رمضان میں آواز بلند ہو گی، تو شوال میں یہ آوازیں زیادہ ہو جائیں گی اور ذی القعدہ کے مہینے میں قبائل ایک دوسرے سے جدا ہو جائیں گے، ذی الحجہ اور محرم میں خون بہنے لگے گا اور تمہیں کیا معلوم محرم کیا ہے؟** یہ جملہ تین بار دہرایا، **ہائے افسوس، ہائے افسوس، لوگ اس مہینے میں بہت زیادہ کثرت سے دھڑا دھڑ مارے جائیں گے،** میں نے پوچھا: اے اللہ کے رسول ﷺ رمضان میں اٹھنے والی آواز سے کیا مراد ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: **پندرہ رمضان جمعہ کی شب سخت آواز سنائی دے گی، جس کی وجہ سے سونے والا اٹھ جائے گا اور کھڑا آدمی بیٹھ جائے گا اور باپردہ خواتین اپنے گھروں سے نکل جائیں گی، اس سال بہت زلزلے ہوں گے، جمعہ کے دن جب تم نماز پڑھو، تو اپنے گھروں میں داخل ہو کر دروازے، کھڑکیاں اور روشن دان بند کر کے اپنے کانوں میں انگلیوں کے پورے داخل کرو، جب آوازیں سننے لگو، تو سجدہ ریز ہو کر یہ دعا پڑھو "سبحان القدوس، سبحان القدوس ربنا القدوس" جو شخص یہ کام کرے گا، تو وہ نجات پائے گا اور جو یہ نہیں کرے گا وہ ہلاک ہو گا۔**

ظالم حاکم سے امام مہدی کا بھاگنا اور ان کے اہل بیت کی جیل میں قید و بند:

ظہورِ مہدی سے پہلے بلاد الحرمین اور حجاز کا فاجر اور ظالم حکمران امام مہدی کے ظہور سے ڈر جائے گا اور ان کے پیچھے پڑ کر ان کو تلاش کرے گا، اس خطرے کو بھانپتے ہوئے امام مہدی بلاد الحرمین سے نکل جائیں گے اور اس دوران امام مہدی کا ایک ساتھی مارا جائے گا۔ ایک روایت میں ہے: **(جب نفسِ ذکیہ اور اس کا بھائی مکہ میں ناحق قتل ہو گا، تو آسمان سے ایک منادی آواز لگائے گا کہ خبردار! تمہارا امیر فلاں ہے اور یہی مہدیٔ برحق ہو گا، جو زمین کو اپنے عدل وانصاف سے بھر دے گا)**

امام مہدی کے اہل بیت چھوٹے بڑے سب کے سب جیل میں قید کر دیئے جائیں گے اور ان میں سے کسی ایک کو بھی نہیں چھوڑا جائے گا۔(ایک روایت میں ہے: (**سفیانی اور اس کے ساتھ جتنی فوج ہوگی، وہ ظاہر ہوگی ان کا کام صرف آلِ محمد کو پکڑنا اور ان تکلیف پہنچانا ہوگا۔۔۔اس دوران امام مہدی اور منصور موقع پاکر بھاگ جائیں گے اور آلِ محمد کے چھوٹے بڑے سب کو گرفتار کیا جائے گا، ان میں سے کسی ایک کو بھی قید وبند سے استثنیٰ نہیں دیا جائے گا۔اس دوران ایک لشکر دو آدمیوں کے پیچھے بھیجا جائے گا، مگر مہدی حضرت موسیٰ علیہ السلام کی سنت پر چلتے ہوئے بھاگ کر مکہ تشریف لے جائیں گے**)

یہ سب صورتِ حال بلاد الحرمین میں ایک بادشاہ کے موت کے بعد ہوگا،ایک روایت میں ہے:(**جو مجھے عبداللہ کی موت کی ذمہ داری دے، تو میں اس کو قائم یعنی امام مہدی کے آنے کی ذمہ داری دیتا ہوں**)یعنی عبداللہ نامی بادشاہ کے اس کی موت کے بعد تختِ بادشاہت پر اختلافات سے انتشار کا منظر نامہ سامنے آئے گا،اس کے بعد ایک ہی شاہی خاندان کے افراد میں بیت اللہ یا خزانے پر لڑائی شروع ہو جائے گی اور ان اختلافات کے بعد ان میں سے کسی ایک کو بھی بادشاہت نہیں ملے گی۔رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: **کہ بیت اللہ کے پاس خلیفہ کی اولاد میں سے تین لوگ بادشاہت یا خزانہ کے لیے آپس میں لڑیں گے پھر یہ خزانہ یا بادشاہت کسی ایک کو بھی نہیں ملے گی۔ اس دوران مشرق کی جانب سے سیاہ جھنڈوں والے لوگ نکلیں گے اور وہ تمہارے ساتھ اتنی خطرناک جنگ لڑیں گے جو اس سے پہلے تم نے اور تم سے پہلے کسی قوم نے نہیں لڑی ہوگی، پھر اس کے بعد ایک جملہ ارشاد فرمایا: جب تم اسے دیکھو، تو اس کی بیعت کرو اگرچہ برف پر رینگتے ہوئے گھسیٹتے چل کر کیوں نہ ہو۔**

(۲) رکنِ یمانی اور مقامِ ابراہیم میں امام مہدی کی بیعت:

قبائل ایک دوسرے کے ساتھ مشت و گریبان ہوں گے، اس طرح جتھہ بندیاں شروع ہو کر لوگ مختلف گروہوں میں بٹ جائیں گے اور مکہ میں قتل وقتال شروع ہوگا، تو لوگ اس زمانے میں بہتر کے پاس جائیں گے۔علمائے کرام ان کو تلاش کریں گے اور مکہ مکرمہ میں ان کو پالیں گے اور وہاں پر موجود ایک گھر سے نکال کر رکنِ یمانی اور مقامِ ابراہیم میں لاکر ان کے نہ چاہتے ہوئے بیعت کریں گے، اس وقت کی عمر چالیس سال سے اوپر ہوگی، نبی کریم ﷺ نے فرمایا:(**امام مہدی میری نسل سے ہوں گے، اس کی عمر چالیس سال سے اوپر ہوگی**)ایک روایت میں ہے کہ (**امام مہدی چالیس (۴۰) سال کی عمر میں نکلیں گے**)

سب سے پہلے علمائے کرام کو ان کی جگہ بتانے والا امام مہدی کا ایک دینی بھائی اور دوست ہوگا۔ حدیث میں فرمایا: **بیعت سے دو دن پہلے امام مہدی کے ایک دینی بھائی امام مہدی کو تلاش کرنے والے بعض اصحاب کو کہیں گے کہ تم کتنے لوگ ہو، جو تلاش کے لیے یہاں آئے ہو؟ وہ جواب دیں گے کہ ہم چالیس (۴۰) بندے ہیں۔ وہ صاحب پوچھیں گے کہ اگر میں تمہیں تمہارا مطلوبہ شخص دکھادوں، تو تم اس کی کیسی اطاعت کروگے، وہ جواب دیں گے کہ اگر پہاڑوں میں پناہ لیں گے، ہم بھی ان کے ساتھ رہائش پذیر ہوں گے۔**

بیعت کے وقت امام مہدی کے انصار کی تعداد تین سو تیرہ ۳۱۳ ہوگی، جن میں عورتیں بھی شامل ہوں گی۔ جن کے مرتبے تک نہ تو گذشتہ زمانوں کے لوگ پہنچ چکے ہوں گے اور نہ ہی بعد میں آنے والی نسلیں پہنچیں گی، نبی کریم ﷺ نے فرمایا:

(تین سو تیرہ (۳۱۳) افراد جن میں دس (۱۰) عورتیں ہوں گی، وہ امام مہدی کی بیعت کریں گے، اس جماعت کو ایسی فضیلت حاصل ہوگی جو اس سے پہلے والوں کو حاصل ہوئی ہے نہ بعد والوں کو حاصل ہوگی) (اللہ تعالیٰ ایک جماعت کو ان کے پاس اکٹھا کردے گا، جس طرح بادل کے متفرق ٹکڑوں کو مجتمع کردیتا ہے اور ان میں یگانگت والفت پیدا کردے گا، یہ نہ تو کسی سے متوحش ہوں گے اور نہ کسی کو دیکھ کر خوش ہوں گے (مطلب یہ ہے کہ ان کا باہمی ربط وضبط سب کے ساتھ یکساں ہوگا) خلیفہ مہدی کے پاس اکٹھے ہونے والوں کی تعداد اصحابِ بدر (غزوہ بدر میں شریک ہونے والے صحابہ کرامؓ) کی تعداد کے مطابق (یعنی ۳۱۳) ہوگی۔ اس جماعت کو ایسی فضیلت حاصل ہوگی جو اس سے پہلے والوں کو حاصل ہوئی ہے نہ بعد والوں کو حاصل ہوگی، نیز اس جماعت کی تعداد اصحابِ طالوت کی تعداد کے برابر ہوگی جنہوں نے طالوت کے ہمراہ نہر (اردن) کو عبور کیا تھا۔

یہ لوگ اہلِ مکہ، اہل شام اور اہلِ یمن میں سے ہوں گے۔ **حضرت ابن عباسؓ سے روایت ہے: (اللہ تعالیٰ امام مہدی کو مایوسی کے دور کے بعد نکالیں گے، اہلِ شام ان کے پاس جائیں گے اور مکہ مکرمہ میں صفا کے قریب ایک گھر سے انہیں زبردستی نکالیں گے، وہ مسافر کی طرح مقامِ ابراہیم کے پاس دو (۲) رکعت نماز پڑھ کر منبر پر تشریف فرما ہوں گے)**

(۳) مدینہ سے کنارہ کشی کرکے امام مہدی کی قتال پر بیعت:

مدینہ منورہ پر لشکر کشی کے بعد امام مہدی دو برید فاصلے کی دوری پر تشریف لے جائیں گے، جہاں دوبارہ بیعت لی جائے گی۔ **حضرت ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ مدینہ میں ایک ایسا واقعہ**

نمودار ہوگا، جس کی وجہ سے زیت کے پتھر بھی تباہ ہو جائیں گے، حرۃ کا واقعہ اس کے سامنے محض کوڑے کی رسی کی طرح ہوگا، اس کے بعد مدینہ سے دو برید کے فاصلے پر کنارہ کشی اختیار کریں گے، پھر امام مہدی کی بیعت ہوگی۔

(۴) بیت المقدس میں امام مہدی کی بیعت:

بیت المقدس میں بھی امام مہدی کی بیعت ہوگی اور یہ بیعتِ ہدایت ہوگی۔ حدیث میں فرمایا:

(بیت المقدس میں ہدایت کی بیعت ہوگی)

بیداء میں دشمن کے لشکر کا زمین میں دھنس جانا

شام کی جانب سے امام مہدی اور ان کے انصار کی سرکوبی کے لیے ایک لشکر بھیجا جائے گا، جن کو بیداء یعنی صحراء میں دھنسا دیا جائے گا۔ حدیث میں فرمایا: (**بیت اللہ میں ایک پناہ لینے والا پناہ لے گا اس کے خلاف ایک لشکر بھیجا جائے گا جب وہ لشکر زمین کے صحرائے علاقی میں پہنچ جائے گا تو زمین میں دھنس جائے گا**) روایات اس بات کی طرف اشارہ کرتی ہے کہ ان زمین سے مراد مدینہ منورہ کا بیداء علاقہ ہے موجودہ زمانے میں ذی الحلیفہ کے بعد اُبیار علی کے نام سے پہچانا جاتا ہے۔ عبد العزیز بن رفیع کی ایک روایت میں ہے وہ کہتے ہیں کہ (**میں امام جعفرؒ سے ملا اور میں نے کہا کہ ام المومنین ام سلمہؓ بیداء سے زمین کا عام صحرائی علاقہ مراد لیتی ہے، تو امام ابو جعفرؒ نے فرمایا: قسم بخدا! اس سے مدینہ منورہ کا بیداء نامی علاقہ مراد ہے**) مخالفین کے اس لشکر کے زمین میں دھنس جانے کے بعد مخالفین کو یہ پتہ چل جائے گا کہ یہی حقیقی مہدی ہے جس کا صدیوں سے انتظار کیا جاتا رہا ہے تو شام کے ابدال، عراق کے عصائب اور مصر کے نجائب آکر ان کی بیعت کریں گے۔ حضرت کعبؒ فرماتے ہیں: (**ان میں اہلِ مصر کے نجباء، شام کے ابدال اور اہل عراق کے اخیار ہوں گے**) امام مہدی کے اس طرح خلافتِ راشدہ پوری طور پر قائم ہو جائے گا۔

آپؓ کی حکومت عرب و عجم سب پر قائم ہوگی۔ آپ ﷺ نے فرمایا: (**قیامت اس وقت تک نہیں آئے گی، جب تک میرے اہلِ بیت میں سے ایک شخص بادشاہ نہ بن جائے، جس کے ہاتھ پر قسطنطنیہ اور وادیٔ دیلم فتح ہو جائیں گے**) پہلا وہ لشکر جس کے لیے امام مہدی جھنڈا مقرر کریں گے، وہ ترک ہوگا۔

حضرت اُرطاۃؒ سے روایت ہے کہ پہلا وہ لشکر جن کے لیے امام مہدی جھنڈا مقرر کر کے بھیجیں گے وہ ترک ہوگا۔ (**ترک: سے مراد خوز و کرمان ہیں، جن سے موجودہ دور میں روس مراد**

ہے، جہاں سے ایک بڑی تعداد میں لوگوں نے ہجرت کر کے بیزنطہ یعنی قسطنطنیہ (استنبول) اور اس کے ارد گرد دیگر علاقوں میں نقلِ مکانی کی، عصرِ حاضر میں ان علاقوں کو ترکی کہا جاتا ہے، یہاں سے کئی خاندانوں نے فارس (ایران) کی طرف ہجرت کر کے اور وہاں غلبہ حاصل کیا۔ اللہ تعالیٰ خوب جانتے ہیں کہ مذکورہ بالا علاقوں یعنی روس، ترکی اور ایران میں سے کس ملک کی طرف لشکر کشی کے لیے اپنی فوج بھیجیں گے)۔

اور امام مہدی کے زمانے میں مسلمانوں کو جزیرۃ العرب، فارس، روم اور دجال کے خلاف بڑی فتوحات نصیب ہوں گی۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: **(تم جزیرۃ العرب میں جہاد کرو گے، تو اللہ تعالیٰ وہاں تمہیں فتح دیں گے، پھر تم فارس میں جہاد کرو گے، تو وہاں اللہ تعالیٰ تمہیں فتح دیں گے، پھر تم روم میں جہاد کرو گے، تو اللہ تعالیٰ وہاں تمہیں فتح دیں گے، پھر تم دجال سے جنگ لڑو گے، تو وہاں اللہ تعالیٰ تمہیں فتح دیں گے)**۔ راوی کہتے ہیں: حضرت نافعؒ نے کہا کہ ہم یہ سمجھتے ہیں کہ **(دجال اس وقت تک نہیں نکلے گا، جب تک روم فتح نہ ہو جائے)** عنقریب دورِ مہدی میں مسلمان جزیرۃ العرب میں جہاد شروع کریں گے اور اس کو فتح کریں گے، پھر روم میں جہاد کریں گے اور اس کو بھی فتح کریں گے، پھر دجال کے خلاف لڑیں گے اور اس کو بھی فتح کریں گے، علاوہ فارس کے کہ فارس کو بغیر جہاد کیے فتح کریں گے۔

عالمی جنگ یعنی ملحمۃ العظمیٰ

روم کی عیسائی طاقتوں یعنی امریکا اور یورپ پر مسلمانوں کو ملنے والی کامیابی جس جنگ میں نصیب ہو گی، اسے ''الملحمہ الکبریٰ'' کہا جاتا ہے۔ انسانی تاریخ میں یہ سب سے بڑی جنگ ہو گی، سر زمینِ شام میں اعماق ودابق کے میدانوں میں لڑی جائے گی۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: **(قیامت اس وقت تک قائم نہیں ہو گی، جب تک اہل روم "اعماق اور دابق" میں نہیں اتریں گے، جب اہل روم آئیں گے، تو روئے زمین میں سب سے بہتر لوگ اس دن شہر سے نکل کر روم کے خلاف صف بندی کریں گے)** **رومی طاقتیں اسی (۸۰) ممالک مل کر ایک بڑی فوج تیار کر کے لائیں گے، جن میں ہر ملک کی فوج بارہ ہزار (۱۲۰۰۰) افراد پر مشتمل ہو گی)**

ان کے مقابلے کے لیے مدینہ سے ایک لشکر اہل الحجاز کے منتخب، عمدہ، قوی اور خوب صورت نوجوانوں کے ساتھ نکلے گا، جو اللہ تعالیٰ کے دین کی خاطر کسی ملامت کرنے والے کی ملامتی سے نہیں ڈرے گا۔ حدیث میں فرمایا: **(تم انگریزوں سے عنقریب لڑو گے اور تمہارے بعد آنے**

والے لوگ بھی انگریزوں سے لڑ گیں گے، یہاں تک اہل اسلام کے منتخب، عمدہ، قوی اور خوب صورت نوجوانوں کی ایک جماعت حجاز سے نکلے گی، جو اللہ تعالیٰ کے معاملے میں کسی ملامت کرنے والے کی ملامتی سے نہیں ڈرے گی، اور قسطنطنیہ تسبیح و تکبیر سے فتح کرے گی)

عدن اُبین کا لشکر:

امام مہدی کی نصرت کے لیے (عدن اُبین) سے بارہ (۱۲) ہزار کا لشکر اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول کے دین کی مدد کے لیے آئے گا۔ دوسرے مسلمان بھی امام مہدی کی نصرت کریں گے اور روم پر غلبہ پائیں گے۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: **(عدن اُبین سے بارہ (۱۲) ہزار لوگ نکلیں گے، وہ اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول ﷺ کے دین کی مدد کریں گے، وہ لوگ میرے اور ان کے درمیان آنے والے لوگوں میں سب سے بہتر لوگ ہوں گے)۔**

امام مہدی کے ہاتھوں مسجد اُقصیٰ اور فلسطین کی آزادی:

امام مہدی یہودیوں سے قتال کریں گے اور مسجدِ اُقصیٰ کو آزاد کر کے وہاں ہجرت کریں گے اور بیت المقدس کو اسلامی مملکت کا دار الخلافۃ بنائیں گے۔ حضرت علیؓ سے روایت ہے کہ **(امام مہدی کی جائے ہجرت بیت المقدس ہو گی)** محمد بن علیؒ سے روایت نقل کیا ہے کہ **جب مکہ میں پناہ لینے والا اپنے مخالفین کے زمین میں دھنس جانے کی خبر سنیں گے، تو اپنے ساتھیوں میں بارہ (۱۲) ہزار جان نثار لے کر ایلیاء یعنی بیت المقدس جائیں گے، ان میں ابدال بھی ہوں گے۔** اور فرمایا: **(مجھے اس آدمی نے یہ روایت بیان کی ہے، جس نے حضرت علیؓ سے روایت سنی ہے کہ امام مہدی چلیں گے یہاں تک کہ بیت المقدس جا کر پڑاؤ ڈالیں گے)**

قسطنطنیہ اور رومیہ کی فتح:

تکبیر و تہلیل اور (مظاہروں) کے ذریعے قسطنطنیہ امام مہدی کے ہاتھوں فتح ہوگا، موجودہ دور میں ترکی کا شہر استنبول ہے۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا **(غزوہ اور جہاد کا ایک حصہ اس دور میں آواز بھی ہو گی) یعنی احتجاجات اور مظاہروں میں نکلنا، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا (وہ قسطنطنیہ کو تسبیح اور تکبیر کے نعروں سے فتح کریں گے)** اور روم یعنی اٹلی عیسائیت کے دار الخلافہ کو بھی فتح کریں گے۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: **(اللہ تعالیٰ قسطنطنیہ اور رومیہ کو ہلاک کریں گے وہاں داخل ہوں گے اور چار لاکھ فوج قتل ہوں گے اور وہاں سے بہت زیادہ خزانے، سونے اور جواہرت و خزانے نکالیں گے اور دار البلاط میں قائم کریں گے)**

غزوۃ الہند:

امام مہدی غزوۂ ہند کریں گے حضرت ابوہریرۃؓ سے روایت ہے کہ (**ہمارے ساتھ رسول اللہ ﷺ نے غزوۃ الہند کا وعدہ کیا، اگر میں وہ دور پالوں، تو اپنی جان اور اپنا مال اس میں خرچ کر دوں گا اور اگر اسی غزوہ میں شہید ہو گیا، تو افضل شہداء میں شمار ہوں گا اور اگر غازی ہو کر واپس لوٹا، تو میں آزاد ابوہریرۃ ہوں گا**) اور مشرق و مغرب کی فتوحات ان کو حاصل ہوں گی۔ حضرت کعبؓ سے روایت ہے کہ (**بیت المقدس کا ایک بادشاہ ایک لشکر ہندوستان بھیجے گا اور اس کو فتح کرے گا، یہ لشکر سرزمینِ ہند کو فتح کر کے اپنے پاؤں تلے روند کر وہاں کے خزانے لیں گے اور بیت المقدس کی زینت کے لیے یہ بادشاہ اس کو استعمال کریں گے۔ اور ہند کے بادشاہوں کو ہتھکڑیوں میں بند کر کے لائیں گے۔ اللہ تعالیٰ انہیں مشرق و مغرب کی فتوحات سے نوازیں گے اور ان کا ہندوستان میں دجال کے خروج تک قیام ہو گا**)

فتنۃ الدھیماء (سخت تاریک فتنہ)

امام مہدی کے زمانہ میں ایک بہت بُرا فتنہ ہو گا، جس کا نام الدھیماء یعنی سخت تاریک فتنہ ہے اس سے مراد جمہوریت ہے یہ فتنہ مغرب سے اٹھے گا اور لوگوں کو دجال کے سپرد کرے گا۔ حضرت عبداللہ بن عمرؓ سے روایت ہے کہ ہم رسول اللہ ﷺ کے ساتھ بیٹھے ہوئے تھے تو آپ ﷺ نے قربِ قیامت کے فتنوں کا تذکرہ کیا اور یہ تذکرہ کافی دیر تک فرماتے رہے، یہاں تک پھر "الدھیماء" کا تذکرہ کیا، (**جس میں اس امت کے ہر فرد کو تھپڑ ضرور پڑے گا، جب کبھی آپس میں یہ باتیں ہوں گی کہ فتنہ ختم ہو گیا تو وہ ازِ سر نو شروع ہو جائے گا اور اس دوران آدمی کی کیفیت ایسی ہو گی کہ صبح کو مومن تو شام کو کافر ہو گا**)

دجال:

دجال وہ بد ترین غائب ہے، جس کا انتظار کیا جاتا ہے، جو سب سے بڑا جھوٹا، دھوکہ باز اور قیامت کی بڑی نشانیوں میں سے ایک ہے۔ دجال سے پہلے کئی فتنے وقوع پذیر ہوں گے۔ امام مہدی کے دورِ خلافت کے آخری دور میں ایک مخصوص واقعہ کے وقوع پذیر ہونے کے بعد دجال غصہ ہو گا اور اس کے بعد نکل کر منظرِ عام پر ظاہر ہو گا۔ شاید یہ واقعہ بیت المقدس کو یہود کے قبضے سے چھڑائیں گے اور سلطنت عثمانیہ کے سابقہ دار الخلافۃ قسطنطنیہ کو سیکولر طاقتوں کے قبضے سے آزاد کر کے اپنی حکومت میں شامل کریں گے۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ (**ہر نبی علیہ السلام نے اپنی امت کو دجال سے ڈرایا ہے اور آج کے دن اس نے کھانا کھایا ہے**)

منظرِ عام پر کھلم کھلا نکلنے کے بعد مکہ اور مدینہ کے علاوہ پوری دنیا میں دجال گھومے گا اور فساد پھیلائے گا۔(**دجال سرزمینِ مشرق میں خراسان نامی جگہ سے نکلے گا**) امام مہدی اور ان کے انصار کے ساتھ لڑائی کرے گا۔ یہود کی مدد سے دار الخلافۃ کے مرکز بیت المقدس میں امام مہدی اور ان کے انصار کا محاصرہ کرے گا۔ مصنف ابن اَبی شیبہ کی ایک مرسل روایت میں اَبو الزاہریہ سے مروی ہے کہ (**ملاحم یعنی عالمی جنگوں میں مسلمانوں کی فوجی چھاؤنی دمشق اور دجال کے خروج کے بعد بیت المقدس اور یاجوج ماجوج سے بچاؤ کے وقت طور ہوگی**)

حضرت عیسی علیہ السلام

حضرت عیسیٰ علیہ السلام دمشق کے مشرق میں سفید مینار کے پاس اتریں گے، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: (**تمہاری کیسی حالت ہوگی، جب ابن مریم تمہارے پاس آکر اتریں گے اور تمہاری امامت کریں گے یا یہ فرمایا کہ تمہارا امام تم ہی میں سے ایک شخص ہوگا**) اس کے بعد دجال کا پیچھے کر کے فلسطین کے بابِ لد کے قریب اس کو قتل کریں گے اور مسلمان سارے یہودیوں کو قتل کریں گے۔ حضرت عیسیٰ علیہ السلام بعض مؤمنوں کے چہروں پر ہاتھ پھیر کر انہیں جنت کے بلند درجات کی بشارت دیں گے۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: (**حضرت عیسیٰ بن مریم علیہ السلام کو میری امت کے ایسے لوگ پائیں گے، تو تمہاری طرح ہوں گے جو تمہاری طرح، یا ان کے بہترین لوگ تمہاری طرح یا تم سے بہترین لوگ ہوں گے**)

پھر حضرت عیسیٰ علیہ السلام صلیب کو توڑیں گے اور خنزیر کو قتل کریں گے اور سارے لوگوں کو اسلام کی دعوت دیں گے۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: (**اس ذات کی قسم! جس کے قبضے میں میری جان ہے، عنقریب حضرت عیسی علیہ السلام تمہارے درمیان ایک عادل فیصلہ کرنے والے، انصاف کرنے والے امام کی صورت میں نازل ہوں گے، جو صلیب کو توڑیں گے، خنزیر کو قتل کریں گے، جزیہ کو ختم کریں گے اور مال کو پانی کی طرح اتنا بہائیں گے کہ لینے والے نہیں ملے گا**) اس کے بعد روئے زمین پر سارے انسان مسلمان ہو جائیں گے۔ پوری زمین پر امن وامان عام ہو جانے کے بعد امام مہدی وفات پا جائیں گے۔

مسیح دجال کا قتل

مسیح دجال کو قتل کیا جائے گا۔ نبی کریم ﷺ سے روایت ہیں کہ (**فجر کی نماز کے وقت حضرت عیسیٰ ابن مریم علیہ السلام اتریں گے اور جب نماز ادا کریں گے، تو حضرت عیسی علیہ السلام آسمان سے اتریں گے، جب نماز سے فارغ ہوں گے، تو حضرت عیسیٰ علیہ السلام اپنا نیزہ**

لے کر دجال کی طرف روانہ ہوں گے، جب دجال اس کو دیکھیں گے، تو جس طرح پیتل آگ میں پگھلتا ہے اسی طرح وہ بھی پگھل جائے گا، حضرت عیسیٰ علیہ السلام اس کے حلق میں نیزہ رکھیں گے اور اس کو قتل کریں گے)

امام مہدی علیہ الرضوان کی وفات اس کے بعد حضرت سیدنا عیسیٰ علیہ السلام کی وفات:

امام مہدی وفات پاجائیں گے۔ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: (**وہ مال تقسیم کریں گے اور لوگوں میں اپنے نبی ﷺ کی سنت کے مطابق عمل کریں گے اور دینِ اسلام کا عظیم ہیکل اونٹ اپنے سینہ کو روئے زمین پر رکھ کر اسلام دنیا میں نافذ ہوجائیں گے اور سات (۷) سال تک دنیا میں رہیں گے، پھر وفات پاجائیں گے اور مسلمان ان پر نمازِ جنازہ پڑھیں گے**)

اس کے بعد حضرت عیسیٰ علیہ السلام فوت ہوجائیں گے۔ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: (**کہ انبیائے کرام علیہم السلام علاتی بھائی ہیں، ان مائیں مختلف اور ان کا دین ایک ہے اور میں دیگر لوگوں سے زیادہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے ساتھ مناسبت رکھتا ہوں، کیونکہ میرے اور ان کے درمیان کوئی اور نبی نہیں، وہ آسمان سے اتریں گے، جب تم اس کو دیکھو تو اس کو پہچانو، وہ سرخی مائل سفید، میانہ قد، دو زرد کپڑے پہنے ہوئے، گویا کہ ان کے سر سے قطرے ٹپک رہے ہوں گے، اگرچہ اس کو پانی نہ لگا ہوا ہو۔ وہ صلیب کو توڑ دیں گے، خنزیر کو قتل کریں گے، جزیہ ختم کریں گے اور لوگوں کو اسلام کی طرف دعوت دیں گے، اس زمانے میں اللہ تعالیٰ دیگر تمام مذاہب کو ختم کریں گے اور اس زمانے میں دجال ہلاک ہوجائے گا، پھر امن وامان قائم ہوجائے گا یہاں تک شیر اونٹوں کے ساتھ چریں گے اور گائے، بکری چیتا اور بھیڑیے کے ساتھ چریں گے، بچے سانپ کے ساتھ کھیلیں گے اور انہیں نقصان نہیں پہنچائیں گے وہ چالیس سال تک دنیا میں رہیں گے اور پھر وفات پاکر مسلمان ان پر نمازِ جنازہ پڑھیں گے**)

دوسرا حصہ: امام مہدی علیہ الرضوان کے صفاتِ شخصیہ، زمانیہ اور مکانیہ کے بیان میں

امام مہدی کی صفاتِ شخصیہ

امام مہدی کی ولادت کے وقت اہلِ دل اور صاحبِ کشف علمائے کرام اور مشائخ عظام وغیرہ حضرات کو امام مہدی کی پیدائش کے بارے میں علم ہوجائے گا۔

امام مہدی کے قریبی رشتہ داروں، متعلقین، متوسلین اور بعض اہلِ علاقہ کو ان کی صفات کی وجہ سے ان کے بارے میں کچھ نہ کچھ اندازہ ہوجائے گا۔ رکن یمانی اور مقام ابراہیم کے درمیان

بیعت سے پہلے ظہورِ مہدی کے لیے دنیا بھر سے آئے ہوئے سات (۷) علمائے کرام میں سے بعض کو ان کے بارے میں علم ہو گا۔ جیسا کہ حضرت حسینؓ سے ایک روایت میں منقول ہے، کہ جب ان سے سوال کیا گیا کہ کیا امام مہدی پیدا ہو چکے ہیں؟ تو آپؓ نے جواب دیا کہ نہیں، اگر میں ان کو اپنی زندگی میں پالوں، تو ان کی خدمت کروں گا۔

اس روایت سے معلوم ہوا کہ اگر وہ پیدا ہوتے، اور حضرت حسینؓ کو ان کے بارے میں علم ہوتا، تو ان کو پہچان لیتے اور ان کی خدمت کرتے۔ یہ روایت ان لوگوں کے نظریات پر رد کرتی ہے، جو کہتے ہیں کہ امام مہدی کو اپنے بارے میں اور لوگوں کو ان کے بارے میں مہدی ہونے کا علم نہیں ہو گا۔

چونکہ امام مہدی کی صفاتِ شخصیہ سے متعلق اتنی کثرت سے روایات اس پر دلالت کرتی ہیں کہ امام مہدی کے بارے میں بیعت سے پہلے خوب علم حاصل کر کے ان کو پہچان لینے میں کوئی پریشانی، دقت اور مشکلات نہ ہوں۔ جب کہ ان کے گرد وپیش رہنے والے، جان پہچان رکھنے والے اور دیگر اعزاو اُقارب وغیرہ کو ان صفات کی وجہ سے اس بات کا اندازہ ہو گا کہ یہ شخصیت دیگر افراد کی طرح کوئی عام انسان نہیں، بلکہ ضرور بالضرور یہ کوئی عظیم انسان ہو گا۔

امام مہدی کی صفاتِ خَلقیہ یعنی پیدائشی وجسمانی صفات:

۱۔ امام مہدی شکل وصورت میں نبی کریم ﷺ کی شکل وجسم مبارک کی طرح نہیں ہوں گے اور اخلاق وعادات میں نبی کریم ﷺ اخلاقِ مبارکہ اور عاداتِ میمونہ کے مشابہ ہوں گے۔ حضرت علیؓ نے اپنے بیٹے حسنؓ کی طرف دیکھا اور فرمایا: (**میرا یہ بیٹا سید ہے جیسا کہ نبی کریم ﷺ نے اس کو سید کہا ہے، اور عنقریب ان کی نسل سے ایک آدمی پیدا ہو گا جس کا نام تمہارے نبی کے نام کی طرح ہو گا جو زمین کو عدل وانصاف سے بھر دے گا جیسے کہ ان سے پہلے دنیا ظلم وستم سے بھر چکی تھی**)

۲۔ امام مہدی کی پیشانی کشادہ ہو گی اور اس کی کشادگی کی وجہ سر کے سامنے حصے کے بال سر کے درمیان تک نکل چکے ہوں گے لیکن اس سے گنجا ہونا ہر گز مراد نہیں ہو گا۔ سر کے دائیں بائیں بال نہ ہونے کی وجہ سے پیشانی کشادہ ہو گی۔ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: **امام مہدی میری نسل سے ہوں گے، ان کی پیشانی کشادہ، اور ناک میانی ہو گی، روئے زمین کو اپنے عدل وانصاف اس طرح بھر دیں گے، جس طرح ان کی آمد سے پہلے ظلم وستم سے بھر چکی ہو گی۔ اور وہ سات (۷) سال تک حکومت کریں گے۔**

حضرت علیؑ نے اپنے بیٹے حضرت حسنؑ کی طرف دیکھ کر فرمایا کہ میرا یہ بیٹا سید ہو گا، جیسا کہ نبی کریم ﷺ نے اس کے بارے میں فرمایا ہے کہ عنقریب اس کی اولاد میں سے ایک آدمی نبی کریم ﷺ کے نام کی طرح نام والا نکلے گا، ان کا نکلنا اس وقت میں ہو گا، جب لوگوں میں غفلت ہو گی، حق کو ناپید ہو کر ختم ہو چکا ہو گا اور ظلم ظاہر ہو گا، ان کے نکلنے سے آسمان وزمین کے رہائشی لوگ خوش ہوں گے وہ کشادہ پیشانی والا، باریک میانی ناک والا، بڑی پیٹ والا، دونوں رانوں کے درمیان فاصلے والا، موٹی رانوں والا، ران پر علامت والا، سامنے کے دونوں دانتوں میں فاصلے والا آدمی ہو گا، ان کے آنے زمین ایسے ہی عدل وانصاف سے بھر جائے گی، جیسا کہ ان کے آنے سے پہلے زمین ظلم وجبر سے بھر چکی ہو گی۔

۳۔ نکلی ہوئی، اور ابھری ہوئی پیشانی ہو گی۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ ضرور بالضرور میری عترت میں سے ایک آدمی نکالے گا، جس کے سامنے کے دونوں دانتوں کے درمیان فاصلہ ہو گا۔

۴۔ نکلی ہوئی پیشانی والا ہو گا جو سامنے کی طرف نکلی ابھری اور کشادہ پیشانی ہو گی۔ نعیم بن حماد کے کتاب الفتن میں ایک طویل حدیث میں ہے کہ امام مہدی **ابھری ہوئی باہر کی طرف نکلی ہوئی پیشانی والا ہو گا۔**

۵۔ گھونگھریالے بال، ۶۔ اشم الانف سے مراد ایسی ناک ہے، جس میں بلندی اور برابر دونوں ہو۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: **(امام مہدی میری نسل سے ہوں گے، ان کی پیشانی کشادہ، اور ناک میانی ہو گی، روئے زمین کو اپنے عدل وانصاف اس طرح بھر دیں گے، جس طرح ان کی آمد سے پہلے ظلم وستم سے بھر چکی ہو گی)**

۷۔ اقنی الانف سے مراد ایسی ناک ہے جس میں لمبائی، بانسہ باریک اور درمیان میں جھکی ہوئی ہو، مگر اس سے مراد یہ بھی نہیں کہ جس کی ناک کا سرا باریک ہو گا وہی اقنی الانف ہو گا۔ اور نہ ہی چپٹی حبشی نما ناک والا شخص اقنی الانف ہو گا۔

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: **(امام مہدی میری نسل سے ہوں گے، ان کی پیشانی کشادہ، اور ناک میانی ہو گی، روئے زمین کو اپنے عدل وانصاف اس طرح بھر دیں گے، جس طرح ان کی آمد سے پہلے ظلم وستم سے بھر چکی ہو گی)**

اقنی الانف اور اشم الانف سے مراد وہ شخص ہے، جس کی ناک میں صفت باریک بہت ہی کم ہو گی، جو غور سے دیکھنے والے کو ہی ظاہر ہو گی، اور اس کی وجہ یہ ہے کہ اشم اور اقنی دونوں

صفات آپس میں ایک دوسرے کے متعارض ہیں، جو ایک شخص میں بیک وقت ملنی نایاب ہیں۔ جیسا کہ ہند بن ابی ہالہؓ نے نبی کریم ﷺ کے ناک کی صفت بیان کرتے ہوئے فرمایا کہ آپ ﷺ کی ناک میانی اور بلند ہو گی، اور غور سے نہ دیکھنے والا اس کو باریک ناک تصور کرتا ہو گا۔

۸۔امام مہدی کے چہرہ کا رنگ چمکتا ہوا، عربی اور گندم گوں ہو گا۔ نعیم بن حماد کی کتاب میں ایک طویل حدیث کے ضمن میں فرمایا: (**رنگت گندم گوں اور قد میانہ ہو گا**)

۹۔امام مہدی کا چہرہ چمکتے ستارے کی طرح ہو گا۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: مہدی میرے اولاد میں سے ایک آدمی ہوں گے، ان کا چہرہ چمکتے ستارے کی طرح ہو گا، اس کا رنگ عربی اور جسم قد و قامت بنو اسرائیل کے آدمی کی طرح ہو گا، روئے زمین عدل وانصاف سے اس طرح بھر دے گا، جس طرح ظلم و ستم سے بھر چکا ہو گا، زمین و آسمان کے لوگ اور فضا میں پرندے اس کی خلافت میں خوش اور راضی ہوں گے۔

۱۰۔امام مہدی کے سامنے کے اوپر نیچے دونوں دانتوں میں فاصلہ ہو گا، لیکن اوپر کے دونوں دانتوں کے درمیان فاصلہ کم ہو گا اور نیچے کے دونوں دانتوں کے درمیان فاصلہ زیادہ ہو گا۔ "أغرق" کا معنیٰ سامنے کے دونوں دانتوں کے درمیان زیادہ فاصلہ ہو۔ یا اس کا معنیٰ یہ ہے کہ دونوں ثنایا دانتوں کے درمیان مسوڑھے آجائیں یا معنیٰ یہ ہے کہ ثنایا دانت دوسرے دیگر دانتوں سے خلط ملط ہو جائیں۔ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: (**عنقریب میری نسل سے ایک آدمی پیدا ہو گا جس کا نام میرے نام کی طرح ہو گا، جس کے سامنے کے دونوں دانتوں کے درمیان فاصلہ ہو گا، جو زمین کو عدل وانصاف سے بھر دے گا جیسا کہ ان سے پہلے ظلم و ستم سے بھر چکی تھی**)

۱۱۔امام مہدی کے سامنے کے دونوں دانت چمکدار ہوں گے۔ حضرت علیؓ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: (**امام مہدی کے سامنے کے دونوں دانت چمکدار ہوں گے اور ان کے چہرے پر خال ہو گا**)

۱۲۔ان کی گردن موٹی ہو گی۔ یعنی گردن کی جڑ موٹی ہو گی۔ حضرت ابو عبداللہ الحسین بن علیؓ سے روایت ہے: (پھر ایک موٹی گردن والا، ایک خال اور دو (۲) شاموں یعنی داغ نما علامت والا ہو گا)

۱۳۔ دونوں ران ایک دوسرے سے الگ اور جدا ہوں گے۔ حضرت علیؑ کی ایک روایت میں فرمایا: (اس کی دونوں رانوں کے درمیان فاصلہ ہوگا اور دونوں ران ایک دوسرے سے الگ اور جدا ہوں گے)

۱۴۔ ان کے دونوں رانوں کے درمیان (فربہ ہونے کی وجہ سے) فاصلہ ہوگا اور دونوں ران کشادہ اور چوڑے ہوں گے۔ حضرت علیؑ نے منبر پر فرمایا کہ (میرے اولاد میں آخری زمانے میں ایک آدمی نکلے گا۔۔۔ روایت میں مزید فرمایا: اس کی رانیں چوڑی ہوں گی)

۱۵۔ ان کا قد میانہ ہوگا۔ امیر المؤمنین حضرت علیؑ سے امام مہدی کی صفت اور حلیہ کے بارے میں پوچھا گیا، تو آپؑ نے فرمایا کہ امام مہدی میانے قد والے، خوبصورت چہرے والے ہوں گے، اس کے بال دونوں پر مونڈوں پر آویزاں ہوں گے، اس کے چہرے، سر اور داڑھی کے سیاہ بالوں کا نور بلند اور ظاہر ہوگا۔

۱۶۔ امام مہدی کا جسم نہ فربہ ہوگا، اور نہ دبلا پتلا ہوگا۔ حضرت علیؑ نے فرمایا کہ امام مہدی قریش کے ایک نوجوان ہوں گے، گندم گوں اور میانے جسم والے ہوں گے۔ یعنی امام مہدی کا جسم نہ تو فربہ ہوگا اور نہ ہی دبلا پتلا)

۱۷۔ امام مہدی کی گردن سینے کی طرف مائل ہوگی، لیکن کبڑے کی طرح نہ ہوگی۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ قیامت اس وقت تک قائم نہ ہوگی، یہاں تک میرے اہل بیت میں سے ایک آدمی خلیفہ ہوں گے، جس کی گردن نیچے سینے کی طرف مائل ہوگی اور اوپر کی طرف نہ ہوگی اور نیچے کی طرف مائل ہونے سے مراد یہ نہیں کہ گردن کبڑے کی طرح ہوگی)

۱۸۔ امام مہدی کی بھنویں لمبی، گول ایک دوسرے سے جدا اور دونوں بھنوؤں کے درمیان فاصلہ ہوگا۔ سقر بن رستم اپنے باپ سے نقل کرتے ہیں کہ امام مہدی اُزج، ابلج اور بڑی آنکھوں والے ہوں گے۔ اُزج: کے معنی گول اور لمبی بھنویں ہیں۔ أبلج: دونوں بھنوؤں کے درمیان فاصلہ، ایک دوسرے سے جدا اور دونوں کا واضح ہونا مراد ہے۔

۱۹۔ امام مہدی کی آنکھیں بڑی، سیاہ سرمہ گیں اور اندر کی طرف دھنسی ہوئی ہوں گی۔ امیر المؤمنین حضرت علیؑ سے روایت ہے کہ (امام مہدی کی داڑھی گھنی اور آنکھیں سرمہ گیں ہوں گی)

۲۰۔ دائیں ہاتھ پر، بعض میں بائیں ہاتھ پر، بعض میں چہرے پر اور بعض میں کندھے پر خال کا تذکرہ ہے۔ تاہم ان سب روایات کو جمع کرنے سے معلوم ہوتا ہے کہ امام مہدی کی کہنی پر خال

ہو گا اور ایک خال کندھے پر ہو گا۔ اور یہ خال بدن کے چمڑے سے تھوڑا سا ممتاز ہو گا۔ حضرت ابو عبداللہ سے روایت ہے کہ میں نے اس سے کہا: میرے ماں باپ آپ پر قربان ہوں، میں چاہتا ہوں کہ آپؑ کے سینے کو ہاتھ لگاؤں، تو انہوں نے اجازت دی، تو میں نے آپؑ کے سینے کو مس کیا، تو آپؑ نے پوچھا اے ابو محمد! تم نے اس طرح کیوں کیا، میں نے کہا کہ میرے ماں باپ آپ پر قربان ہوں، میں نے آپؑ کے والد کو فرماتے ہوئے سنا ہے کہ قائم یعنی امام مہدی کا سینہ کشادہ، مونڈھے نیچے کی طرف اویزاں اور کشادہ ہوں گے۔ حضرت علیؑ سے روایت ہے کہ آپؑ نے منبر پر فرمایا آخری زمانے میں میرے اولاد میں ایک آدمی آئے گا۔۔ مزید فرمایا: وہ چوڑے سینے والا، لمبے چوڑے مونڈھوں والا ہو گا۔

۲۱۔ امام مہدی کے سر میں بیماری ہو گی، جس کی وجہ سے بال جھڑتے ہوں گے۔ حضرت امام ابو جعفر الباقرؑ امام مہدی کی صفت بیان کرتے ہوئے فرماتے ہیں: (امام مہدی کا چہرہ سرخ، آنکھیں دھنسی ہوئی، بھنویں اوپر، دونوں کاندھے چوڑے، سر میں بیماری کی وجہ سے بال جھڑنے کا مرض اور چہرے میں اثرات ہوں گے)

۲۲۔ امام مہدی کی گھنی داڑھی ہو گی اور سر کے بال لمبے اور مونڈھوں پر آویزاں ہوں گے۔ حضرت علیؑ سے روایت ہے کہ (امام مہدی کی داڑھی گھنی، آنکھیں سرمہ گیں اور سامنے کے دونوں دانت چمکدار ہوں گے) حضرت علیؑ نے فرمایا: کہ وہ میانہ قد جوان ہو گا، جس کا چہرہ خوب صورت، اس کے بال لمبے اور مونڈھوں پر آویزاں ہوں گے۔ ان کے چہرے کا نور بلند ہو گا۔ داڑھی اور سر کے بال سیاہ ہوں گے۔

۲۳۔ دائیں ہاتھ پر، بعض میں بائیں ہاتھ پر، بعض میں چہرے پر اور بعض میں کندھے پر خال کا تذکرہ ہے۔ تاہم ان سب روایات کو جمع کرنے سے معلوم ہوتا ہے کہ امام مہدی کی کہنی پر خال ہو گا اور ایک خال کندھے پر ہو گا۔ اور یہ خال بدن کے چمڑے سے تھوڑا سا ممتاز ہو گا۔ حضرت ابن عباسؓ سے روایت ہے کہ وہ حضرت معاویہؓ نے آخری زمانے کے بارے میں پوچھا، تو آپؓ ان کو اس بارے میں بتلا رہے تھے کہ آخری زمانے میں ان میں سے ایک آدمی کی چالیس (۴۰) سال حکومت ہو گی، اس کی خلافت میں سات (۷) سال تک اس کی خلافت میں لڑائیاں ہوں گی، پھر وہ اُعماق کے مقام پر غم کے مارے مر جائیں گے، پھر اس کے بعد ایک اور آدمی کی حکومت ہو گی، جس کے بدن پر دو خال ہوں گے، اسی کے ہاتھوں اس دن فتح ہو گی۔ حضرت

علیؑ سے روایت میں ہے کہ سفیانی کے خلاف سیاہ جھنڈے نکلیں گے، جن میں بنو ہاشم کا ایک جوان ہو گا، جس کے بائیں ہاتھ پر ایک خال ہو گا۔
حضرت ابو جعفرؑ سے روایت ہے کہ امام مہدی کے بائیں ہاتھ کے نیچے آس کے پتے کی طرح ایک خال ہو گا۔ حضرت علیؑ سے روایت ہے کہ امام مہدی کی جائے پیدائش مدینہ میں نبی کریم ﷺ کے اہل بیت میں ہو گی، اس کا نام ولدیت میرے نام اور میرے باپ کی ولدیت کی طرح ہو گی، بیت المقدس جائے ہجرت ہو گی، گھنی داڑھی والا، سیاہ سرمہ گیں آنکھوں والا، چمکدار دانتوں والا ہو گا، اس کے چہرے پر ایک خال ہو گا، میانی ناک والا، کشادہ پیشانی والا ہو گا، اس کے کندھے پر نبی کریم ﷺ کے علامت کی طرح علامت ہو گی۔
۲۴۔ اور ان کے جسم میں پیٹ قدرے بڑا ہو گا۔ حضرت علیؑ نے فرمایا: اسکا پیٹ جسم کے مقابلے میں بڑا ہو گا، فرمایا: بڑی پیٹ والا، دونوں رانوں کے درمیان فاصلے والا اور وہ چوڑے سینے والا، لمبے چوڑے مونڈھوں والا ہو گا۔
۲۵۔ دائیں گال پر سیاہ خال ہو گا۔ حضرت ابو عبداللہ الحسین بن علیؑ سے روایت ہے کہ (پھر موٹی گردن والا، سیاہ خال اور دو تل کے نشان ہوں گے)

امام مہدی کی صفاتِ خُلقیہ یعنی اخلاق وعادات، طرزِ معاشرت اور اندازِ حکمرانی:

امام مہدی کے اخلاق نبی کریم ﷺ کے اخلاق کی طرح ہوں گے۔ آپ لوگوں میں سب سے زیادہ اچھے تذکرے والے، علم والے ہوں گے۔ حضرت ابو جعفرؑ سے روایت ہے کہ یہ حکومت ہمارے خاندان کے ایک ایسے آدمی کے ہاتھ میں آئے گی، جس کی عمر ہم میں سب سے کم ہو گی۔ اور یہ ہم میں سب سے اچھے تذکرے والا ہو گا، جس کو اللہ تعالیٰ اپنی طرف سے ایک خاص علم دیں گے، لیکن وہ اس کو اپنی جانب منسوب نہیں کریں گے۔
باکرہ عورت سے زیادہ باحیا ہوں گے۔ (**باکرہ عورت سے زیادہ حیا والے ہوں گے**) مستغنی، حلال وحرام کو پہچاننے والے، صبر و تحمل، سکینہ اور وقار والے ہوں گے۔ حضرت الحارث بن المغیرۃ النضریؒ سے روایت ہے کہ میں نے ابو عبداللہ الحسین بن علیؑ سے پوچھا کہ امام مہدی کو کن اخلاق سے ہم جانیں گے؟ تو جواب دیا: کہ اطمینان اور وقار کے ساتھ، پھر سوال کیا: کہ کس چیز کے ذریعے پہچانیں گے؟ تو جواب دیا: حلال وحرام کی معرفت کے ساتھ۔ اور یہ کہ لوگ اس کی طرف محتاج ہوں گے اور وہ کسی کی طرف محتاج نہیں ہوں گے، بلکہ وہ سب سے مستغنی ہوں گے)

آپ خشوع وخضوع اور عاجزی کے پیکر ہوں گے۔(حضرت کعب احبارؓ سے روایت ہے کہ مہدی اللہ تعالیٰ کے سامنے ایسی عاجزی کریں گے جیسا کہ باز ہوا میں اپنے پر بچھا کر عاجزی دکھاتا ہے) خدائی مدد سے ہر نیک کام میں صاحبِ توفیق ہوں گے۔ حضرت ابو عبداللہ الحسین بن علیؓ سے روایت ہے، فرمایا: مہدی کا ظہور ہو جائے، تو لوگ اس کو نہیں پہچانیں گے، کیونکہ ان کے پاس ایک جوان، صاحب توفیق کی صورت میں آئیں گے، لیکن ان کا گمان یہ ہو گا کہ وہ بوڑھا آدمی ہو گا، حالانکہ وہ بوڑھا نہیں، بلکہ جواں مرد ہو گا۔

اور یہ سب صفات آپ میں ایک عالمی مجدد کی طرح بیک وقت کار فرما ہوں گی، جو فتنوں سے متاثر نہیں ہوں گے اور نہ ہی فتنے اس پر اثر انداز ہوں گے۔ حضرت ابو معبد نے حضرت ابن عباسؓ سے نقل کیا ہے کہ دنیا کے روز و شب کے اختتام سے پہلے اللہ تعالیٰ اہل بیت میں سے ایک جوان لڑکا بھیجے گا، جو فتنوں سے متاثر نہیں ہو گا اور نہ ہی فتنے اس پر اثر انداز ہوں گے، اس امت میں خلافت اور اقامتِ دین کا فریضہ سرانجام دے گا اور اقامت دین کو اسی نہج پر دوبارہ قائم کرے گا، جس طرح ابتدا میں، میں نے کیا تھا۔

یصلحه الله فی لیلة کا معنی

یہی مہدی ہوں گے، جن کو اللہ تعالیٰ ایک مخفی معاملے کی طرف رہنمائی نصیب کریں گے اور ایک رات میں یا دو راتوں میں ان کی اصلاح کریں گے۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ (**مہدی ہمارے اہل بیت میں سے ہوں گے اللہ تعالیٰ اس کی ایک رات میں اصلاح کریں گے**) ایک دوسری روایت میں (دو(۲) دنوں میں) ان کی اصلاح کریں گے۔ اللہ تعالیٰ امام مہدی کو اپنی توفیقِ خاص، خلافت وامامت کی تفہیم اور رشد وہدایت کی اعلیٰ ترین منازل کی طرف ایک رات میں رہنمائی فرمائیں گے، جب کہ اس سے پہلے آپ اس مرتبے پر فائز نہیں ہوں گے۔ یا مطلب یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ امام مہدی کے لیے بیعت کا معاملہ آسان فرما دیں گے اور اس کی بیعت کے لیے اہلِ حل وعقد کو متفق کر دیں گے اور امام مہدی کی قدر وشان ایک رات میں یا رات کے ایک حصے میں بلند فرمائیں گے۔

یہ معنی بھی ممکن ہے کہ (یصلحہ اللہ فی لیلۃ) کا معنیٰ یہ ہے کہ ایک جیسی متفرق، بار بار آنے والی راتوں میں امام مہدی کی حالت کی اصلاح کریں گے۔ نبی کریم ﷺ سے (**جب پیر کے دن کے روزوں کے بارے میں پوچھا گیا، تو آپ ﷺ نے فرمایا میں اس دن پیدا ہوا، اس دن مجھے نبوت دے کر مبعوث کیا گیا، اسی دن مجھ پر وحی نازل ہوئی، اسی دن میں نے ہجرت کی اور اسی دن میری موت واقع ہو گی**) جس طرح اس حدیث میں زندگی کے مختلف مواقع میں متعدد بار

ایک ہی جنس میں آنے والی دنوں کو ایک ہی دن قرار دیا، تو ایسے ہی امام مہدی کی اصلاح بھی ایک ہی جنس کے متفرق راتوں میں ہو گی۔

حضرت الحارث بن المغیرۃ النضریؒ سے روایت ہے کہ میں نے ابو عبداللہ الحسین بن علیؓ سے پوچھا کہ امام مہدی کو کن اخلاق سے ہم جانیں گے؟ تو جواب دیا: کہ **اطمینان اور وقار کے ساتھ، پھر سوال کیا: کہ کس چیز کے ذریعے پہچانیں گے؟ تو جواب دیا: حلال و حرام کی معرفت کے ساتھ۔ اور یہ کہ لوگ اس کی طرف محتاج ہوں گے اور وہ کسی کی طرف محتاج نہیں ہوں گے، بلکہ وہ سب سے مستغنی ہوں گے۔**

عاملوں پر شدید پکڑ کرنے والے اور مال دینے سے سخی اور مسکینوں پر رحم کرنے والے ہوں گے۔ حضرت طاؤسؒ سے روایت ہے کہ امام مہدی کی علامت یہ ہو گی کہ **آپ اپنے عاملوں اور گورنروں پر نہایت سختی کرنے والے، مال دینے میں سخی، مساکین پر رحم کرنے والے ہوں گے، گویا کہ مساکین اس دور میں مکھن چاٹیں گے۔** حضرت علیؓ سے روایت ہے کہ **میں نے رسول اللہ ﷺ کو کہتے ہوئے سنا کہ مہدی ہمارے اہلِ بیت سے ہو گا، جو مال دینے میں نہایت سخی اور مسکینوں پر رحم کرنے والا ہو گا)**

گویا کہ مسکین اس زمانے میں مکھن کو چاٹیں گے۔ حضرت اُبو رؤبۃؒ سے روایت ہے کہ مہدی کی حکومت گویا مساکین کو مکھن کھلائیں گے۔ لوگوں کو مار مار کر حق کی طرف لے کر جائے گا۔ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: (**قیامت اس وقت تک نہیں آئے گی یہاں تک کہ میرے اہلِ بیت سے ایک آدمی آئے گا، جو لوگوں کو مار مار کر حق کی طرف لوٹا کر لے جائے گا)**

اگر کسی کا حق ظالم نے اپنے ڈاڑھ میں چھپا کر رکھا ہو گا، تو اسے بھی کھینچ کر لوٹائیں گے۔ حضرت جعفر بن سیار الشامی سے روایت ہے کہ (**امام مہدی کے انصاف میں سے مظلوموں کے حقوق کو مکمل طور پر واپس کرنے ہوں گے، حتیٰ کہ کسی ظالم نے مظلوم کا حق اپنے داڑھ کے نیچے دبا کر رکھا ہو گا، تو امام مہدی اس کو بھی لے کر واپس کر کے دیں گے)**

سنت کو قائم کرنے کے لیے معاندین کے خلاف قتال کریں گے۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ (**میرے اہلِ بیت سے ایک آدمی نکلے گا، جو سنت کو قائم کرے گا**) امام مہدی پابندِ شریعت شخصیت ہوں گے اور بدعتوں کو ختم کریں گے۔ حضرت علیؓ سے روایت ہے کہ (**امام مہدی ہر بدعت کو جڑ سے نکال کر باہر پھینکیں گے اور ہر سنت کو قائم کرنے کی کوشش کریں گے**) فتنہ میں واقع ہونے کے ڈر سے امام مہدی کے کندھوں کا گوشت کانپ رہا ہو گا اور آپؑ رو رہے

ہوں گے، شر کی ولایت و حکومت سے خوف کھائیں گے اور نہ چاہتے ہوئے آپ کو بیعت پر مجبور کیا جائے گا۔

حضرت زہریؒ سے روایت ہے کہ **(امام مہدی کے پیچھے جانے والے یہ افراد اپنے صاحب یعنی امام مہدی کے پاس جائیں گے، ان کو کعبہ کے ساتھ ٹیک لگائے ہوئے پائیں گے، امارت کے خوف سے آپؑ کے شانوں کا گوشت ہل رہا ہو گا اور آپ امارت سے اللہ کی پناہ مانگ رہے ہوں گے، مگر لوگ ان کو بیعت پر مجبور کریں گے)**

امام مہدی ناحق خون بہانے کو ناپسند کریں گا اور نقض عہد اور وعدہ خلافی بھی آپ کو پسند نہیں ہو گی۔ آپ مال کو برابر تقسیم کریں گے اور لپ بھر بھر کر مال تقسیم کریں گے اور شمار شمار کر نہیں دیں گے۔ اس زمانے میں امتِ محمدیہ کے دل غنی اور مالداری سے بھر چکی ہو گی۔ امام مہدی کا عدل وانصاف پوری دنیا پر عام ہو گا۔ اس زمانے میں آدمی کی خواہش یہ ہو گی کہ کوئی اس کے صدقے کو قبول کرے۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ **(قیامت اس وقت تک قائم نہیں ہو گی، یہاں تک کہ تم میں مال زیادہ ہو جائے گا اور عام ہو گا، حتیٰ کہ مال والا اس ارادے سے نکلے گا کہ کوئی اس کے صدقہ کو قبول کرے اور جس پر بھی اپنا مال پیش کرے گا، تو وہ یہ کہہ کر انکار کرے گا کہ مجھے کوئی ضرورت نہیں)**

اس زمانے میں روئے زمین عدل وانصاف سے بھر جائے گی، جیسے کہ ان کے آنے سے پہلے پوری دنیا ظلم وجبر سے بھر چکی ہو گی۔ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: **(روئے زمین عدل وانصاف سے اس طرح بھر جائے گا جس طرح پہلے ظلم وستم سے بھر چکی تھی)**

آپ کے آنے کے بعد ناانصافی اور ظلم وظالم ختم ہو جائیں گے۔ حضرت جابر سے روایت ہے کہ ابو جعفر محمد بن علی سے روایت ہے کہ **(امام مہدی اپنے لشکر کو اطراف عالم میں بھیج دے گا اور ظلم اور ظالموں کو ختم کرے گا اور اس کے لیے شہر فتح یاب ہوں گے اور اس کے ہاتھ پر قسطنطنیہ فتح ہو گا)**

امام مہدی کی زبان میں ثقل اور بھاری پن ہو گا، جب وہ بات کریں گے، تو اس دوران دایاں ہاتھ بائیں ران پر ماریں گے۔ حضرت ابو الطفیلؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے امام مہدی کے بارے میں فرمایا کہ **(اس کی زبان میں بھاری پن ہو گا اور اس دوران بائیں ران دایاں ہاتھ سے مارے گا اور اس کا نام میرے نام اور اس کے باپ کا نام میرے باپ کے نام کے مشابہ ہو گا)** اور جب خطبہ دیں گے، تو ان کی آواز میں بلندی ہو گی۔

امام مہدی اور ان کے اصحاب کا سفید لباس اور سفید پگڑیاں

امام مہدی رسول اللہ ﷺ کی پگڑی کی طرح سفید پگڑی پہنیں گے۔ حضرت وہب بن منبہ سے روایت ہے اور یہ کہا جاتا ہے کہ (**جب امام مہدی دجال کے خلاف قتال کے لیے جائیں گے تو آپ نے رسول اللہ ﷺ کی سفید پگڑی پہنی ہو گی**) اور امام مہدی اور ان کے ساتھی رسول اللہ ﷺ کی پگڑی کی طرح سفید پگڑی اور سفید لباس پہنیں گے۔ حضرت محمد بن حنفیہ سے روایت ہے کہ (**خراسان سے سیاہ جھنڈیں نکلیں گے، پھر دوسرے سیاہ جھنڈیں نکلیں گے، ان کے کپڑے سفید ہوں گے، اس لشکر کے آگے آگے بنو تمیم کا ایک آدمی ہو گا، جو امام مہدی کے لشکر کے لیے تمہید اور مقدمہ بنائے گا**) لوگ امام مہدی کو تلاش کریں گے، مگر آپ بھاگ جائیں گے)

لوگ امام مہدی کو تلاش کریں گے، مگر امام مہدی بھاگ جائیں گے۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: (**یہاں تک کہ لوگوں سے ان کے صاحب (یعنی امام مہدی) بھاگ جائیں گے اور اس کو رکن اور مقام کے درمیان لاکر اس کے نہ چاہتے ہوئے بیعت کریں گے اور یہ کہیں گے کہ اگر آپ بیعت سے اعراض کریں گے تو ہم آپ کی گردن کاٹ دیں گے۔ اس سے زمین اور آسمان والے خوش ہوں گے**)

امام مہدی روپوش ہوں گے پھر ظاہر ہو کر لوگوں کی نظروں کے سامنے آئیں گے۔ حضرت امام زین العابدینؒ سے روایت ہے کہ (**جب سفیانی ظاہر ہو جائیں گے، تو امام مہدی روپوش ہو جائیں گے، پھر اس کے بعد ظاہر ہوں گے**)

آپ کی شخصیت مخلوق میں محبوب ترین ہو گی۔ حضرت قتادہؒ نے فرمایا: کہ (**مہدی لوگوں میں سب سے بہترین انسان ہوں گے اور ان کے انصار و مددگار عراق و کوفہ، یمن اور شام کے ابدال ہوں گے۔ امام مہدی کے لشکر کے آگے آگے حضرت جبرئیلؑ اور پیچھے پیچھے حضرت میکائیلؑ ہوں گے۔ امام مہدی لوگوں کے ہاں محبوب ہوں گے ان کے ذریعے اللہ تعالیٰ اندھے بہرے فتنے مٹادیں گے**)

حضرت عبداللہ بن عمروؓ سے روایت ہے، فرمایا: (**اے اہلِ کوفہ! تم امام مہدی کی صحبت حاصل کرنے والوں میں سب سے زیادہ سعادت مند لوگوں میں سے ہوں گے**)

مگر ذات کے اعتبار سے اور لوگوں کی نظروں میں زیادہ معروف نہ ہوں گے حضرت عبداللہ بن عطاءؒ سے روایت ہے کہ میں نے حضرت ابو جعفر محمد بن علیؒ سے پوچھا کہ (**مجھے امام مہدی کے**

بارے میں بتلایئے، آپؓ نے جواب دیا کہ خدا کی قسم! نہ تو میں امام مہدی ہوں اور نہ ہی جس کی طرف تمہاری نظریں لگی ہوئی ہیں، وہ امام مہدی ہیں، بلکہ وہ تو ایک غیر معروف اور گم نام شخصیت ہوں گے۔ میں نے پوچھا کہ دین کی نشر واشاعت میں کون سا طریقہ اپنائیں گے؟ انہوں نے جواب دیا کہ وہی طریقہ جو رسول اللہ ﷺ نے اپنایا تھا)

ظہورِ مہدی سے پہلے صفاتِ زمانیہ

دورِ مہدی سے پہلے دنیا بھر کے حالات شدید اختلافات کے شکار ہوں گے، جس کی بنیادی وجہ مختلف جماعات، تنظیمیں، مذاہب وافکار اور جتھہ بندیاں ہوں گی۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: **(میں تمہیں مہدی کی خوش خبری دیتا ہوں، جو زلزلوں اور امت میں اختلافات کے وقت آئیں گے، اور زمین کے ظلم وفساد کو ختم کر کے اسے اسلام کے عدل وانصاف کا گہوارہ بنا دیں گے)**

امام مہدی اس وقت تک نہیں نکلیں گے، جب تک لوگ ایک دوسرے پر لعن طعن نہیں کریں گے اور ایک دوسرے کو قتل نہیں کریں گے۔ حضرت حسین بن علیؓ سے روایت ہے کہ **(ظہورِ مہدی جس کا تم انتظار کر رہے ہو، وہ اس وقت تک نہیں آئیں گے، یہاں تک لوگ ایک دوسرے سے اظہارِ براءت کریں گے اور ایک دوسرے کے خلاف گواہی دیں گے اور ایک دوسرے پر لعنت کریں گے، تو میں نے پوچھا کہ کیا اس زمانے میں کوئی خیر ہوگی؟ جواب دیا کہ ہاں، خیر ساری کی ساری اسی زمانے میں ہوگا، مگر جب امام مہدی کا ظہور ہوگا، تو آپ اس ظلم کا خاتمہ کریں گے)**۔ ایک روایت میں فرمایا کہ **(اس زمانے میں لوگ ایک دوسرے کے چہرے پر تھوکیں گے)**

عربوں میں کاٹنے والی تلوار کارفرما ہوگی۔ امام محمد بن علیؓ سے روایت ہے کہ **(امام مہدی اس وقت تک نہیں آئیں گے، جب تک امت میں شدید خوف، فتنہ، مصیبت اور طاعون جیسے وبائی امراض نہ آجائیں۔ پھر عربوں کے درمیان کاٹنے والی تلوار آجائے گی۔ اور لوگوں کا دینی مسائل میں افتراق ہوگا، اس کے بعد حالات کی تیزی سے تبدیلی شروع ہوجائے گی۔ آپس کے جنگ وجدال اور بھاؤلے کتوں کی طرح ایک دوسرے پر حملے کی وجہ سے لوگ صبح شام موت کی تمنا کرنے لگیں گے)**

پوری روئے زمین اختلافات کی آماجگاہ بن جائے گی۔ جابر بن یزید جعفی سے روایت ہے کہ ابو جعفرؒ نے ارشاد فرمایا کہ **(اے جابر! زمین پر جم کر بیٹھو اور ہاتھ پاؤں مت ہلاؤ یہاں تک کہ**

آنے والی علامات نہ دیکھو، جب انہیں پاؤ۔۔ تو یہی سال ظہورِ مہدی کا ہے۔ اسی سال زمین کے ہر کنارے میں مغرب کی جانب سے سخت اختلافات ہوں گے)

بادشاہ وقت کی جانب سے ایک سخت مصیبت کا سامنا کرنے پڑے گا کہ اس سے پہلے اتنی بڑی مصیبت سننے میں نہیں آئے ہوگی، زمین اپنی کشادگی کے باوجود ان پر تنگ ہو جائے گی۔ لوگ آپس میں ایک دوسرے پر لعن طعن کریں گے اور ایک دوسرے سے براءت کا اعلان کریں گے۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: **(لوگوں کو سخت مصیبت پہنچے گی، یہاں تک لوگوں کو چھپنے کے لیے کوئی پناہ گاہ نہیں ملے گی، اس دوران اللہ تعالیٰ میری عترت میں سے ایک آدمی بھیجیں گے، جو زمین کے ظلم وستم کو اپنے عدل وانصاف سے بھر دے گا۔ زمین وآسمان کے رہنے والے اس سے محبت کریں گے۔ آسمان اپنی بارش کے قطروں کو اور زمین اپنی نباتات کو نہیں روکے گی)**

زمین مختلف ممالک کا میدانِ جنگ بن چکا ہوگا۔ پوری دنیا میں خونریزی عام ہو چکی ہوگی۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ **(قیامت اس وقت تک قائم نہ ہوگی، یہاں تک کہ سر زمینِ عرب نہروں اور باغات میں تبدیل ہو جائے گی، یہاں تک کہ سوار کو عراق اور مکہ کے درمیان راستہ بھٹکنے کے خوف کے علاوہ کوئی خوف نہ ہوگا۔ یہاں تک کہ "ہرج" شروع ہو جائے گا، ہم نے پوچھا کہ ہرج سے کیا مراد ہے؟ فرمایا: کہ اس سے مراد قتل ہے)** اور امام مہدی کا ظہور اسی وقت ہوگا، جب ایک تہائی لوگ قتل ہو جائیں گے اور ایک تہائی لوگ مر جائیں گے۔ حضرت علیؓ سے روایت ہے، فرمایا: **(مہدی کا ظہور اسی وقت ہوگا، جب ایک تہائی لوگ قتل ہو جائیں گے اور ایک تہائی لوگ مر جائیں گے)**

اور فتنے غالب ہو کر خوب ظاہر ہو جائیں گے۔ فرمایا: **(اے فاطمہ! اس ذات کی قسم جس نے مجھے حق دے کر بھیجا ہے، تمہارے ان دونوں بیٹوں (یعنی حسنؓ اور حسینؓ) میں سے اللہ تعالیٰ اس امت کا مہدی بھیجے گا، جب دنیا میں قتلِ عام شروع ہو جائے گا اور پے درپے فتنے ظاہر ہوں گے اور راستے بند ہوں گے۔ اور ایک دوسرے پر حملے کریں گے، جس میں نہ تو چھوٹے پر رحم اور نہ بڑوں کی عزت وتوقیر ہوگی۔ یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ ان دونوں (حسنؓ اور حسینؓ) کی اولاد میں سے ایک آدمی بھیجیں گے، جو گمراہی کے قلعوں کو اور بند دلوں کو فتح کریں گے اور آخری زمانے میں دینِ اسلام کو اسی طرح قائم کریں گے، جس طرح ابتدائی دورِ اسلام میں، میں نے**

اسلام قائم کیا تھا۔ وہ زمین کو عدل وانصاف سے اس طرح بھر دے گا جس طرح وہ ظلم وجور سے بھری ہو گی)

راستے بند ہو جائیں گے۔ حضرت **عبداللہ بن مسعودؓ سے روایت ہے کہ (جب تجارتیں اور راستے بند ہو جائیں گے۔ تو سات (۷) علمائے کرام غیر متعینہ وقت پر دنیا بھر کے مختلف اطراف سے نکلیں گے، ان میں سے ہر عالم کے ساتھ ۳۱۳ لوگ نکلیں گے اور مکہ مکرمہ میں جمع ہو جائیں گے اور ایک دوسرے سے پوچھیں گے کہ تم یہاں کیوں آئے ہو؟ تو سب کہیں گے کہ اس آدمی کی تلاش میں آئے ہیں، جس کے ہاتھ پر یہ فتنے ختم ہو جائیں اور قسطنطنیہ فتح ہو جائے، اس کو ہم اس کے نام، باپ اور ماں کے نام اور سیرت وصورت وغیرہ کو جانتے ہیں)**

دین کو بیچ کر دنیا کے خریدار سامنے آئیں گے (سابقہ ادوار میں اشتراکیت کی ترقی کے لیے آوازیں بلند کرنے والے اور موجودہ دور میں جمہوریت کے حق میں آواز بلند کرنے والوں کے حق میں یہ حدیث زیادہ منطبق معلوم ہوتی ہے) **رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: (میرے بعد فتنے ہوں گے، ان میں سے ایک فتنہ "أحلاس" کا ہو گا، اس فتنے میں بھاگنا اور جنگوں میں مارنا ہو گا، پھر اس کے بعد اس سے بھی زیادہ سخت فتنے ہوں گے، پھر ایک اور فتنہ ہو گا، جب بھی اس فتنے کے بارے میں کہا جائے گا کہ وہ فتنہ رک گیا، وہ فتنہ مزید لمبا ہو گا، یہاں تک کہ کوئی ایک گھر باقی نہ رہے گا اور نہ ہی کوئی مسلمان اس کے تھپڑ سے بچے گا، یہاں تک کہ میرے اہل بیت سے ایک آدمی نکلے گا)**

اور نفسِ ذکیہ قتل ہو گا۔ حضرت ابو عبداللہ الحسین بن علیؓ سے روایت ہے کہ **(امام مہدی کے ظہور کی پانچ علامتیں ہیں: سفیانی، یمانی، فضائی سخت آوازیں، بیداء میں لشکر کا دھنس جانا اور نفسِ ذکیہ کا قتل ہو جانا)** نفس ذکیہ سے مراد وہ بری، طاہر وپاک لہو ہے، جس کو امام مہدی کے ساتھ تعلق ہو اور اس کو چھپکے یعنی خفیہ طور پر قتل کیا جائے، یا اس سے مراد وہ معصوم، پاک بچے ہیں، جنہیں ان دنوں قتل کیا جاتا ہے، اسی کے ضمن میں مرد وعورتوں کا ناحق قتل بھی داخل ہے۔

نبی کریم ﷺ کے اہلِ بیت میں سے ایک آدمی ایک جماعت کا سربراہ مقرر ہو گا، مگر اللہ تعالیٰ کے ہاں اس کا کوئی قدر وقیمت نہیں ہو گا، وہ یا تو اپنی موت مرے گا یا اس کو قتل کیا جائے گا، اس کے بعد امام مہدی کی خلافت قائم ہو گی۔ حضرت عمر بن علیؓ سے روایت ہے کہ حضرت علیؓ نے فرمایا کہ **(ایک فتنہ برپا ہو گا، اس کے بعد میرے اہل بیت میں سے ایک آدمی کی سربراہی**

میں جماعت ہو گا، جس کی اللہ تعالیٰ کے ہاں کوئی قدر و قیمت نہیں ہو گی، وہ قتل ہو گا یا اپنی موت مرے گا، اس کے بعد امام مہدی کی خلافت قائم ہو گی)

زور وز بردستی پر قائم حکومتوں کے اختتام کا تکوینی مرحلہ اور عصرِ حاضر میں عرب حکمرانوں کا زوال:

اللہ تعالیٰ کی قدرتِ کاملہ اور ارادے سے عرب حکمرانوں اور سربراہانِ مملکت کی حکومتوں کا گرنا کسی جھٹکے سے خالی نہ تھا اور ان سب سے مقصود اللہ تعالیٰ کی طرف سے امت میں رائج فساد کے اختتام اور آنے والی اصلاح کے لیے مقدمہ تھا، تاکہ امام مہدی کے ساتھ ملنے اور ان کی بیعت کے لیے زمینی راستہ ہموار ہو جائے۔ حضرت أبي قبیلؒ سے نقل کرتے ہیں کہ **(لوگوں کا امام مہدی کے لیے جمع ہونا چار (۴) اور دو سو (۲۰۰) سال میں ہو گا۔ حضرت ابن لہیعہؒ نے فرمایا کہ اس حساب سے مراد عجمی تاریخ کا حساب ہے نہ کہ عرب کے حساب کے مطابق)**

شمسی عیسوی تاریخ کے بارے میں دو تقویمی ترتیب ہے:

پہلی ترتیب ایتھوپی تاریخ ہے، دوسری ترتیب گرگوری تقویم ہے۔ ان دونوں تقویمی ترتیبات میں سات (۷) سال اور نو (۹) مہینوں کا فرق ہوتا ہے۔ یعنی گریگورین تقویمی ترتیب میں تاریخ سات (۷) سال اور نو (۹) مہینے آگے ہوتی ہے، جب کہ ایتھوپی تقویمی ترتیب میں سات (۷) سال اور نو (۹) مہینے پیچھے ہیں، کیونکہ انہوں نے گرگوری ترتیب کے مطابق اپنی تقویم مرتب کرنے سے انکار کیا تھا۔

گذشتہ روایت اس بات کی طرف اشارہ کرتا ہے، تاہم قدیم زمانے میں اعداد اور ہندسوں کے لکھنے کا ترتیب دائیں جانب سے ہوتا تھا اور موجودہ ترتیب ہندسوں کے حساب کا بائیں جانب سے ہوتا ہے۔

لہذا احادیث میں بیان کیے گئے اعداد کو اُس زمانے کے مقررہ اصول کے مطابق دیکھنا ہو گا۔ اس حساب سے ظہورِ مہدی کے لیے لوگوں کا جمع ہونا اس روایت کے تناظر میں ۲۰۰۴ میں ہو گا، جو پرانی ایتھوپی تاریخ ہے، اور موجودہ گرگوری تاریخ چونکہ اس سے سات (۷) سال اور نو (۹) مہینے آگے ہیں، تو اس حساب سے ۲۰۱۱ ہو گا، جس میں امت کی وحدت کو امام مہدی کی خلافۃ علی منہاج النبوۃ کے مطابق برقرار رکھنے کے لیے ظالم و جابر حکمرانوں سے عرب ممالک کو صاف کرنا مقصود تھا، تاکہ امام مہدی کی بیعت کے لیے راستہ ہموار ہو اور اس کے لیے بطورِ تمہید و مقدمہ اس عرصہ میں رائج واقعات کو تکوینی طور پر لایا گیا۔

در حقیقت عرب ممالک میں ہونے والے حکومت مخالف مظاہروں کا سال اگرچہ گرگوری اعتبار سے ۲۰۱۱ء تھا، مگر ایتھوپی کلیسا میں رائج تاریخ کے حساب سے ۲۰۰۴ء تھا۔ نہ تو ان ممالک میں انقلاب کے آنے کے بعد مسلمانوں کی متفقہ جماعت کی قیادت ہوگی اور نہ ہی کوئی متفقہ سربراہ سامنے آئے گا، کیونکہ یہی زور وزبردستی پر قائم ہونے والی حکومتوں کا اختتامی مرحلہ ہے۔ چونکہ اب اندازِ حکمرانی کا مرحلہ اپنے اختتام کو پہنچ رہا ہے اور اب امت میں حکمرانی کی ترتیب ایک دوسرے انداز میں داخل ہونے کا نظام شروع ہونے والا ہے، جس کے نتیجے میں طاغوتی نظام انتشار، افراتفری خون ریزی کے ماحول کی صورت بنائے گی، ان حالات کا اختتام صرف امام مہدی کے نکلنے اور منہجِ نبوت پر قائم ان کی خلافت سے ہوگا۔

حضرت حذیفہؓ سے روایت ہے کہ آپ ﷺ نے فرمایا: **(اس امت کے لیے ظالم اور جابر بادشاہوں پر افسوس! جو نیک لوگوں کو کس طرح ظلم وستم کر کے ڈراتے ہیں اور انہیں قتل کرتے ہیں۔ صرف وہی لوگ ان سے بچتے ہیں جو ان کی بات مانیں۔ مگر متقی مؤمن ان کے ساتھ زبانی گفتگو کے ذریعے معاملہ رکھے گا مگر اس کا دل ان سے کوسوں دور بھاگے گا، لیکن جب اللہ دوبارہ اسلام کو زندہ کرے گا تو ہر ظالم وجبار کو ختم کردے گا کیونکہ وہ فساد کے بعد امت کی اصلاح پر قادر ہے۔**

پھر فرمایا: **(اے حذیفہ! اگر دنیا کے ختم ہونے میں ایک دن بھی باقی ہو تو اللہ تعالیٰ اس دن کو لمبا کر کے میرے اہلِ بیت کے ایک شخص کو خلیفہ مقرر کر کے اس کے ہاتھ پر ملاحم (خونریز جنگیں) جاری کردے گا اور اسلام کو دنیا پر غالب کردے گا)**

شام

شامی لشکر کا سفیانی سربراہ دمشق سے نکلے گا وہ لمبی گردن والا، سبز آنکھوں والا، لمبے جسم والا، زردی مائل سفید رنگت والا، گھونگھریالے بالوں والا، چہرہ سرخی مائل سفید، چوڑے سر والا، دھنسی ہوئی آنکھوں والا ہوگا، جو بچوں اور عورتوں کو قتل کرے گا اور حریہ (شام کے انقلابی تحریک) کو قتل کرے گا۔ نوعمر، اس کا اور باپ کا نام آٹھ حروف پر مشتمل ہوگا، اس کو الأصہب کہا جائے گا (اُصہب شیر کے ناموں میں سے ایک نام ہے یا پھر زرد چہرے والا ہوگا) یہ ساری صفات شامی صدر (بشار الأسد) پر منطبق ہوسکتی ہے۔

سفیانی کا اطلاق چار شخصیتوں پر ہوسکتا ہے: شام کا سفیانی، جزیرۃ العرب کا سفیانی، عراق کا سفیانی اور مصر کا سفیانی

متعدد سفیانی:

پہلا سفیانی: شام کا فتنہ بشار الاسد کی طرف سے شروع ہوا اور اس میں شامی سفیانی کے اوصاف موجود ہیں۔ حضرت الحارث بن عبداللہؓ سے روایت ہے کہ (ابو سفیان کی نسل سے ایک آدمی وادی یابس میں سرخ جھنڈوں کے ساتھ نکلے گا، ہلکی رانوں اور ہلکی پنڈلیوں والا، لمبی گردن والا ہوگا، جس کا رنگ سخت زرد ہوگا اور اس پر عبادت کا اثر ہوگا)

حضرت ضمرہ سے روایت ہے کہ (گھونگھریلے بالوں والا، سفید رنگت والا ہوگا، جو شخص بھی اس کیطرف سے ملنے والے مال کو قبول کرے گا، تو وہ قیامت کے دن گرم پتھر کی طرح ہوگا) حضرت ذی قرنات سے روایت ہے کہ (ماہِ صفر میں اختلاف ہوگا، تو لوگ چار مختلف فرقوں میں منقسم ہوں گے، ایک مکہ میں پناہ گزین ہوگا۔ اور دو آدمی شام میں ہوں گے، جن میں ایک سفیانی اور دوسرا الحکم کی اولاد میں سے ہوگا، جس کی آنکھے نیلی اور زرد شیر کی طرح رنگ والا ہوگا)

حضرت امام باقرؒ سے روایت ہے کہ (جب تم سفیانی کو دیکھو گے، تو لوگوں میں سب سے زیادہ خبیث، زرد رنگت والا، سرخ اور نیلی آنکھوں والا ہوگا) حضرت کعبؒ سے روایت ہے کہ **(سفیانی نوعمر، گھونگھریلے بالوں والا، سفید اور لمبے جسم والا ہوگا)**

حضرت کعبؒ سے روایت ہے کہ (پھر ایک انقلاب اٹھے گا، جس میں آزادی مانگنے والوں کو قتل کیا جائے گا اور مرد و عورتوں اور بچوں کو قید کیا جائے گا اور وہ ظالم عورتوں کے پیٹ پھاڑے گا) حضرت زہریؒ سے روایت ہے کہ **(اس کے بعد ایک آدمی کو حکومت ملے گی، جس کا نام اور اس کے باپ کے نام جیسا ہوگا اور باپ بیٹے کا نام آٹھ حروف پر مشتمل ہوگا، کمزور کندھوں والا، ناقص کندھوں اور پنڈلیوں والا، چوڑے سر والا، دھنسی ہوئی آنکھوں والا ہوگا، اس کے بعد لوگ ہلاک ہو جائیں گے)**

اس کا نام اور اس کے باپ کا نام آٹھ (۸) حروف پر مشتمل ہوگا (بشار حافظ) حضرت ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: **(دمشق کے درمیان سے سفیانی نامی ایک آدمی نکلے گا، جس کے اکثر پیروکار بنوکلب سے ہوں گے، وہ لوگوں کو قتل کرے گا، یہاں تک عورتوں کے پیٹ تک بھی چاق کر کے بچوں کو مارے گا، اس کے خلاف بنو قیس جمع ہو کر اس سے لڑیں گے، لیکن ایک چوٹی کا دمچہ بھی نہیں روک پائیں گے۔ اس دوران حرم میں میرے اہل بیت میں سے ایک آدمی نکلے گا)**

حضرت اُرطاۃ سے روایت ہے کہ **(جب ترک (نسل) اور روم جمع ہوں گے اور دمشق کے ایک گاؤں میں زمین کے اندر دھنسنا ہو جائے گا۔ اور وہاں کی مسجد کی مغربی جانب میں ایک گروہ کا سقوط ہوگا، تو شام میں تین مختلف جھنڈے نمودار ہوں گے، ایک ان میں اُبقع ہوگا، دوسرا اصہب اور تیسرا سفیانی کا۔ اور اس دوران دمشق میں لوگوں کا محاصرہ کر کے ان کو قتل کیا جائے گا۔ اور سفیانی کی نسل سے دو آدمی نکلیں گے، لیکن کامیابی دوسرے کو ملے گی۔ اور جب ابقع مصر سے آئے گا، تو سفیانی اس پر غالب آئے گا۔ اس دوران ترک (نسل) اور روم کی قرقیسیا میں سخت لڑائی ہوگی، حتیٰ کہ درندوں کے پیٹ ان کا گوشت کھا کھا کر بھر جائیں گے)**

دوسرا سفیانی: جزیرۃ العرب کا سفیانی:

صحیحین اور دیگر کتبِ صحاح میں مذکور احادیث مبارکہ سے معلوم ہوتا ہے کہ جزیرۃ العرب میں ایک ظالم بادشاہ موجود ہوگا، جو شام کی جانب سے حملہ کرے گا، اور اللہ تعالیٰ اس کے لشکر کو زمین میں دھنسا دیں گے۔ بعض دیگر احادیث و آثار سے معلوم ہوتا ہے کہ جزیرۃ العرب کی یہ ظالم حکومت امام مہدی کے اہل وعیال اور مددگاروں کو سخت سزائیں اور قید وبند کی صعوبتیں دے گی۔ بالآخر امام مہدی کی بیعت کے بعد اللہ تعالیٰ ان کو مغلوب کر کے لشکرِ حق کو فتح یاب کریں گے۔ حضرت اُرطاۃؒ سے روایت ہے کہ **(طائف اور مکہ کے درمیان یا مکہ اور مدینہ کے درمیان شیب، طباق اور شجر کے علاقوں سے ایک آدمی نکلے گا، جو بدشکل، چوڑے سر والا، کمزور کندھوں والا اور دھنسی ہوئی آنکھوں والا ہوگا، جس کے زمانے میں اختلافات، جنگ اور دوسری سخت آوازیں ہوں گی)** بقیرۃ الہلالیہ سے روایت ہے کہ **(جب تم دیکھو کہ یہاں یعنی مدینہ میں ایک قوم زمین میں دھنس گئی، تو یہ اس بات کی علامت ہے کہ اب قیامت کے سائے تمہارے سروں پر منڈلا رہے ہیں)** حضرت جابر، حضرت ابو جعفر سے روایت نقل کرتے ہیں کہ **(جب سفیانی کو نفسِ ذکیہ کے قتل کی خبر پہنچ جائے گی، تو عامۃ المسلمین حرمِ مدنی سے حرمِ مکی بھاگ جائیں گے، تو ان کے خلاف وہاں ایک لشکر بھیجا جائے گا، جس کا سربراہ بنو کلب کا ایک آدمی ہوگا، تو بیداء میں لشکر کے امیر کے علاوہ سب دھنس جائیں گے)** ایک روایت میں قبیلہ کلب کے علاوہ مذحج کا بھی تذکرہ آیا ہے)

حضرت علیؓ سے روایت ہے کہ **(قریش کے تین گروہ سفیانی کے لشکر کو لے کر مکہ جانے کا ارادہ کریں گے۔ راستے میں یہ لشکر دھنس جائے گا، یہ خبر جب مکہ والوں کو پہنچ جائے گی، تو تین جماعتیں جمع ہو کر ایک آدمی کے نہ چاہتے ہوئے بیعت کریں گے)**

حضرت عبداللہ بن مسعودؓ کی روایت میں ہے کہ **(مکہ کے مسلمان امام مہدی کو کہیں گے کہ ہمارا خون اور گناہ آپ کے ذمہ ہوگا اگر آپ بیعت کے لیے ہاتھ آگے نہیں کریں گے۔ کیونکہ سفیانی کا یہ لشکر ہماری تلاش میں پہنچنے والا ہے، جس کا سربراہ بنو جرم کا ایک آدمی ہے۔ یہ لوگ رکن اور مقام کے درمیان بیٹھ کر بیعت کے لیے ہاتھ آگے کریں گے۔ بیعت کے بعد اللہ تعالیٰ ان کی محبت لوگوں کے دلوں میں ڈالیں گے۔ امام مہدی ایک ایسے لشکر کے ہمراہ ہوں گے، جو راتوں کے عابد اور دنوں کے شیر ہوں گے)**

تیسرا سفیانی: عراقی سفیانی:

زوراء یعنی بغداد کی خرابی کی ایک وجہ سفیانی ہوگی۔ نعیم بن حماد کی کتاب الفتن میں ہے کہ سفیانی کا لشکر رات کی تاریکی اور تیز رو سیلاب کی طرح چلتا ہوا ہر چیز کو روندتا رہے گا اور ہر طرف وانہدام کرتا رہے گا، یہاں تک کوفہ داخل ہو کر آلِ محمد کے گروہ کو بھی قتل کرے گا، پھر ہر طرف اہلِ خراسان کو تلاش کرے گا، تو اہل خراسان امام مہدی کی تلاش میں نکل کر اس کی حکومت کے لیے دعوت دیں گے اور اس کی نصرت کریں گے۔

حضرت اُرطاۃ سے روایت ہے کہ اُزہر بن الکلبیہ کوفہ داخل ہوگا، تو وہاں اس کی گردن میں ایک پھوڑا نکلے گا، جس وہ مر جائے گا۔ ایک دوسری روایت میں ہے کہ بھاگتے ہوئے وہ مر جائے گا۔

امام زہریؒ سے روایت ہے کہ سفیانی کے حلق میں ایک زخم نکلے گا۔ میں کہتا ہوں کہ صدام جب بھاگنے لگا، تو اس کو گرفتار کیا گیا اور اس کو جب پھانسی پر چڑھایا گیا، جب بعد میں اس کا جسم دیکھا گیا تو اس کے گردن میں پھوڑا تھا۔

چوتھا سفیانی: مصری سفیانی:

حضرت ذی قرنات سے روایت ہے کہ جب مصر کے سفیانی کو یہ (امام مہدی کے بارے میں) پتہ چل جائے گا، تو ایک لشکر مکہ بھیجے گا، جو مدینہ پہنچ کر اس کو خراب کرے گا، جتنی خرابی حرہ میں ہوئی ہے اس سے زیادہ خرابی ہوگی، یہاں تک کہ جب بیداء تک پہنچ جائیں گے، وہاں یہ لشکر زمین میں دھنسا دیا جائے گا۔

بچوں کے کھیل کود سے شروع ہونے والا فتنہ

دورانِ حکومت شام میں بچوں کے کھیل کود سے ایک نہ ختم ہونے والا فتنہ شروع ہوا، جب درعا شہر کے بچوں نے دیواروں پر (ارحل یا بشار) کے نعرے لکھے، قانون نافذ کرنے والے

اداروں نے ان بچوں کو قید وبند میں سخت ترین سزاؤں کا نشانہ بنایا، ان بچوں میں حمزۃ الخطیب نامی بچہ بھی تھا، اس ظلم کے خلاف جب عوامی احتجاجات شروع ہوئے، تو حکومتی اداروں نے ان سے آہنی ہاتھوں نمٹنا شروع کیا، اس طرح ملک میں کئی فتنے اٹھنا شروع ہوئے، جب بھی ایک شہر میں تصادم کا رن ٹھنڈا پڑھتا، تو دوسرے شہر میں ان جنگ کا ایندھن تیز ہو جاتا۔ اور یوں ملکِ شام میں قتل وغارت کی سخت ترین صورت حال اس نتیجے پر پہنچی کہ ملکی سیکورٹی ادارے (دو فوجیں: الحر نامی اور نظامی فوج) دو فوجوں میں بٹ گئیں۔ ہر جانب اس فتنے کے روک تھام کے لیے لوگوں (بین الاقوامی اجتماعات، کانفرنس، بین الأقوامی سیمینار اور اقوام متحدہ کے مندوبین وغیرہ) نے لاکھ کوششیں ہوئیں، مگر اس صورت حال سے نکلنے کا کوئی حل سامنے نہ آیا۔

مشرق ملکوں کے لوگ (روس اور چین) اور مغربی ممالک (امریکا اور یورپ) بھی اس فتنے میں کود پڑھے۔ لیکن صورتِ حال اس وقت مزید دگر گوں ہوئی، جب سیاہ جھنڈوں (سلفی جہادی تنظیمیں مثلا القاعدہ اور الدولۃ الاسلامیہ وغیرہ جماعتوں) کے درمیان بھی یہاں شدید اختلافات شروع ہوئیں اور پیلے زرد جھنڈیں (شیعہ تنظیمیں حزب اللہ وغیرہ) اس میں کود پڑھیں۔ یہ فتنہ ابھی تک جاری ہے اور آئندہ بھی اس کے ختم ہونے کے کوئی دور دور تک اثرات ظاہر نہیں ہو رہے، یہاں تک کہ ایک لاکھ سے زیادہ لوگ قتل ہوئے۔

(مزید) یہاں خوفناک زلزلہ نما آوازیں ہوں گی اور آسمان سے ایک منادی آواز امام مہدی کے نام ولدیت وغیرہ کی آواز لگائے گا اور امام مہدی نکلیں گے اور اس کی علامت یہ ہو گی کہ آسمان (فضا) میں ایک ہاتھ ظاہر ہو گا جو اشارہ کرے گا۔ حضرت ابن المسیب سے روایت ہے کہ (شام میں ایک فتنہ کی ابتدا بچوں کے ہاتھوں شروع ہو گا، پھر لوگوں کا اتفاق کسی ایک چیز پر نہیں ہو گا اور نہ ہی ان میں کوئی متفقہ جماعت ہو گا، یہاں تک کہ آسمان سے ایک منادی آواز لگائے گا کہ فلاں آدمی کو لازم پکڑو، ایک ہاتھ نما ہتھیلی ظاہر ہو گی تو اشارہ کرے گا) اور شام میں ایک خلیفہ ہو گا، جس سے اہلِ شام خسف کے بعد امام مہدی کی بیعت کا مطالبہ کریں گے یا پھر وہ قتل ہو گا۔ حضرت سعید بن المسیبؒ سے اسی طرح ایک روایت ہے مگر یہ اضافہ فرمایا: آسمان سے ایک منادی آواز لگائے گا کہ تمہارا امیر فلاں ہے۔

شام کے فتنے سے بچنے والے لوگ: اہل الحجاز، اہل الساحل اور اہل یمن:

شام کا یہ فتنہ بہت بڑی مصیبت، سخت تاریک، غبار آلود کرنے والا، اندھیری رات کی طرح

ہو گا، جس میں لوگوں کے دل اس طرح مر جائیں گے، جیسے کہ لوگوں کے بدن مرتے ہیں۔
نبی کریم ﷺ نے فرمایا: **(ضرور میری امت پر چار (۴) قسم کے فتنے آئیں گے: پہلے فتنے میں ان کے خون کو حلال سمجھ کر بہایا جائے گا۔ دوسرے فتنے میں ان کے خون اور مال دونوں کو حلال سمجھ کر لیا جائے گا۔ تیسرے فتنے میں خون، مال اور عورتوں کی عزتوں کو لوٹا جائے گا۔ جب کہ چوتھا فتنہ اندھا، بہرہ، تہہ بہ تہہ چھا جانے والا، سمندر کی موجوں میں چلنے والی کشتی کی طرح ہو گا، کوئی بھی اس فتنے سے نجات نہیں پائے گا۔ یہ فتنہ شام کے فضاؤں میں اڑے گا، عراق کے گردوپیش کو اپنی لپیٹ میں لے لے گا اور جزیرۃ العرب کو اپنے ہاتھ پاؤں تلے روندے گا۔ ان آزمائشوں کی وجہ سے لوگوں سے چڑہ نکلے گا۔ کوئی کسی کو ناجائز کام سے نہیں روک سکے گا۔ جب بھی ایک جانب سے فتنے کی روک تھام کے لیے کوششیں ہوں گی، تو وہ فتنہ دوسری جانب سے سر اٹھائے گا)**

ان فتنوں سے سب سے زیادہ نجات پانے والا لوگ حجاز، ساحل اور یمن کے لوگ ہوں گے۔ حضرت اَرطاۃ بن المنذرؒ حضرت ضمرۃ بن حبیبؒ سے نقل کرتے ہیں کہ فتنۃ الصیلم یعنی اس بہت بڑی مصیبت والے فتنے سے نجات پانے والے ساحل اور حجاز کے لوگ ہوں گے۔ حضرت سعید بن مہاجر الوصابیؒ سے روایت ہے کہ جب مغرب میں فتنہ شروع ہو جائے، تو اپنے نعال یعنی چپلوں کے تسمے باندھ کر یمن کی طرف متوجہ ہو جاؤ، کیونکہ جانے کے علاوہ کوئی جگہ تمہیں اس فتنے سے نہیں بچائے گی۔

شام کا محاصرہ

ظہورِ مہدی سے پہلے شام کا محاصرہ ہو گا، یہ محاصرہ ہو چکا ہے کیونکہ (غزہ کا کئی عرصے سے ہر طرف سے محاصرہ ہو چکا ہے اور ایسے ہی شام کا محاصرہ) بھی روم (یعنی امریکا اور یورپ کی طرف سے) جاری ہے۔ حضرت جابر بن عبداللہؓ سے روایت ہے کہ اہل عراق کے پاس قفیز (اہل عراق کے ایک پیمانے کا نام ہے) اور درہم نہیں آئے گا۔ ہم نے پوچھا یہ پابندی کون لگائے گا؟ آپؐ نے فرمایا: یہ پابندی عجم کی طرف سے ہو گی۔ پھر فرمایا: قریب ہے کہ اہل شام کے پاس دینار اور مدی (اہل شام کے ایک پیمانے کا نام ہے) نہیں آئے گا میں نے پوچھا؟ یہ کس کی طرف سے ہو گا؟ جواب دیا: یہ روم کی طرف سے ہو گا، پھر تھوڑی دیر خاموش ہوئے، پھر فرمایا: کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: آئندہ دور میں میری امت میں ایک خلیفہ ایسا ہو گا۔ (صاحب التاج، صاحبِ جامع الاُصول نے کہا: اس سے مراد امام مہدی ہے اور اس کی

دلیل اسی حدیث کا آگے آنے والا جملہ ہے، کیونکہ کثرت سے غنائم اور فتوحات ہوں گی اور اس کے ساتھ امام مہدی سخی بھی ہوں گے، تو وہ سارے لوگوں کو مال دیں گے) جو لوگوں میں مال کو زیادہ مقدار میں بغیر حساب کے تقسیم کرے گا

سیاہ جھنڈوں کے آپس میں اختلافات:

امام مہدی کا ظہور اس وقت تک نہیں ہوگا، جب تک سیاہ جھنڈوں (ان سے مراد الدولۃ الاسلامیۃ اور جبہۃ النصرۃ (القاعدہ ہیں) کے آپس میں اختلافات شروع نہ ہوجائیں، ان تنظیموں کے درمیان اختلافات شروع ہوئے اور ان کے درمیان لڑائیاں ہوئیں، یہی سیاہ جھنڈوں والے تھے۔ حضرت علیؓ سے روایت ہے کہ (جب سیاہ جھنڈوں میں اختلاف شروع ہوجائیں، تو ارم نامی گاؤں میں خسف ہوگا، جس کو حرستا کہا جاتا ہے اور شام میں تین قسم کے سیاہ جھنڈیں نکلیں گے)

عراق کا محاصرہ اور صدام کی پھانسی:

اس کی کئی نشانیاں اور علامات ہیں، جن میں پہلی علامت: کوفہ کے ارد گرد خندقیں بنوا کر طلب ورسد اور دیگر اشیائے ضرورت کو بند کرنے کے لیے محاصرہ کرنا ہے، تیرہ (۱۳) سال تک عراق کا محاصرہ کیا گیا۔ عراق کا خلیفہ یعنی صدر (صدام حسین) کو پھانسی دے دی گئی۔ اس کے بعد سیاہ گھنی داڑھی والا، سیاہ بالوں والا چمکدار دانتوں والا (یعنی مقتدی الصدر) نکلا اور اس کے ساتھ جیش المہدی، فیلق بدر کے نام سے ایک فورس تھی، اس کے دین بیزار متبعین نے اہلِ عراق کو ظلم وستم اور قتل وغیرہ کے کئی خطرناک مصائب سے دوچار کیا۔ بین الأقوامی طاقتیں عراقی خزانے (پیٹرول) کے حصول کے لیے یہاں آئی اور اس کے لیے قتل وقتال اور لڑائیاں کیں، جس میں بہت زیادہ لوگ قتل ہوئے۔ ابتداء میں تو ان کا دعویٰ یہ تھا کہ ان کی لڑائی بین الأقوامی اصولوں کے خلاف موجودہ مہلک ہتھیاروں کی وجہ سے ہے، لیکن پھر اعتراف کیا کہ یہ صرف حملے کے جواز پیدا کرنے کے لیے ایک دھوکہ اور بہانا تھا۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ (**جب عراق میں ایک خلیفہ قتل ہوجائے، تو اس پر ایک میانے قد والا، گھنی داڑھی والا، سیاہ بالوں والا، چمکدار دانتوں والا آدمی نکلے گا، اہلِ عراق کے لیے ہلاکت ہے اس شخص کے دین بیزار پیروکاروں سے، پھر ہمارے اہل بیت میں سے امام مہدی نکلیں گے، جو روئے زمین کو عدل وانصاف سے بھر دیں گے، جس طرح اس سے پہلے ظلم وستم سے بھر چکی ہوگی**) خراسان سے نکلنے والے سیاہ جھنڈے کوفہ (عراق) آئیں گے۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ (**مشرق کی**

جانب سے سیاہ جھنڈے نکلیں گے، گویا کہ ان کے دل لوہے کے ٹکڑے ہیں، جو شخص ان کے بارے میں سنیں، تو ان کے پاس آکر ان کی بیعت کریں، اگرچہ گھٹنوں کے بل چل کر کیوں نہ آنا پڑے)اور وہاں سیاہ جھنڈے حکومت قائم کرکے اس کا نام دولۃ رکھیں گے۔ حضرت علی بن ابی طالبؓ سے روایت ہے کہ (جب تم مشرق سے سیاہ جھنڈے نکلتے دیکھو، تو ہاتھ، پاؤں کو حرکت نہ دو، بلکہ زمین پر ٹھہرے رہو، پھر ان کے بعد سخت دل لوہے کی طرح لوگ ظاہر ہوں گے جن کے کمزور ہونے کی وجہ سے ان کا اعتبار نہیں کیا جائے گا، یہی لوگ "اصحاب الدولۃ" ہوں گے، جو کسی عہد وپیمان کے پورا کرنے کی پابندی نہیں کریں گے، یہ لوگ حق کی طرف بلانے والے ہو کر خود اہل حق میں شامل نہیں ہوں گے، ان کی علامت یہ ہو گی کہ ان کے نام کنیت سے مرکب اور ان کے لقب دیہاتوں کی طرف منسوب ہوں گے، جب کہ ان کے بال عورتوں کے بالوں کی طرح آویزاں ہوں گے، یہ لوگ آپس میں اختلاف کرکے لڑیں گے، پھر ان کے بعد اللہ تعالیٰ جسے چاہے حق کے ساتھ کھڑا کر دیں گے)

اس حکومت کے قائد کو یہ لوگ "خلیفہ" کہا کریں گے۔ حضرت علیؓ سے روایت ہے کہ (جب سفیانی امام مہدی کے خلاف ایک لشکر بھیجے گا، جو بیداء کے مقام پر زمین میں دھنس جائے گا، یہ بات جب اہلِ شام کو پہنچ جائے گی، تو یہ اپنے خلیفہ کو کہیں گے: امام مہدی کا ظہور ہو چکا ہے لہذا اس کی بیعت کرکے اس کی اطاعت میں داخل ہو جاؤ، وگرنہ ہم تمہیں قتل کریں گے، اس کے بعد وہ اپنی بیعت کو امام مہدی کے پاس بھیجیں گے)

حضرت حسینؓ کے اولاد کی قیادت میں یہ حکومت قائم ہو گی۔ حضرت عبداللہ بن عمرو سے روایت ہے (حضرت حسینؓ کی نسل سے ایک آدمی مشرق سے نکلے گا اگر پہاڑ بھی اس کے مقابلے میں آجائیں تو انہیں بھی منہدم کر دے گا اور اس میں راستے بنالے گا) حضرت زر بن حبیشؓ سے روایت ہے کہ میں حضرت علیؓ کو کہتے ہوئے سنا: اللہ تعالیٰ ہم سے ایک آدمی کے ذریعے ان فتنوں کو ختم کریں گے، جو لوگوں کو زمین میں دھنس دے گا، جو دشمنوں کو صرف تلوار کے ذریعے سے ہی درست کرے گا، وہ اپنے کندھے پر اٹھارہ (۱۸) ماہ تک خون ریزی مچاتے ہوئے لوگوں کو کثرت سے قتل کرے گا اور مثلہ کرے گا، یہاں تک کہ لوگ کہیں گے: خدا کی قسم! یہ سیدہ فاطمہؓ کے اولاد میں سے نہیں، اگر بالفرض یہ اس کی نسل سے ہوتا، تو ضرور ہم پر رحم کرتا۔ اللہ تعالیٰ اس کے ذریعے بنو عباس اور بنو امیہ کے ظلم کو ختم کرکے لگام دیں گے۔ حضرت علیؓ سے روایت ہے کہ امام مہدی سے پہلے میرے اہل بیت میں سے ایک

آدمی مشرق سے نکلے گا، جو تلوار اپنے کندھے پر اٹھارہ (۱۸) ماہ تک اٹھائے رکھے گا، وہ قتل اور مثلہ کر کے بیت المقدس کو متوجہ ہو گا، مگر وہاں پہنچنے سے پہلے وہ مر جائے گا۔
میری رائے یہ ہے کہ حضرت حسینؓ کی نسل سے تعلق رکھنے والے ابو بکر ابراہیم بن عواد البغدادی الحسینی کی قیادت میں قائم ہوئی، جو محمد بن عبداللہ المہدی کے ہاتھ پر بیعت کر کے حکومت و خلافت اس کے سپرد کرے گا۔ حضرت عبداللہ بن مسعودؓ سے روایت ہے کہ ہم رسول اللہ ﷺ کے پاس آئے حضرت عبداللہ بن مسعودؓ سے نقل کرتے ہیں کہ (نبی کریم ﷺ کے ساتھ بیٹھنے کے دوران بنو ہاشم کے چند جوان سامنے سے گزرے، اُن کو دیکھ کر نبی کریم ﷺ کی آنکھوں میں آنسو ڈبڈبا گئے اور رنگ مبارک متغیر ہوا۔ آپ ﷺ کے چہرے کے بدلتے تیور کو بھانپ کر ہم نے اِس کی وجہ پوچھی، آپ ﷺ نے فرمایا: ہمارے اہلِ بیت کے لیے دنیا کے مقابلے میں اللہ تعالیٰ نے آخرت کی زندگی کو پسند فرمایا ہے آئندہ دور میں میرے اہلِ بیت میرے بعد مختلف مصائب مثلاً ظلم و ستم کا نشانہ بننے اور جلاوطنی کی زندگی گزارنے پر مجبور ہوں گے، یہاں تک مشرق سے سیاہ جھنڈے لیے ہوئے ایک قوم آئے گی، جو خیر (یعنی اسلامی نظام) کا مطالبہ کریں گی، مگر انہیں یہ نظام نہیں دیا جائے گا، اِس کے حصول کے لیے یہ لوگ لڑتے لڑتے کامیاب ہوں گے اور اپنا مطالبہ ہدف (یعنی اسلامی نظام کا قیام اور شرعی حکومت) حاصل کرنے میں کامیاب ہوں گے۔ مگر یہ لوگ اسے قبول کرنے سے انکار کریں گے اور میرے ہی اہل بیت میں ایک شخص کو یہ حق حوالہ کریں گی، جو روئے زمین کے ظلم و ناانصافی کو اپنے عدل وانصاف سے بھر دیں گے، تم میں سے جو شخص اِن کو پا لیں، ان کے پاس آجائے، اگرچہ برف پر رینگتے ہوئے چل کر کیوں نہ آنا پڑے۔ کیونکہ وہ ہدایت کے جھنڈے ہوں گے، جو میرے اہل میں سے ایک شخص کو جس کا نام میرے نام کے اور اس کے والد کا نام میرے والد کے نام کے مشابہ ہو گا، اس کو حکومت و خلافت سپرد کریں گے، پوری زمین پر اس کو حکومت حاصل ہو گی، وہ زمین کو عدل وانصاف سے اس طرح بھر دے گا جس طرح اس سے پہلے ظلم و ستم سے بھر چکی تھی)
حضرت علیؓ سے روایت ہے کہ (تین جھنڈوں کے آپس میں اختلافات ہوں گے، ایک جھنڈہ مغرب میں، ایک جھنڈا جزیرۃ میں اور ایک جھنڈا شام میں، ان میں ایک سال تک لڑائی جاری رہے گا، پھر سفیانی اور اس کے ظلم و ستم کا تذکرہ کیا، پھر امام مہدی کے ظہور اور اس کے ہاتھ پر رکن ومقام میں لوگوں کے بیعت کرنے کا تذکرہ کیا، پھر لشکر کو لے کر وادیٔ قریٰ میں پہنچ

جائیں گے، نہایت نرمی اور اطمینان کے ساتھ چلیں گے، اس کے ساتھ اپنے چچازاد حسینی بھائی ملیں گے اور اس کے پاس بارہ (۱۲) ہزار لشکر ملے گا اور کہے گا کہ اے میرے چچازاد بھائی! میں اس لشکر کا زیادہ حق دار ہوں، میں تمہارا چچازاد حسینی بھائی ہوں، تو امام مہدی کہیں گے نہیں، بلکہ میں زیادہ مستحق ہوں، تو حسینی کہے گا کہ نہیں میں زیادہ مستحق ہوں، تو حسینی اس کو کہے گا کہ کیا تمہارے پاس اپنی حقانیت کی کوئی واضح دلیل ہے، تو امام مہدی ایک پرندے کی طرف اشارہ کرے گا، تو وہ پرندہ گر کر اس کے ہاتھ پر آجائے گا۔

وادی القریٰ: مدینہ منورہ سے چھ (۶) میل کے فاصلے شمال مشرق میں واقع شام اور مدینہ کے درمیان ایک وادی کا نام ہے، یہ وادی تیماء اور خیبر کے مابین کئی گاؤں پر مشتمل ہے۔ اسی وجہ سے اس کو وادیٔ قریٰ کہا جاتا ہے۔

اور یہ حسینی خلیفہ ترک (موجودہ روسی حکومت) اور روم (یعنی امریکا و یورپ) سے قتال کرے گا اور درندے ان کے گوشت سے سیر ہوں گے۔ حضرت اَرطاۃؒ سے روایت ہے کہ جب ترک اور روم اکھٹے ہو جائے۔۔۔ تفصیلی روایت نقل کی۔ پھر فرمایا: قرقیسیا میں ترک اور روم اتنی کثرت سے مارے جائیں گے کہ درندوں کے پیٹ ان کے گوشت سے سیر ہو جائیں گے۔

قرقیسیا: شام کے شمال میں واقع ایک شہر کا نام ہے، جو فرات اور "نہرِ خابور کے بہنے کی جگہ" کے اطراف میں "شام کے بادیہ" میں واقع ہے، یہ عراقی بارڈر سے سو (۱۰۰) کلو میٹر اور ترکی بارڈر سے دو سو (۲۰۰) کلو میٹر کے فاصلے پر واقع ہے، یہ "دیر الزور" نامی شہر کے قریب واقع ہے۔

مصر

جیل سے بہت جلدی ایک شخص نکلے گا اور تختۂ حکم (محمد مرسی) پر چڑھ کر حکومت کی بھاگ دوڑ سنبھالے گا۔ یہ شخصیت اُبقع ہو گا کیونکہ اس کے جسم پر سفید علامات ہوں گے۔ حضرت ابو جعفرؒ سے روایت ہے جب امت کا متفقہ مرکز باقی نہ رہے۔۔۔ پھر تھوڑے عرصہ بعد مصر میں اُبقع ظاہر ہو گا۔ ایک دوسری روایت میں ہے کہ جب سفیانی اُبقع کے خلاف غالب ہو جائے۔ مصر کے درخت خشک ہو جائیں گے، چنانچہ حضرت علیؓ کی طرف منسوب ایک روایت میں ہے، فرمایا: (جان لو! امام مہدی کے خروج سے پہلے بنی الاَصفر یعنی یورپ کے لوگ مرجِ اُخضر پر ظاہر ہوں گے اور بیت المقدس تک پہنچ جائیں گے، اس کے فوراً بعد جیل سے ایک لڑکا رہائی پائے گا اور انہیں شکست دے کر وہاں بیت المقدس میں ان کی اجتماعیت کو متفرق کر دے گا، مصر نے اس دوران بھرپور وفاداری کا معاملہ

کیا، جب کہ ان کے درخت خشک ہو چکے ہوں گے اور دریائے نیل کا پانی رک جائے گا اور وہاں پانی خشک ہو گا۔ پھر امام مہدی کا ظہور ہو گا) مصر کے درخت خشک ہو چکے ہوں گے (کیونکہ حسنی مبارک کے خلاف نکلنے والی عوامی انقلابی جلسوں کی وجہ سے بجلی اور اینڈھن نہ ہونے کی وجہ سے پانی کم تھا) اور دریائے نیل کا پانی کم ہو جائے گا (پانی کے نہ ہونے میں متعدد عوامل ہوں گے: ایک یہ کہ ایتھوپیا کا اپنے ملکی حدود میں دریائے نیل پر بند باندھنے کی وجہ سے ہے) اس سے پہلے بنی الأصفر (یعنی یورپی ممالک کے لوگ) سر زمینِ شام اور بیت المقدس میں داخل ہو کر "قدس" یہودیوں کو حوالہ کریں گے، تو یہ مصری شخص ان کو شکست دے گا اور انہیں بیت المقدس چھوڑنے پر مجبور کرے گا (حدیث میں ذکر کردہ یہ نقشہ اسی طرح عملی طور پر پورا ہوا، جب مرسی کے دورِ حکومت میں اسرائیل نے غزہ پر حملہ کیا، تو مصر نے اپنی افواج کو غزہ کے بارڈر پر صحرائے سینا میں نصب کر دیا، مصر کے سیاسی لوگ محمد مرسی کی سرکردگی میں غزہ گئے، جس کی وجہ سے وہ بیت المقدس سے نکلنے پر مجبور ہوئے۔

اَبقع اور مصر کا سفیانی: مرسی اور سیسی:

مصر مینگی کے ریزہ ریزہ ہونے کی طرح ختم ہو جائے گا۔ حضرت کعبؓ سے روایت ہے (**مصر مینگی کے ریزہ ریزہ ہونے کی طرح ختم ہو جائے گا**) یہ صورت حال اس وقت سامنے آئی، جب سیسی (چھوٹے قد والے، ظالم وجابر مصر کے سفیانی) کی قیادت میں (اَبقع یعنی محمد مرسی (چونکہ اس کے جسم پر سفید علامات تھے، اس لیے اس کو ابقع کہا جاتا ہے) اس) کی حکومت کو گرا کر اس کو جیل میں قید کر دیا۔

حضرت ذی قرنات نے کہا ہے: (**کہ مصر میں ایک چھوٹے قد والا، ظالم وجابر اور سفیانی نکلے گا**) حضرت ابو جعفرؒ سے روایت ہے (جب امت کا متفقہ مرکز باقی نہ رہے۔۔۔ پھر تھوڑے عرصہ بعد مصر میں اَبقع ظاہر ہو گا) ایک دوسری روایت میں ہے کہ جب سفیانی اَبقع کے خلاف غالب ہو جائے۔

ان سے ایک دوسری روایت میں مروی ہے کہ جب سفیانی اَبقع پر غالب آجائے۔ حضرت محمد بن حنفیہ سے روایت ہے کہ (**جب سفیانی اَبقع پر غالب ہو جائے، تو مصر میں سخت حالت شروع ہو جائیں گے اور اسی دوران مصر خراب ہو جائے گا**)

اس سے بظاہر معلوم ہوتا ہے کہ مصر میں ایک سفیانی ظاہر ہو گا۔ حضرت حذیفہؓ سے روایت ہے کہ (**جب سفیانی سرزمینِ مصر میں داخل ہو جائے، تو وہاں چار ماہ رہ کر لوگوں کو قید وبند اور قتل**

کرے گا،اس دن نوحہ کرنے والی عورتیں کھڑی ہو کر نوحہ کریں گی) محمد مرسی کی حکومت کو برخاست کر کے گرفتار کر لیا گیا اور لاکھوں لوگ محمد مرسی کی گرفتاری اور برخاست ہونے کے خلاف نام نہاد انقلاب نکلے۔ حضرت محمد بن حنفیہ سے روایت ہے کہ (جب سفیانی اَبقع پر غالب ہو جائے، تو مصر میں سخت حالت شروع ہو جائیں گے اور اسی دوران مصر خراب ہو جائے گا) حضرت اَرطاۃؒ سے روایت ہے کہ جب اَبقع کا مادۃ مصر میں نکلے گا تو سفیانی اپنی لشکر کے ساتھ ان پر چڑھائی کرے گا۔

میں کہتا ہوں کہ ڈاکٹر مرسی اخوان المسلمین سے تعلق رکھتا تھا،اس وجہ سے اس کے لشکر کو مادۃ کہہ کر ذکر کیا گیا اور سیسی وہ فوج کا آدمی تھا،اس وجہ سے فوج کی نسبت اس کی طرح کر دی گئی۔ حضرت ذی قرناتؒ سے روایت ہے کہ مصر میں ایک چھوٹے قد والا، ظالم و جابر اور سفیانی نکلے گا ایک روایت میں ہے اہلِ مصر سے ایک چھوٹے قد والا ظالم و جابر شخص نکلے گا، تو ایک لشکر مصر میں آکر اس ظالم و جابر کو قتل کرے گا،اس طرح مصر اونٹ کی مینگنی کے ریزہ ریزہ ہونے کی طرح منتشر ہو جائے گا، پھر مکہ میں نکلنے والے شخص کے خلاف ایک لشکر بھیجے گا۔ ایک اور روایت میں ہے کہ جب مصر کے سفیانی کو مکہ میں نکلنے والے شخص کے بارے میں پتہ چلے گا، تو اس کے خلاف ایک لشکر بھیج کر مدینہ کو حرہ سے زیادہ خراب و برباد کرے گا، یہاں تک بیداء تک یہ لشکر پہنچ جائے گا، تو اس کو زمین میں دھنسا دیا جائے گا۔

فضا میں ہتھیلی نما ہاتھ کا ظاہر ہو کر اشارہ کرنا:

فضا میں ایک معلق لٹکنے والا ہتھیلی نما ہاتھ ظاہر ہو کر ایسا اشارہ کرے گا کہ لوگ اس کو دیکھیں گے۔ حضرت سعید بن المسیبؒ سے روایت ہے کہ (تفرقہ اور اختلاف ہو گا، یہاں تک کہ آسمان سے ایک ہتھیلی نما ہاتھ ظاہر ہو گا اور ایک منادی آواز لگائے گا، خبر دار! تمہارا امیر فلاں شخص ہے) حضرت اَسماء بنت عمیسؓ سے روایت ہے وہ فرماتی ہے: (ظہورِ مہدی کے زمانے کی علامت یہ ہو گی کہ آسمان سے ایک ہاتھ فضا میں منڈلاتا ہوا ظاہر ہو گا اور لوگ اس کو دیکھتے رہیں گے) فلکیاتی ادارے ناسا نے ایک کہکشاں کا دیکھا ہے، جس میں کئی ستارے کے جھرمٹ اپنی ہالہ سمیت فضا میں ظاہر ہوئے اور لٹک رہتے رہے تھے اور مشرق کی طرف اشارہ کر رہے تھے۔ اس بات کا اعلان ۲۰۰۹م میں ہو چکا تھا۔

رصد گاہ سے لیے ہوئے تصویر سے معلوم ہوتا ہے کہ یہ کشادہ ہاتھ مشرق کی طرف اشارہ کر رہا ہے جہاں امام مہدی کا ظہور ہونا ہے یہ صورت بظاہر حدیث میں بیان شدہ صورت حال کے

عین موافق ہے، چنانچہ حدیث میں فرمایا: (کف تشیر) اور فرمایا: (یظهر کف من السماء تشیر هذا هذا) یعنی آسمان سے ایک ہاتھ ظاہر ہو گا، جو اس طرف اشارہ کرے گا، حدیث میں بیان شدہ پیشن گوئی کی تطبیق ناسا کے رپورٹ سے ہوتی ہے۔ ایک دوسری زاویۂ نگاہ سے اگر دیکھا جائے کہ مصر میں اگست ۲۰۱۳ میں رابعہ عدویہ کے مظاہرہ کرنے والے افراد ہاتھ سے مٹھی بنا کر چار انگلیوں کو کھلا جب کہ پانچویں انگلی کو بند کر کے آزادی کا شعار بنا کر دورانِ احتجاج ہاتھ بلند کرتے۔

برطانوی علاقے اکسفورڈ میں ایک اڑتا ہوا غبارہ بھی لوگوں نے مصری احتجاج کے ساتھ اظہارِ یکجہتی کے طور پر بلند کیا تھا، اس غبارے میں یہ نشان بنائی گئی تھی، جو فضا میں گردش کرتے ہوئے جارہی اور لوگ اس کو دیکھ رہے تھے، ٹی وی چینل اور سوشل میڈیا پر یہ ویڈیو دکھائی گئی اور پوری دنیا کے لوگوں نے اس کا مشاہدہ کیا۔ حضرت علی بن ابی طالبؓ کی ایک حدیث نقل کی ہے جس میں فرمایا کہ (**امام مہدی کے ظہور کی ایک نشانی آسمان میں واضح ہو گی اور بعینہ ایسی ہی ایک زمین میں ایک ہتھیلی نما ہاتھ پانچ پر مشتمل لٹکتی ظاہر ہو گی**)

سعودی عرب سے یمن کی طرف اہلِ یمن جلاوطنی

اہلِ یمن کو شام سے یمن کی طرف جلاء وطن کیا جائے گا۔ شام سے مراد اہلِ یمن کا شام سعودی عرب ہے۔ حضرت عبداللہ بن عمروؓ سے روایت ہے، اہلِ یمن ! کو مخاطب کرتے ہوئے فرمایا: اے اہلِ یمن ! تمہارا کیا حال ہو گا، جب قبیلہ مضر کے لوگ تمہیں جزیرۃ العرب سے نکال لیں گے، ہم نے کہا: اے ابو محمد کیا ایسا ہو گا؟ تو حضرت عبداللہ بن عمروؓ نے جواب دیا: اس ذات کی قسم جس کے قبضے میں میری جان ہے، ایسا ہی ہو گا اور وہ (یعنی قبیلۂ مضر) تمہارے اوپر ظلم کریں گے، اس دوران یمن کے ایک آدمی نے یہ آیت مبارکہ تلاوت فرمائی: (اور ظالم عنقریب جان لیں گے کہ کون سی جگہ لوٹ کر جاتے ہیں) حضرت عبداللہ بن عمروؓ نے فرمایا: اگر میں اس زمانے کو پالوں، تو میں تمہارا ساتھ دوں گا)

۹۰ کی دہائی میں خلیج کی دِگرگوں خراب صورت حال میں اہل یمن کی سعودی عرب سے واپس یمن کی طرف جلاوطنی کا واقعہ پیش آیا۔ اور ہجرت سے باقی رہنے والے اہلِ یمن کو مختلف طریقوں سے یمن کی طرف جلا وطنی پر زور دیا جاتا اور انہیں ڈرایا اور دھمکایا جاتا تھا کہ یا تو سعودی کفیل کے نگرانی میں کام کرے اور اگر کوئی کفیل کے ماتحت کام نہیں کرتا، تو ان کو

جلاوطن کر دیا جاتا۔ اس جلاوطنی کے زمانے میں اہلِ یمن اپنے ملک میں ایک حالت سے دوسری حالت کی طرف منتقل ہونے کی زندگی گزاریں گے۔

منصور الیمانی اور لوگوں کو جاہلیت کے قتلِ عام کی طرح نشانہ بنانا

اہلِ یمن آپس میں ایک دوسرے سے اختلاف کریں گے اور اس دوران ان پر منصور نامی شخص امیر ہوگا، اس سے عبدربہ منصور ہادی بھی مراد ہو سکتا ہے جو عرب بہار میں شروع ہونے والے انقلاب کے بعد تختِ حکومت پر بیٹھ گیا۔

اس زمانے میں لوگ آپس میں جاہلیت کی طرح ایک دوسرے سے لڑیں گے، اور لوگ دو فریق ہو جائیں گے، ہر ایک فریق کے ساتھ اپنی جماعت کا ایک فہرست ہوگا، جس میں موجودہ افراد کو حکومتی ذمہ داریوں اور اختیارات سونپنے کا ترجیح دیں گے اور دوسری جماعت کہے گی کہ نہیں ہم فلاں شخص کو امیر مانتے ہیں، اس دوران آسمان سے ایک آواز سنائی دے گی اور سٹلائٹ کے ذریعے یمانی خلیفہ کے ظہور کا اعلان ہوگا، جو کہ امام مہدی ہوں گے، لوگ اس کی خلافت سے راضی ہوں گے اور اس کی امارت پر بھروسہ کریں گے امام مہدی ان میں سے کسی ایک فریق کے ساتھ نہیں ہوں گے، بلکہ وہ یمانی خلیفہ ہوں گے اور امام مہدی کے ظہور کی علامت یہ ہو گی کہ یمانی کا خروج ہوگا۔

حضرت عبداللہ بن عمروؓ سے روایت ہے کہ (مہدی کے بعد ایک شخص ہوگا، جو اہلِ یمن کو اپنے شہروں کی طرف جلاوطن کرے گا، پھر اس کے بعد منصور ہوگا، پھر اس کے بعد جو مہدی ہوگا، اس کے ہاتھ پر روم کا شہر فتح ہوگا) حضرت اَرطاۃ سے روایت ہے کہ (لوگ جمع ہوں گے اور اس فکر میں ہوں گے کہ کس کی بیعت کریں، اس دوران انسان اور جنات کے علاوہ ایک آواز سنیں گے کہ فلاں کی بیعت کرو، اس کا نام ذکر کیا جائے گا، وہ شخص نہ اس طرف سے تعلق رکھے گا اور اس دوسری طرف سے، بلکہ وہ یمانی خلیفہ ہوگا) اہلِ یمن کے معمر لوگوں کی زبان پر اس زمانے میں یہ جملہ عام طور پر سنائی دیتا تھا کہ من الھادی للمھدی یا یہ کہتے: من ھادیھا لمھدیھا یعنی ہادی سے مہدی کی طرف جارہے ہیں یا یہ کہتے: اس کے ہادی سے اس کے مہدی کی طرف جارہے ہیں۔ اگر یہ بات درست ثابت ہوئی اور اس کا یہ اصل ہو، تو ہو سکتا ہے کہ ھادی سے عبدربہ منصور ھادی ہے جس کے بعد امام مہدی کا ظہور ہوگا۔

ظہورِ مہدی کی علامات میں سے ایک علامت یمانی کا ظاہر ہونا ہے۔ حضرت ابو عبداللہ الحسین بن علیؓ سے روایت ہے کہ (امام مہدی کے ظہور کی پانچ علامتیں ہیں: سفیانی، یمانی، فضائی سخت

آوازیں، بیداء میں لشکر کا دھنس جانا اور نفسِ ذکیہ کا قتل ہو جانا) حضرت جعفر صادقؒ سے روایت ہے کہ اس زمانے میں یمانی کے جھنڈے کوئی ایک جھنڈا بھی زیادہ راہ یاب نہیں ہو گا، کیونکہ تمہیں تمہارے صاحب کی طرف دعوت دے کر بلا رہے ہیں)

سعودی عرب: حجاز، شام کے چند حصوں، یمن کے بعض علاقوں اور نجد کا مجموعہ

حجاز سے مراد مکہ، مدینہ اور اس کے ماتحت سعودی حکومت کے تابع علاقیں ہیں۔ شام کے چند حصوں سے مراد تبوک کا شہر اور اس کے تابع دیگر شامی سر زمین جو موجودہ دور میں سعودی حکومت کے زیر نگیں ہیں۔ یمن کے بعض اجزاء سے مراد جازان شہر، نجران، عسیر اور اس کے ماتحت کئی یمن علاقے جو موجودہ دور میں سعودی عرب کے ماتحت ہیں۔

شیطانی سینگ

پرانے زمانے میں نجد کو سر زمینِ یمامہ کہا کرتے تھے، جو مکہ و مدینہ کے مشرق میں موجودہ سعودی عرب کا درمیانی علاقہ ہے، یہ حصہ بلندی پر واقع ہے، جن میں موجودہ دور کے کئی شہر شامل ہیں، جن میں سعودی دارالخلافہ ریاض سر فہرست ہیں۔ ظہورِ مہدی سے پہلے سب سے بڑے فتنے یہاں سے نکلیں گے، کیونکہ حدیث میں ہے کہ یہاں سے شیطان کا سینگ نکلے گا۔ حضرت ابن عمرؓ سے روایت ہے کہ آپ ﷺ نے فرمایا: اے اللہ! ہمارے شام میں برکت ڈالے دیں، لوگوں نے پوچھا: نجد میں؟ آپ ﷺ نے پھر فرمایا: اے اللہ! ہمارے شام اور یمن میں برکت عطا فرما، پھر لوگوں نے کہا: نجد میں؟ تو فرمایا: وہاں سے زلزلہ اور فتنے نکلیں گے اور وہاں سے شیطان کا سینگ نکلے گا۔

سعودی عرب میں شاہی خاندان کی حکومت: ظہورِ مہدی کی ایک علامت

دوسری جانب اگر دیکھا جائے، تو سعودی عرب یمانی علاقوں کے لیے شامی سر زمین کی طرح ہے، اس لیے ہم لفظ "شام" کا اطلاق سعودی عرب پر کر سکتے ہیں، کیونکہ سعودی عرب نے جغرافیائی اعتبار سے یمانی حدود پر قبضہ کر کے یمن کے لیے شام کی حیثیت اپنائی ہے، جیسا کہ گذشتہ آثار و روایات میں یہ بات واضح ہو چکی۔

سر زمینِ (شام) سعودی عرب پر ایک خاندان بر سرِ اقتدار آئے گا، جس کا پہلا بادشاہ نیک آدمی (لغوی معنٰی کے اعتبار سے) مہدی ہو گا۔ جو عبد العزیز بن محمد بن سعود پہلی سعودی حکومت کا بانی تھا۔ پھر اسی خاندان کے بعض حکام عدل و انصاف کا معاملہ کرتے رہے اور بعض ظلم و ستم اور برائی کی حکومت کو فروغ دیتے رہے، یہاں تک انہی میں سے ایک آدمی کو حکومت

ملے گی، جو اہل یمن کو یمن کی طرف جلاء وطن کرے گا، جو فہد بن عبد العزیز بن عبد الرحمن سعودی عرب کے تیسرے حکومت کا ایک بادشاہ تھا۔ ولید سے روایت ہے وہ کہتے ہیں کہ (**مہدی کو حکومت ملے گی اور اس کا عدل ظاہر ہوگا، پھر وہ مر جائیں گے، پھر اس کے اہل بیت میں سے ایک شخص آئے گا، جو عدل وانصاف کریں گے، پھر اس کے بعد بعض بادشاہ ایسے آئیں گے، جو برائی اور ظلم کریں گے، یہاں تک کہ ان میں سے ایک شخص کو حکومت ملے گی، جو اہل یمن کو یمن کی طرف جلاء وطن کرے گا، پھر وہاں جا کر ان سے قتال کرے گا اور ان پر ایک آدمی امیر ہوگا، جو قریش میں سے ہوگا، جس کو محمد کہا جائے گا، بعض علماء کہتے ہیں کہ یہی یمن کا آدمی ہی وہ شخصیت ہوگی، جس کے ہاتھ ملاحم یعنی عالمی جنگیں ہوں گی**)

عبداللہ کی موت کے بعد شاہی خاندان میں اختلاف: اہلِ یمن اور سعودی عرب میں لڑائی اور یمن کا غلبہ

پھر فہد کے بعد اس کا بھائی (عبداللہ بن عبد العزیز) برسرِ اقتدار آئے گا، اس کے دور میں اہل یمن کے ساتھ مختصر جنگ ہوگی (۲۰۰۸م/ ۱۴۳۰ھ میں سعودی حوثی جنگ) اس کے موت کے بعد اختلاف اور باہمی قتل وقتال ہوگا اور ان کی حکومت ایک ضعیف آدمی (سلمان بن عبد العزیز) کو ملے گی، جو کئی دماغی امراض میں مبتلا ہے۔ حضرت عمار بن یاسرؓ سے روایت ہے کہ امام مہدی کی علامت یہ ہوگی کہ تم پر ترک حملہ آور ہوں گے اور جو خلیفہ مال جمع کرتا تھا وہ مر جائے گا اور اس کے بعد ایک ایسا شخص خلیفہ بنے گا، جو کمزور اور ضعیف ہوگا اور انتخاب کے دو سال بعد اس سے اختیارات واپس لے لیے جائیں گے۔

روم ترک سے معاہدہ کرے گی اور پوری زمین پر جنگ شروع ہو جائیں گی۔ اس دور میں اہلِ یمن سعودی عرب کی جانب سے کی جانے والی بمباری کے جواب میں اس سے جنگ لڑیں گے۔ یمن کا سعودی عرب سے جنگ ۲۰۱۵م/۱۴۳۶ھ سے شروع ہوا ہے۔ جیسا کہ ولید کا کلام گذشتہ سطور پر گذر چکا۔ فرمایا: (ان میں سے ایک شخص کو حکومت ملے گی، جو اہل یمن کو یمن کی طرف جلاوطن کرے گا، پھر وہاں جا کر ان سے قتال کرے گا) اور اس میں اہلِ یمن کو غلبہ اور برتری حاصل ہوگی۔ اس پر حضرت عبداللہ بن عمرو ابن العاصؓ کی روایت دلالت کرتی ہے، جو آپ ﷺ نے دمشق کے جامع مسجد میں اہل یمن کے ساتھ تفصیلی گفتگو کی، فرمایا: (اگر میں وہ زمانہ پاؤں، تو میں اہلِ یمن کا ساتھ دوں گا اور ان کو غلبہ نصیب ہوگا)

بادشاہت پر شاہی خاندان کے تین سربراہان کے درمیان باہمی تنازعہ اور قتل وقتال:

پھر شاہی خاندان میں بادشاہت کے حصول پر اختلافات شروع ہو جائیں گے اور ایک ہی آدمی کے گھر کے تین افراد لڑیں گے، یہ تینوں ایک ہی خلیفہ کے اولاد ہوں گے، یہ بادشاہت ان میں سے کسی ایک کو بھی نہیں ملے گی۔ قبائل میں جتھہ بندیاں شروع ہو جائیں گی اور اشہر حرم میں سرزمینِ مقدس پر لوگ آپس میں لڑائی شروع کریں گے۔ جنگ کا فتنہ ان کو اپنے ہاتھ پاؤں سے مارے گا، اس طرح ان کی اجتماعیت ختم ہو جائے گی، اس فتنے کے بعد کسی بھی شخصیت پر ہمیشہ کے لیے متفق ہونا مشکل ہو جائے گا، ہاں البتہ چند دنوں اور چند مہینوں کے لیے سرسری اتفاق ہو گی، اس خاندان کی حکومت اپنے اختتام تک پہنچ جائے گی اور ان کے خلاف سیاہ جھنڈے مشرق سے آئیں گے اور ایسی لڑائیاں لڑیں گے کہ اس سے پہلے ایسی لڑائیاں کسی نے نہیں لڑی ہو گی۔ ان کشیدہ صورتِ حال کے واقعات شوال، ذی قعدہ میں ہوں گے اور یہ لڑائیاں حج کے دنوں میں ہوں گے، اس سال حج بغیر بادشاہ کے ہو گا۔ اس پیچیدہ اور خراب حالات کے پیشِ نظر حکومت کنٹرول سے باہر ہو جائے گا اور سیاسی طور پر بیعت کے لیے پُر امن ماحول جب مہیا ہو گا، تو امام مہدی کو نکالیں گے اور رکن ومقام کے درمیان ان کی بیعت کی جائے گی۔

حضرت عبداللہ بن عمروؓ سے روایت کہ لوگ بغیر امام کے اکھٹے حج اور عرفہ کریں گے، حج کے دوران اچانک منیٰ میں قبائل کے درمیان لڑائی چھڑ جائے گی، اس خونریز جنگ میں اموات کی کثرت کی وجہ سے خون منیٰ کے ٹیلوں تک پہنچ جائے گا، ان حالات کی وجہ سے لوگ اپنے درمیان سب سے بہتر یعنی امام مہدی کی طرف رجوع کریں گے اور وہ کعبہ کے ساتھ اپنے چہرے کو چمٹائے ہوئے زار وقطار رو رہے ہوں گے، فرمایا: "گویا کہ میں اس کی آنکھوں سے بہتے ہوئے آنسوؤں کو دیکھ رہا ہوں، لوگ انہیں بیعت کے لیے ایک بار پھر درخواست کریں گے، تو وہ کہیں گے کتنی بار تم اپنے کیے گئے وعدوں کو توڑ چکے ہو، مسلمانوں کا کتنا خونِ ناحق تم بہا چکے ہو، اسکے بعد امام مہدی نہ چاہتے ہوئے لوگوں کے اصرار پر بیعت کریں گے۔ اے مخاطب! اگر تم اسے پاؤ، تو اس کی بیعت کرو، کیونکہ یہ زمین اور آسمان میں مہدی کا لقب پایا ہوا ہے۔

حضرت ثوبانؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ تمہارے خزانے پر ایک خلیفہ کے تین بیٹے آپس میں لڑیں گے، پھر یہ خزانہ ان میں سے کسی کو بھی نہیں ملے گا۔ یا یہ

فرمایا کہ پھر یہ حکومت ان میں سے کسی کو نہیں ملے گی۔ پھر مشرق سے سیاہ جھنڈے نکلیں گے، جو تم سے اس طرح لڑیں گے، جو اس سے پہلے کسی نے نہیں لڑا ہو گا، پھر اس نے ایک ایسی بات کی، جو مجھے یاد نہیں۔ پھر فرمایا: جب تم یہ سنو، تو آکر اس کی بیعت کر دو، اگرچہ گھٹنوں کے بل کیوں نہ ہو، کیونکہ وہ اللہ تعالی کا خلیفہ امام مہدی ہو گا۔ کنز سے مراد پیٹرول اور گھر و "دار" سے مراد کعبہ ہے۔

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ جب پانچواں اہل (بیت) سے مر جائیں، تو پھر قتلِ عام ہو گا، کہ ساتواں مر جائے، پھر حالات اسی طرح ہوں گے، یہاں تک کہ امام مہدی کی حکومت قائم ہو جائے گی۔

سعودی عرب کے شاہی خاندان میں بادشاہت کا نقشہ:

۱۔ ملک عبدالعزیز بن عبدالرحمن آل سعود، باپ

۲۔ سعود بن عبدالعزیز آلِ سعود، بیٹا

۳۔ فیصل بن عبدالعزیز آلِ سعود، بیٹا

۴۔ خالد بن عبدالعزیز آل سعود، بیٹا

۵۔ فہد: پہلا سعودی بادشاہ جس نے اہلِ یمن کو سعودی عرب سے نکالا۔

۶۔ عبداللہ: عبدالعزیز کے اولاد میں پانچواں بادشاہ جس کی حکومت کے بارے میں آثار سے اشارات ملتے ہیں کہ اس کی موت کے بعد اختلافات شروع ہوں گے اور شاہی خاندان میں لڑائی اور قتل و قتال شروع ہو جائے گی اور لوگ کسی ایک بادشاہ پر متفق نہیں ہوں گے اور سالہا سال حکومت کرنے والے بادشاہ چلے جائیں گے۔

۷۔ سلمان: شاہی خاندان میں چھٹا بادشاہ اور خاندان میں ساتواں بادشاہ ہے، جس کی طرف آثار میں اشارات ملتے ہیں کہ اس کے ساتھ ہی مہینوں اور دنوں کی حکومت شروع ہو جائے گی اور شاہی خاندان کسی ایک شخص پر متفق نہیں ہو گا، اس سے انتظاماتِ حکومت لے لیے جائیں گے یا دو سال بعد مر جائے گا اور وہ ایک کمزور اور ضعیف آدمی ہے۔

حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے، فرمایا: رمضان میں سخت چیخ والا آواز ہو گا، اس سخت آواز کی ڈر سے باکرہ عورتیں اپنے پردہ نشین جگہوں سے نکلیں گی اور شوال میں جنگ کی آوازیں ہوں گی اور ذی قعدہ میں قبائل ایک دوسرے کے خلاف جنگ کے لیے جائیں گے اور ذی الحجہ میں خون بہنا شروع ہو جائے گا اور محرم کا تمہیں کیا علم؟ یہ جملہ تین بار ارشاد فرمایا اور کہا: ان

لوگوں کی حکومتوں کا خاتمہ اسی مہینے میں ہوگا۔ یہ روایت حجاز میں آخری زمانے میں قائم حکومت کے خاتمے کی طرف اشارہ کرتی ہے، اس کے خاتمے کے ساتھ ہی یہ نشانیاں شروع ہوجائیں گی اور امام مہدی کا ظہور ہوگا۔ واللہ اعلم۔

حرم مکی میں پہلا پناہ لینے والا: قحطانی۔۔دوسرا پناہ لینے والا: مہدی

قحطان سے تعلق رکھنے والا ایک آدمی ہوگا، جو حرم میں پناہ لے گا اور اس شخص کی سیرت امام مہدی کی سیرت کے مطابق ہوگی، اس کے ساتھ چند افراد کا ایک مجموعہ ہوگا، اس کی بیعت کی جائے گی، مگر بیعت کے بعد اس کو قتل کیا جائے گا۔ بیت اللہ میں پناہ لینے والے (محمد بن عبد اللہ القحطانی) کے پاس کے (جہیمان) نامی فوجی شخص تھا، اس محمد بن عبد اللہ کے بارے میں بعض لوگوں کا یہ خیال تھا کہ یہی امام مہدی ہے۔ پھر ایک مدت گزرنے کے بعد ایک دوسرا پناہ لینے والا آئے گا اور اس کے ہاتھ پر رکن ومقام میں بیعت کیا جائے گا۔ یہی شخص (محمد بن عبد اللہ) حقیقی مہدی ہوگا، اس کے خلاف ایک لشکر بھیجا جائے گا، جو بیداء کے مقام پر زمین میں دھنس جائے گا۔ حضرت تبیعؒ سے روایت ہے کہ (مکہ میں ایک شخص پناہ لینے کے لیے آجائے گا اور فوراً قتل کیا جائے گا، پھر لوگ اپنی زندگی میں ایک مدت تک انتظار کرتے رہیں گے، پھر ایک دوسرا پناہ لینے والا شخص آئے گا، اگر تم اس کو پاؤ، تو اس کے خلاف لشکر کشی نہ کرو، کیونکہ وہ زمین میں دھنس جانے والا لشکر ہوگا)

مذکورہ بالا قحطانی کے علاوہ ایک دوسرے قحطانی کا بھی حدیث میں تذکرہ ہے، جس کے بارے میں روایت میں آیا ہے کہ وہ لوگوں کو لاٹھی سے ہنکائے گا اور وہ قحطانی جو امام مہدی سے پہلے ہوگا اور آپ کے لیے توطیہ اور تمہید کے طور پر لشکر تشکیل دے گا اور ایک تیسرے قحطانی کا بھی تذکرہ ہے، جو امام مہدی کے بعد امیر مقرر ہوگا، تو یہ سب مختلف شخصیات ہیں، ان سے مراد ایک شخصیت نہیں۔

قحطانی تین مختلف شخصیات

ان میں سے ہر شخصیت دوسری شخصیت سے جدا اور الگ ہوگی۔

پہلا قحطانی: حضرت تبیعؒ سے روایت ہے کہ مکہ میں ایک شخص پناہ لینے کے لیے آجائے گا اور فوراً قتل کیا جائے گا، پھر لوگ اپنی زندگی میں ایک مدت تک انتظار کرتے رہیں گے، پھر ایک دوسرا پناہ لینے والا شخص آئے گا، اگر تم اس کو پاؤ، تو اس کے خلاف لشکر کشی نہ کرو، کیونکہ وہ زمین میں دھنس جانے والا لشکر ہوگا۔

حضرت اَرطاۃؒ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ کے اہلِ بیت میں سے بیس (۲۰) سالہ آدمی آئے گا، جس کے کانوں میں سراخ ہوں گے، وہ امام مہدی کی طرح اچھی سیرت والا ہو گا، پھر اسلحہ سے قتل ہو گا، اس کے بعد نبی کریم ﷺ کے اہل بیت میں سے ایک آدمی آئے گا، جو مہدی اور اچھی سیرت والا ہو گا، جس کے زمانے میں قیصر کا شہر فتح ہو گا۔ یہ اُمتِ محمدیہ ﷺ کا آخری بادشاہ یا امیر ہو گا، جس کے زمانے میں دجال کا خروج اور حضرت عیسیٰ علیہ السلام کا نزول ہو گا۔

میں کہتا ہوں: ۱۴۰۰ھ میں جہیمان واقعے میں حرم شریف میں ایک گروہ کے ساتھ محمد بن عبداللہ القحطانی رکن و مقام میں داخل ہوا، سعودی ذرائع کے مطابق محمد بن عبداللہ القحطانی حرم میں قتل ہوا اور دیگر افراد کو گرفتار کر کے قتل کیا گیا۔

ایک زمانہ اس واقعے پر گزر گیا، چونکہ حدیث میں "برهة من دهرهم" ارشاد فرمایا ہے، یہ نہیں فرمایا: "برهة من الدهر" کیونکہ "دهرهم" میں "هم" کی ضمیر اس دورانیہ میں موجود لوگوں کی طرف راجع ہے۔ اس واقعے پر تیس سال سے زیادہ عرصہ گزر چکا ہے اور نبی کریم ﷺ نے اپنی امت کے متوسط عمروں کے بارے میں فرمایا: **"أعمار أمتي ما بين الستين والسبعين"** کہ میری امت کے لوگوں کی عمریں ساٹھ سے ستر کے درمیان ہوں گی، اس سے معلوم یہ ہوا کہ جو لوگ پہلے عائذ یعنی پناہ لینے والے کے زمانے کو بچپن یا جوانی میں دیکھ لیں، تو ضرور دوسرے عائذ یعنی پناہ لینے والے کا زمانہ بھی پائیں گے۔

موجودہ دور میں پوری ہونے والی علامات اس دوسرے پناہ لینے والے یعنی امام مہدی کی ہیں، جس کے خلاف آنے والے لشکر کو زمین میں دھنسا دیا جائے گا اور اس کے زمانے میں دجال آئے گا۔

حضرت سعید بن سمعانؒ نے حضرت ابوہریرہؓ سے روایت نقل کیا ہے کہ رکن اور مقام ابراہیم کے درمیان ایک آدمی کی بیعت کی جائے گی اور اس دوران بیت اللہ کی بے حرمتی اپنے ہی لوگوں سے سرزد ہو گی۔ ان کے علاوہ کوئی دوسرا اس کا ارتکاب نہیں کرے گا۔ تاہم بیت اللہ کی توہین کے بعد عربوں کی ہلاکت اتنی جلد ہو گی کہ اس کے بارے میں سوال کرنے کی ضرورت نہیں یعنی ملکی معاملات دسترس سے باہر ہو جائیں گے۔

عصرِ حاضر میں اس حدیث کا مصداق اسی جہیمان والے واقعہ کو کئی مؤقر اور جلیل القدر علمائے کرام نے بطورِ مصداق بیان کیا ہے، جن میں الشیخ عبدالمجید الزندانی جس کی رائے شیخ محمد المغلس

نے "الخلافۃ القادمۃ" نامی اپنی کتاب میں نقل کی ہے اور شیخ عبد العلیم بن عبد العظیم البستوی نے اپنی کتاب موسوعۃ الأحادیث الصحیحہ والضعیفۃ میں، جب کہ محمد زہیر حبیب نے ارشاد الحیران میں نقل کی ہے۔

ان حضرات نے لکھاہے کہ یہ حدیث محمد بن عبداللہ القحطانی پر صادق آتی ہے، جب جہیمان اور اس کے ساتھیوں نے رکن ومقام میں اس کا بیعت کیا، بیت اللہ کی بے حرمتی میں سعودی حکومت اور جہیمان دونوں برابر کے شریک ہیں، کیونکہ یہ دونوں سرزمینِ حرمین کے رہائشی تھے۔

دوسرا قحطانی: حضرت ابوہریرۃؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ قیامت اس وقت تک قائم نہیں ہوگی، یہاں تک کہ قحطان سے ایک آدمی نکلے گا، جو لوگوں کو اپنی لاٹھی سے ہنکائے گا۔ حضرت ابن عمرؓ سے مرفوعا روایت ہے کہ ضرور بالضرور قحطان سے ایک آدمی لوگوں کو اپنی لاٹھی سے ہنکائے گا۔

حضرت محمد ابن حنفیہؒ سے روایت ہے کہ حضرت علیؓ نے ایک مرتبہ اپنی مجلس میں فرمایا: وہ گذشتہ ظالم وجابروں کی روش پر چلے گا، تو اللہ تعالیٰ اس کے ہر عمل کے نتیجے میں غصہ ہوں گے اور اللہ تعالیٰ مشرق سے ایک آدمی اٹھائے گا، جو نبی کریم ﷺ کے اہلِ بیت کی طرف لوگوں کو دعوت دے گا، یہ روئے زمین کے کمزور لوگ ہوں گے، جن کے پاس سیاہ جھنڈے ہوں گے، اللہ تعالیٰ انہیں عزت دیں گے اور ان پر اپنی مدد و نصرت نازل فرمائیں گے، جو کوئی بھی ان سے قتال کرے گا، تو وہ شکست کھائے گا، قحطانی کا یہ لشکر چلے گا یہاں تک کہ امام مہدی کو بیعت کے لیے نکالے گا، جب کہ امام مہدی بیعت لینے میں خوف زدہ ہوں گے اور ان کے ہاتھوں ان کے نہ چاہتے ہوئے بیعت کی جائے گی۔

حضرت علیؓ سے روایت ہے کہ ماوراءالنہر سے ایک آدمی نکلے گا، جس کو حارث ابن الحراث کہا جائے گا اس کے آگے آگے ایک لشکر ہوگا جس کا سربراہ ہوگا، جس کو منصور کہا جائے گا، جو آلِ محمد کے لشکر کے توطیہ اور تمہید بنائے گا یا یہ فرمایا کہ ان کی مضبوطی کے لیے کوشش کرے گا، جس طرح کہ قریش نے رسول اللہ ﷺ کے لیے آغاز اسلام میں کیا تھا، ہر مسلمان پر واجب ہے کہ اس لشکر کی مدد کریں۔ یا یہ فرمایا کہ اس لشکر کی بات مانیں۔

میں کہتا ہوں: کہ اسامہ شیر کا ایک نام ہے اور حارث بھی شیر کے ناموں میں سے ایک نام ہے۔ حراث سے مراد زمینداروں کا وہ گروہ ہے، جو حضرموت میں اسامہ بن لادن کا اصل

خاندان ہے اس طرح اسامہ ہی الحارث الحراث ہے۔ پنٹاگون نے اپنی ویب سائٹ پر عالمی مطلوب شخصیات کی جو فہرست جاری کی ہے اس میں اسامہ بن لادن کی تصویر میں لاٹھی اٹھائے ہوئے شخص کی لی ہے اور اس کو لاٹھی والا کہا ہے۔

کیونکہ وہ درحقیقت قحطان یعنی یمن سے ہے، جو حجاز میں پیدا ہوا اور یہاں اس کی پرورش ہوئی اور ماوراء النہر کے علاقے خراسان کی طرف ہجرت کی جو موجودہ دور میں خراسان ہے۔ وہی القاعدہ نامی تنظیم کی بنیاد رکھی اور ان کا جھنڈا سیاہ تھا، یہ تنظیم امام مہدی کے انصار ہونے کی باتیں کرتے رہتے ہیں اور ان کے بیانات، ویڈیوز، کئی لیکچرز، ان کے ادارے، مجلات، رسائل، ویب سائٹس اور ان کے خواب وغیرہ اس بات کے شاہد ہیں، وہ اس بات کے دعویدار ہیں کہ ہم ہی امام مہدی کے لشکر اور اس پیشن گوئی کے اصل مستحق ہیں کیونکہ ہم نے ہی افغانستان میں لشکر امام مہدی کے لیے راستہ ہموار کرنے کے لیے مقدمۃ الجیش کا کردار ادا کیا ہے۔ کیا یہ حقیقتاً قحطانی کا لشکر ہے یا نہیں؟ ممکن ہے یہی وہ لاٹھی والا قحطانی شخص ہوگا، جو محمد بن عبداللہ المہدی ہوگا، جیسا کہ ابن سیرینؒ کا قول ہے کہ قحطانی ہی مہدی ہوگا۔

تیسرا قحطانی: رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: میرے بعد خلفاء ہوں گے اور خلفا کے بعد امراء ہوں گے اور امراء کے بعد بادشاہ ہوں گے اور بادشاہوں کے بعد ظالم وجابر حکمران ہوں گے، پھر میرے اہلِ بیت میں سے ایک آدمی آئیں گے، جو دنیا کے ظلم وستم کو عدل وانصاف سے بھر دیں گے، پھر قحطانی امیر مقرر ہوگا، اس ذات کی قسم جس نے مجھے حق دے کر بھیجا ہے، یہ قحطانی اس سے کم تر نہیں ہوگا۔

حضرت عبداللہ بن عمرو بن العاصؓ سے روایت ہے کہ پھر عصب کے امراء ہوں گے، چھ ان میں سے کعب بن لؤی سے ہوں گے، قحطان کا ایک آدمی ہوگا، ان میں سب نیک وصالح ہوں گے، ان کے مثال نہیں ہوگی۔ میں کہتا ہوں: محمد ﷺ کے امت میں سب سے آخری امیر وہ امام مہدی ہوں گے، جیسا کہ اس احادیث وآثار میں مروی ہے اور یہی حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو حکومت سپرد کریں گے۔

حضرت اَرطاةؒ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ کے اہل بیت میں سے ایک مہدی ہوں گے، جو اچھی سیرت والے ہوں گے اور قیصر کے شہر کو فتح کریں گے اور وہ اس امت کے آخری امیر ہوں گے، جس کے زمانے میں دجال کا خروج اور حضرت عیسیٰ علیہ السلام کا نزول ہوگا۔

حضرت اَرطاةؒ سے روایت ہے کہ اسی یمانی خلیفہ کے ہاتھ پر قسطنطنیہ اور رومیہ فتح ہوگا اور اسی کے زمانے میں خروجِ دجال اور نزول حضرت عیسیٰ علیہ السلام ہوگا۔ یہ قحطانی جس کا ذکر

حدیث میں ہے، تو یہ ممکن ہے کہ وہ اس امام مہدی کا وزیر ہو۔ علامہ اکبانیؒ نے لکھا ہے کہ "ثم یومر" کا مطلب یہ ہے کہ وہ امام مہدی کے بعض امور میں قائم مقام ہو گا اور کعب بن لوئ کے چھ ساتھی اور قحطانی اور ان کے امیر وہ امام مہدی ہوں گے، جیسا کہ حضرت اَرطاۃؒ سے روایت ہے کہ امیر العصب وہ یمانی ہو گا۔

حضرت اَرطاۃؒ سے روایت ہے کہ امیر العصب نہ تو اس طرف والے جماعت سے ہو گا اور نہ اس طرف والے جماعت سے ہو گا، لیکن لوگ ایک ایسی آواز سنیں گے، جو نہ تو انسانوں کی طرف سے ہو گی اور نہ ہی جنات کی طرف سے ہو گی، جس میں فلاں آدمی کا نام لے کر یہ اعلان ہو گا، وہ نہ اس طرف سے ہو گا اور نہ اس طرف سے، بلکہ وہ یمانی خلیفہ ہو گا۔

ولید کہتے ہیں حضرت کعب کے علم میں تھا کہ وہ یمانی قریشی ہو گا، وہی امیر العصب ہو گا، عصب سے مراد اہلِ یمن ہیں۔ یہ وہی خلیفہ ہے، گویا اس کی مراد یہ ہے کہ اس کی دورِ خلافت میں اہلِ یمن دیگر شہروں پر امراء ہوں گے، یہ قحطانی انہیں امراء میں سے ایک امیر ہو گا، لیکن دیگر امراء کے مقابلے میں اس کا معاملہ زیادہ اخص ہو گا، کیونکہ وہی امام مہدی کے لیے تمہید اور توطیہ بنانے والا سب سے بڑا کردار ہو گا، اس وجہ سے حدیث میں اس کو امام مہدی کی طرح مقام دیا گیا ہے اور بعض آثار میں اس کو یمانی کہہ کر بتایا گیا ہے۔

عراق کے عوام وخواص سے چمڑہ نکلنا، شام کی بال سے کھال کا اتر جانا، مصر کا متفرق ہونا اور جزیرۃ العرب کے حالات پاگل آدمی کی طرح ہو جانا

امام مہدی کا خروج اس وقت ہو گا جب ایک فتنہ شروع ہو گا جس میں عراق کے عوام وخواص کی حالت ایسی ہو گی، جس طرح جانور سے چمڑا نکلنے کے وقت ہوتا ہے اور شام کی حالت اس طرح ہو گی، جس طرح بال دو ٹکڑے ہو کر اس سے کھال جدا ہوتی ہے ایسے ہی شام کے عوام وخواص منتشر ہو جائیں گے اور مصر اس طرح شکست وریخت کا شکار ہو گا، جیسے مینگنی خشک ہو کر ریزہ ریزہ ہو جاتی ہے اور متفرق بکھر جاتی ہے۔ اور جزیرۃ العرب پر جنگ کا یہ فتنہ اس طرح مسلط ہو گا، جس طرح خون خوار شکاری پرندہ شکار پر حملہ آور ہو کر پنجوں سے شکار کو لہولہان کر کے پراگندہ کر دیا دیتا ہے، ان حالات میں لوگ نہ تو ان فتنوں سے نکلنے کی جگہ پائیں گے اور نہ ہی ان فتنوں سے نکلنے کی کوئی دوسری صورت میسر ہو گی، لوگوں کے دل اس طرح بے حس ہو کر مر جائیں گے، جس طرح مردوں کے بدن مر جاتے ہیں۔

حضرت ابو ہریرہ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: میری امت پر چار (۴) قسم کے فتنے آئیں گے: پہلے فتنے میں ان کے خون کو حلال سمجھ کر بہایا جائے گا۔ دوسرے فتنے میں ان کے خون اور مال دونوں کو حلال سمجھ کر لیا جائے گا۔ تیسرے فتنے میں خون، مال اور عورتوں کی عزتوں کو لوٹا جائے گا۔ جب کہ چوتھا فتنہ اندھا، بہرہ، تہہ بہ تہہ چھا جانے والا، سمندر کی موجوں میں چلنے والی کشتی کی طرح ہوگا، کوئی بھی اس فتنے سے نجات نہیں پائے گا۔ یہ فتنہ شام کے فضاؤں میں اڑے گا، عراق کے گرد و پیش کو اپنی لپیٹ میں لے لے گا اور جزیرۃ العرب کو اپنے ہاتھ پاؤں تلے روندے گا۔ ان آزمائشوں کی وجہ سے لوگوں سے چمڑہ نکلے گا۔ کوئی کسی کو ناجائز کام سے نہیں روک سکے گا۔ جب بھی ایک جانب سے فتنے کی روک تھام کے لیے کوششیں ہوں گی، تو وہ فتنہ دوسری جانب سے سر اٹھائے گا۔

حضرت ابو ہریرہؓ سے ایک دوسری روایت میں نقل ہے کہ میرے بعد چار فتنے ہوں گے اور چوتھا فتنہ اندھا، بہرہ، گونگا تہہ بہ تہہ چھا جانے والا ہوگا، اس میں امت پر جو بلاء و مصیبت مسلط ہوگی اس کی وجہ سے ان کے جسموں سے چمڑہ نکال دیا جائے گا، یہاں تک کہ ناجائز کام اچھا اور درست معلوم ہوگا اور اچھا کام ناجائز اور منکر نظر آئے گا، لوگوں کے دل اس طرح مر جائیں گے جیسے کہ ان کے جسم و بدن مرتے ہیں۔

تکوینی طور پر وقوع پذیر واقعات کی عنقریب ظہورِ مہدی پر دلالت

چاند کی طرح چمکدار دم دار ستارے کا ظاہر ہونا بھی ظہورِ مہدی پر دلالت کرتی ہے (موجودہ دور میں کئی بار ایسا دم دار ستارہ ظاہر ہوا ہے، جن میں سب سے بڑا "ہالی" نامی ستارہ تھا، جو ۱۴۰۵ھ تا ۱۴۰۸ ظاہر ہوا۔ جس نے بھی اس ستارے کا مشاہدہ کیا، تو اس نے یہ اطلاع دی کہ وہ چاند کی طرح چمکدار تھا، ایسے ہی آیسون نامی ستارہ صفر ۱۴۳۵ھ میں ظاہر ہوا تھا۔ حضرت کعبؓ سے مروی ہے کہ خروجِ مہدی سے پہلے مشرق سے دموں والے ستارہ طلوع ہوگا۔

پہلی رمضان کو چاند گرہن کا ہونا ایک ایسی علامت ہے، جو تاریخِ انسانی میں سیدنا آدم علیہ السلام سے اب تک ظاہر نہیں ہوا۔ (تقریباً چند سال پہلے ۱۴۲۹ھ اور ۱۴۳۰ھ میں پہلے رمضان کا چاند ظاہر نہیں ہوا، کیونکہ ۳۰ شعبان کو چاند گرہن ہوا تھا، اس وجہ سے سعودی عرب کے ایک عالم اللحیدان نے تیس (۳۰) شعبان کے پورے ہونے کا فتویٰ دیا اور دلیل میں یہ حدیث پیش

کی: (اگر تمہاری نظروں سے چاند پوشیدہ ہو، تو پھر شعبان کے تیس دن پورے کرو) ماہِ رمضان میں دو مرتبہ چاند گرہن ہوا (یہ واقعہ ۱۴۲۹ھ ۱۴۳۰ میں ہوا)

پہلی رمضان کو سورج گرہن ہوا، جس کی وجہ سے سورج کے گرد حلقہ نما تاریکی نظر آئی اور چاند پر روشنی نہ پڑی، جس کی وجہ سے اگلے پندرہ دن تک چاند کی اتنی روشنی زمین پر نظر نہیں جس کی وجہ سے ماہِ رمضان کا ثابت ہونا مشکل رہا، پھر ماہِ رمضان کے درمیان میں چاند گرہن ہوا۔

حضرت محمد بن علیؒ سے نقل کیا ہے انہوں نے فرمایا: ہمارے مہدی کی دو نشانیاں ہیں، جو آسمانوں اور زمینوں کی پیدائش سے اب تک ظاہر نہیں ہوئی، رمضان کی پہلی تاریخ کو چاند گرہن اور درمیانِ رمضان میں سورج گرہن ہوگا، یہ نشانی آسمانوں اور زمینوں کی پیدائش سے اب تک وقوع پذیر نہیں ہوئی۔

امام مہدی کے خروج سے پہلے سورج کے ساتھ ایک نشانی طلوع ہوگی۔ حضرت علی بن عبداللہ بن العباسؓ سے روایت ہے کہ (امام مہدی کا خروج اس وقت تک نہیں ہوگا، جب تک سورج کے ساتھ ایک نشانی نہ نکلے) ایک روایت میں یہ فرمایا (سورج میں ایک نشانی نظر نہ آئے) میں نے ۱۴۱۳۔ ۱۴۱۴/۱۹۹۴م کو اپنے چند ساتھیوں کے ساتھ طلوع وغروبِ شمس کے وقت ایک سیاہ گول دائرہ کئی دن تک دیکھا، محققین وماہرین کی رائے یہ دیکھی کہ سورج میں ایک دھماکہ ہونے کی وجہ سے ہوا تھا، جس کی وجہ سے بیس (۲۰) زرد نیزک کے ٹکڑے سورج سے نکلے اور مشتری سیارے کے ساتھ رگڑ کر بھسم ہوئے اور ایک ہلاکت خیز صورت حال پیدا ہوئی، جو زمین کے حجم کے دو لاکھ گنا ایٹم بم کے برابر تھی، اس کے بعد کئی دن تک مشتری پر ایک بڑا بادل رونما ہوتا رہا (یہ بھی ممکن ہے کہ اس سے وہ واقعہ مراد ہو، جو چین وجاپان میں نمودار ہوا کہ وہاں آسمان میں کئی سورج ظاہر ہوئے۔

زیادہ زلزلوں کا آنا اور ایک بہت بڑے زلزلے کا آنا: سمندری زلزلے اور سونامی

ظہورِ مہدی سے پہلے بہت بڑا زلزلہ (سمندری زلزلہ/ سونامی سیلاب) وقوع پذیر ہوگا۔

حضرت ابو سعید خدریؓ کی روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: (میں تمہیں امام مہدی کی بشارت دیتا ہوں جو زلزلوں اور اختلافات کے وقت میری امت میں تشریف لائیں گے اور روئے زمین کو عدل وانصاف سے اس طرح بھر دیں گے، جس طرح ان کے آنے سے پہلے پوری دنیا ظلم وستم سے بھر چکی ہوگی)

سونامی زلزلے سے آدھی روئے زمین متاثر ہوگئی، موجودہ دور میں بھی ایسے زلزلے آئے، جن کی وجہ سے مشرق میں گیارہ (١١) بڑے ممالک ان زلزلوں کی زد میں آئے اور تاریخِ انسانی میں یہ پانچواں بڑا زلزلہ ریکارڈ ہوا، جس کی تیسری ترتیب ہے۔ ظہورِ مہدی سے پہلے کثرت سے زلزلے آئیں گے۔ (امام مہدی کے آنے کی بشارت پاؤ، جو آخری زمانے میں سختیوں اور زلزلوں کے اوقات میں تشریف لائیں گے، اللہ تعالیٰ ان کے آنے کی وجہ سے زمین میں عدل وانصاف پھیلائیں گے) اور کثرت سے ٹڈیاں ہوں گی۔ امیر المؤمنین سیدنا علیؓ نے فرمایا کہ (امام مہدی سے پہلے سرخ موت ہوگی اور سفید موت ہوگی، اپنے موسم اور وقت میں ٹڈیاں اور بغیر موسم وعلاقے کے ٹڈیاں ہوں گے، ان کا رنگ خون کی طرح سرخ ہوگا۔ سرخ موت سے مراد تلوار ہے اور سفید موت سے مراد طاعون ہے)

گذشتہ سالوں میں یہ بات معمول کے مطابق ہوتی رہی کہ بڑی مقدار میں زرعی پیداوار پر ٹڈیاں حملہ آور ہوتی رہیں، بالخصوص سرخ ٹڈیوں کا آنا عام معمول بن گیا تھا، اس کی وجہ سے ملکی اور بین الاقوامی معیشت کو زرعی اعتبار بے پناہ نقصانات اٹھانی پڑی) اور ظہورِ مہدی سے پہلے بڑے حادثات اور زمین میں دھنس جانے کے واقعات جیسے بیداء میں خسف وغیرہ واقعات سامنے منظرِ عام پر آتی رہیں۔

امام مہدی کی صفاتِ مکانیہ

امام مہدی کی پیدائش حجاز کے مکہ یا مدینہ شہر میں ہوگی، وہی آپ کا بچپن گزرے گا اور وہی آپ جوان ہوں گے، یمن کی طرف جلاء وطن ہوں گے اور یمن کے گاؤں کرعہ سے نکلیں گے، یہ گاؤں تہامہ میں عزلۃ الحوادل میں واقع ہے۔ آپ کا ظہور یمن کے "قیفہ رداع" نامی شہر کے ایک گاؤں یکلی سے ہوگا۔ ایک قول یہ ہے کہ قحطانی کا خروج یہاں سے ہوگا، جو امام مہدی کا دینی بھائی ہوگا۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ (امام مہدی یمن کے کرعہ نامی گاوں سے نکلیں گے، اور اس کے سر پر پگڑی ہوگی، اس میں ایک منادی آواز لگائے گا کہ خبردار! یہ مہدی ہے اس کی اتباع کرو) امام مہدی کے ساتھی صنعاء اور عدن سے تیار ہوکر نکلیں گے۔ حضرت علیؓ کی طرف منسوب ایک اثر میں منقول ہے کہ (امام مہدی کے گھوڑے صنعاء اور عدن سے پانی پیئں گے)

ایک ظالم وجابر حاکم ایک لشکر امام مہدی کی تلاش کے لیے بھیجے گا، تو امام مہدی مدینہ سے بھاگ جائیں گے اور چھپ جائیں گے، اپنی خروج سے پہلے جرش کے ایک گاؤں سے نکلیں

گے، یہ مکہ کی جانب اُبہا کے قریب یمن کے مخالیف (یعنی حدودِ یمن کے ایک شہر) سے اس وقت نکلیں گے، جب کثرت سے قتل و قتال اور خون ریزی ہو گی۔ امام مہدی مکہ کی طرف حضرت موسیٰ علیہ السلام کی سنت کے مطابق ڈرتے ہوئے فراخی کے منتظر ہو کر جائیں گے۔
امام ابو بکر محمد بن الحسن النقاش المقریؒ سے روایت ہے کہ (یمن کے "جرش" گاؤں سے تیس آدمیوں کے مابین نکلیں گے، تو مومنوں کو ان کے نکلنے کی اطلاع ہو جائے گی۔ وہ زمین کے مختلف اطراف سے ان کی محبت میں والہانہ طور پر ایسے آئیں گے، جیسے کہ اونٹنی اپنے چھوٹے بچے کی طرف محبت بھرے انداز میں لوٹتی ہے)
اور مکہ میں ذی طویٰ کے بعض گھاٹیوں میں چھپ کر غائب ہوں گے۔ مکہ میں ایک گھر سے لوگ آپ کو نکالیں گے، وہاں صفا (کے پاس) یا پھر (اس کی جانب) آئیں گے اور رکن و مقام کے درمیان لوگ ان کی بیعت کریں گے۔ اس کے بعد امام مہدی اپنے بعض ساتھیوں سمیت طائف کے پہاڑوں میں روپوش ہوں گے۔ مشرق کی جانب سے امام مہدی کے آنے اور خراسان کے سیاہ جھنڈوں کے ساتھ وہاں موجود ہونے کے بارے میں اختلاف ہے کہ کیا امام مہدی وہاں موجود ہوں گے یا پھر خراسان کے سیاہ جھنڈوں والے لوگ امام مہدی کے پاس توطیہ اور تمہید تیار کر کے خود آئیں گے اور امام مہدی ان میں موجود نہیں ہوں گے، یہ جھنڈے اپنی کامیابی اور نصرت ان کو سپرد کریں گے۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: (مشرق کچھ لوگ نکلیں گے، جو امام مہدی کے توطیہ و تمہید کے طور پر لشکر تیار کریں گے)
اور امام مہدی کا مخالف لشکر جب بیداء پہنچ جائے گا، تو اللہ تعالیٰ اس لشکر کو زمین میں دھنسا دیں گے اور مدینہ امام مہدی کا دار الخلافہ بن جائے گا۔ امام مہدی کے ساتھ اہلِ حجاز کے عمدہ لوگ مدینہ سے شام کی طرف عالمی جنگ کے دن آکر شریک ہوں گے۔ یہود کے ہاتھوں سے اُقصیٰ کی آزادی کے بعد امام مہدی بیت المقدس کی طرف ہجرت کریں گے اور وہاں رہائش پذیر ہو کر بیت المقدس کو اپنا دار الخلافہ بنائیں گے۔ امام مہدی کے پاس طالقان کے خزانے آئیں گے، ان خزانوں سے مراد وہ لوگ ہیں، جنہوں نے اللہ تعالیٰ کو اس طرح پہچانا، جس طرح اس کو پہچاننے کا حق ہے۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: (ہمیشہ میری امت میں ایک جماعت حق کے غلبے کے لیے بر سرِ پیکار رہے گی، حق کے لیے لڑنے والی یہ جماعت اپنے مخالفین پر غالب آتی رہے گی، یہاں تک کہ اس جماعت کا آخری لشکر دجال سے لڑے گا)

اللہ تعالیٰ امام مہدی کے لیے جزیرۃ العرب، فارس (ایران) دیلم کے پہاڑ، بلنجر فتح کریں گے۔ حضرت حذیفہؓ سے روایت ہے کہ (بلنجر اور دیلم کے پہاڑ صرف آلِ محمد کے ایک شخص کے ہاتھ پر فتح ہوں گے)

اور روم (قسطنطنیہ، استنبول، اور روما (یعنی اٹلی کا دار الخلافۃ) فتح کریں گے۔ حضرت اَرطاۃؒ سے روایت ہے، فرمایا: (اس یمانی خلیفہ کے ہاتھ پر قسطنطنیہ اور رومیہ فتح ہو گا) اور بیت الأبیض یعنی وائٹ ہاؤس (امریکا) فتح کریں گے۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: (مسلمانوں کا ایک گروہ بیت الأبیض کسریٰ کا محلہ فتح کرے گا)

آپؑ کے پاس بادشاہ لوہے کے زنجیروں میں جکڑ کر پیش ہوں گے۔ حضرت ابوہریرۃؓ سے روایت ہے کہ تمہارا ایک خلیفہ یا ایک امیر ہو گا، اس کے پاس روم کے بادشاہ زنجیروں میں جکڑے ہوئے لائے جائیں گے۔ اور امام مہدی ہندوستان کو فتح کریں گے اور وہاں کے بادشاہوں کو زنجیروں میں جکڑ کر قید کر کے لائیں گے۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: میری امت کے دو گروہوں کو اللہ تعالیٰ نے آگ سے نجات دی ہے ایک گروہ وہ ہندوستان سے جہاد کرے گی اور دوسرا وہ گروہ جو حضرت عیسیٰ بن مریم علیہ السلام کے ساتھ ہو گی)

امام مہدی کے ساتھی اور حق کا لشکر: عرب اور ان میں سب سے سخت لوگ بنو تمیم

امام مہدی کے دور میں دجال نکلے گا، تو اس کے خلاف امام مہدی کے ساتھی اہل حق کا جو گروہ ہو گا، وہ عرب ہوں گے۔ حضرت اَبو اُمامہؓ کی روایت میں اسی مضمون کی تائید ہوتی ہے، جسے نبی کریم ﷺ نے ام شریکؓ کے اس سوال (عرب اس زمانے میں کہاں ہوں گے؟) کے جواب میں ارشاد فرمایا: (وہ بہت کم ہوں گے اور زیادہ تر تعداد بیت المقدس میں ہو گی اور ان کا امام ایک نیک وصالح آدمی ہو گا) جن میں دجال کے مقابلے میں سب سے سخت لوگ بنو تمیم ہوں گے۔ رسول اللہ ﷺ نے بنو تمیم کے بارے میں فرمایا: (بڑے کھوپڑیوں والے، میدانِ جنگ میں ثابت قدم رہنے والے، آخری زمانے میں حق کے مددگار اور دجال کے مقابلے میں سب سے زیادہ سختی دکھانے والے ہوں گے)

ظہورِ مہدی علیہ الرضوان کی تحریک کا خلاصہ

ا۔ تکوینی طور پر وقوع پذیر واقعات اور حادثات۔

۲۔ظالم بادشاہ کا امام مہدی اور ان کے پیچھے تتبع و تلاش اور امام مہدی کا ان سے بھاگنا، امام مہدی کے دوستوں کا اداروں کی جانب سے قتل اور امام مہدی کے اہل وعیال چھوٹے بڑے افراد کو جیل میں قید وبندش۔

۳۔امام مہدی کا ایک دوسرے نام سے ظاہر ہو کر امام مہدی کے معاملے کو مشہور کرنا اور آپ کا اس نام سے شہرت پانا(اور تہمتوں کا نشانہ بننا)

۴۔آسمان سے امام مہدی کے نام، ولدیت کا یہ آواز بلند ہونا کہ حقِ حکمرانی آلِ محمد کو ہے(سٹیلائٹ چینلوں (سوشل میڈیا) پر امام مہدی کے حقوق کا معاملہ بلند ہونا)اس حقِ حکمرانی کو نبی کریم ﷺ کے اہلِ بیت محمد المہدی کے لیے ثابت کرنا۔

۵۔اہلِ یمن آپس میں ایک دوسرے کے ساتھ اور اہلِ شام وغیرہ کے ساتھ خط وکتابت شروع کریں گے اور آسمان میں منتشر متفرق بادلوں کے ٹکڑوں کی طرح اللہ تعالیٰ انہیں اکھٹا فرمائیں گے۔

٦۔جزیرۃ العرب کا حاکم مر جائے گا،اس کی موت کے بعد ان کے آپس میں اختلافات شروع ہو جائیں گے، اہلِ یمن اور اہلِ سعودیہ کے درمیان باہمی قتل وقتال شروع ہو جائے گا۔ سعودی عرب کے تین امراء حکومت پر لڑنا شروع کریں گے اور قبائل بھی لڑنا شروع کر دیں گے۔ سیاہ جھنڈے مشرق کی جانب سے آئیں گے اور تمہارے ساتھ ایسی لڑائی کریں گے کہ اس سے پہلے کسی نے ایسی لڑائی نہیں لڑی ہو گی۔

۷۔راستے، تجارتیں اور کاروبار بند ہو جائیں گے، جس کی وجہ سے انتشار عام ہو جائے گا، جس کی وجہ سے لوگوں کی نظر میں حالات کی درستگی سے ناامیدی اور مایوسی پھیل جائے گی۔

۸۔امام مہدی کی بیعت کے لیے دنیا بھر کے مختلف اطراف سے سات (۷) یا نو (۹) علمائے کرام امام مہدی کی بیعت کے لیے امت کو جمع کرنے اور اس کے منہج پر کام کرنے کے لیے ترتیب وتنسیق اور نظم ونسق کو مرتب کرنا شروع کر دیں گے،اس طرح ہر عالم کے ہاتھ پر تین سو تیرہ (۳۱۳) لوگ بیعت کر لیں گے۔

۹۔کثرت سے قتل وقتال اور فتنہ کی شدت کے وقت امام مہدی جرش نامی گاؤں سے تیس (۳۰) آدمیوں کے ہمراہ مکہ کی طرف روانہ ہو گا۔

۱۰۔حج کے مہینے میں قتل وقتال کے بعد علمائے کرام امام مہدی کو ڈھونڈنا شروع کریں گے۔

۱۱۔ علمائے کرام مکہ مکرمہ میں امام مہدی کے ساتھ ملیں گے، مگر وہ ان کے ہاتھ نہیں آئیں گے، بلکہ ان سے نکل جائیں گے۔
۱۲۔ امام مہدی کا ایک ساتھی اور اہم امور کا نگران تلاشِ مہدی میں نکلنے والے چالیس (۴۰) افراد کے پاس آئے گا۔
۱۳۔ امام مہدی کی ملاقات کے لیے دس (۱۰) نقباء کو منتخب کریں گے۔
۱۴۔ اگلے دن یہی دس (۱۰) نقباء امام مہدی کے ساتھ طے شدہ مقررہ وقت پر اگلے دن ذی طوی (عتیبیہ جرول اور الزاہر) میں ملاقات کریں گے۔
۱۵۔ یہ لوگ امام مہدی کو بیعت پر مجبور کریں گے، امام مہدی ان کے ساتھ آئندہ رات بیعت کے لیے آنے کا وعدہ کریں گے۔
۱۶۔ بیعت کے لیے رکن اور مقام کے درمیان حاضر ہوں گے۔
۱۷۔ اصحابِ بدر کی تعداد کے مطابق تین سو تیرہ (۳۱۳) افراد جن میں عورتیں بھی ہوں گی، یہ سب لوگ بیت اللہ میں پناہ لے کر بیعت کریں گے، جن کی نہ تو بڑی تعداد ہو گی، نہ ساز و سامان ہو گی اور نہ ہی ان کے پاس اپنی دفاع کے لیے کوئی قوت ہو گی، یہ لوگ نہ تو بیعت کی وجہ سے کسی نیند والے کو خواب سے جگائیں گے اور نہ ہی کسی کا خون بہائیں گے۔
۱۸۔ امام مہدی حرم میں خطبہ دیں گے۔
۱۹۔ سٹیلائٹ چینلز پر لوگ امام مہدی کی بیعت کی آواز مشرق و مغرب میں سنیں گے، اس آواز کو سن کر لوگ ڈر جائیں گے۔
۲۰۔ مشرق و مغرب سے امام مہدی کے بعض اصحاب رات کے کچھ حصے میں سفر کر کے بادلوں میں اڑتے ہوئے آئیں گے، جن کے نام ولدیت اور القاب معلوم ہوں گے یعنی جہازوں میں پاسپورٹ اور ویزے کے ذریعے سفر کر کے آئیں گے۔
۲۱۔ امام مہدی اپنے ساتھیوں سمیت طائف کے پہاڑوں میں چھپ جائیں گے۔
۲۲۔ لوگ امام مہدی کو بیعت کے لیے اس طرح تیار کریں گے جس طرح شب زفاف کے لیے دلہن کو تیار کیا جاتا ہے، امام مہدی کے پاس اپنے اصحاب اس طرح پہنچ جائیں گے، جیسے کہ پیاسے اونٹ اور فضا میں اڑتے ہوئے پرندے اپنے شکار پر حملہ آور ہوتے ہیں۔

۲۳۔ کم سے کم اندازے کے مطابق امام مہدی کے پاس بارہ (۱۲) ہزار اور زیادہ سے زیادہ اندازے کے مطابق (۱۵) ہزار افراد کا لشکر جمع ہو جائے گا اور ان کی علامت "امت امت" ہو گی۔

۲۴۔ امام مہدی کے ہاتھوں حجاز فتح ہو گا اور اہلِ یمن ان سے خوش ہوں گے، ان کی بیعت میں داخل ہو کر ان کی حکومت پر صبر و قناعت کریں گے، ان کے پاس ھمدان، خولان اور حمیر کے قبائل آئیں گے۔

۲۵۔ امام مہدی کے خلاف شام سے ایک لشکر بھیجا جائے گا، جو تین دن تک مدینہ کو خراب و ویران کرے گا، اس شہر کی حرمت کو پامال کرنے کے بعد امام مہدی کے خلاف لشکر بھی بھیجے گا۔

۲۶۔ مدینہ کے بیداء یعنی ذی الحلیفہ کے قریب ابیار علی میں یہ لشکر زمین میں دھنس جائے گا۔

۲۷۔ پوری امت امام مہدی پر متفق ہو جائے گی اور عراق کی لشکر (عصائب) اہل شام کے ابدال اور اہلِ مصر کے نجائب بھی آئیں گے۔

امام مہدی سے متعلق احادیثِ مبارکہ کا خلاصہ

مستقبل میں امام مہدی کی ایک شخصیت ہوں گے، ان کے بارے میں احادیثِ مبارکہ چونکہ مغیبات سے متعلق ہونے کی وجہ سے عقیدے اور احکام میں مندرج ہیں، جن میں صرف صحیح روایات ہی کو لیا جاتا ہے، جب کہ اس عقیدے کی تفصیلات میں صفات زمانیہ، مکانیہ اور شخصیہ فضائلِ اعمال میں مندرج ہیں، جس میں صحیح اور ضعیف روایات کو بھی بطورِ استیناس لیا جا سکتا ہے اور اگر یہ حالات خارج اور نفس الامر میں ہمارے مشاہدے میں واقع ہوں، تو حالات اب اس کی شاہد ہیں کہ نبی کریم ﷺ کے نبوی سینہ سے نکلی ہوئی باتیں ہیں۔

امام مہدی کے بارے میں روایات و اَخبار اور اسرائیلیات ہمارے عقائد واحکام کے موافق ہوں، تو اس میں کوئی حرج نہیں کہ ہم ان روایات کو لیں اور بطورِ استیناس ان کو بیان کریں اور اگر یہ روایات ہمارے عقائد واحکام کے مخالف ہو، تو پھر ان کو چھوڑنا لازمی ہے۔

پیشن گوئیوں سے متعلق روایات کو وقتی حالات اور واقعی امور پر منطبق کرنے کے لیے کوشش کرنا ضروری ہے اور اس کے لیے حالاتِ حاضرہ سے واقفیت اور رونما واقعات کی تتبع کرنی چاہیے، کیونکہ تکوینی اور شرعی اعتبار سے گری ہوئے خلافت کو از سرِ منہجِ نبوی پر کھڑا کرنا فرضِ عین ہو چکا ہے، جس کو صرف امام مہدی ہی قائم کر سکیں گے، جب کہ نصوص اس

بات پر دلالت کرتی ہے کہ امام مہدی کا زمانہ ہمارے سروں پر منڈھلا رہا ہے۔اور یہ شرعی قاعدہ ہے کہ جن اسباب پر کسی واجب کا قیام موقوف ہو، تو وہ سبب بھی واجب ہو جاتی ہے۔

خاتمہ

نبی کریم ﷺ کی عترتِ طاہرہ سے تعلق رکھنے والے ہی دورِ حاضر میں ذلت ورسوائی کے اتھاہ گہرائیوں میں پڑی ہوئی اس امت کو آپس کے اختلافات اور دشمنی اور فتنوں سے نجات دہندہ امام مہدیؑ ہی ہوں گے، امت کے دلوں کو جوڑ کر سارے مسلمان بھائیوں کو آپس میں ملا کر توحید کے جھنڈے تلے اسی طرح متفق کریں گے جس طرح خاتم الأنبیاء علیہ السلام ساری انسانیت کے لیے مبعوث ہوئے، ایسے ہی خاتم الأولیا (یعنی امام مہدی) پوری دنیا کے مسلمانوں کو متفق کریں گے، چنانچہ حضرت علیؑ سے مروی ہے کہ میں نے رسول اللہ ﷺ سے پوچھا اے اللہ کے رسول! کیا امام مہدی آلِ محمد میں سے ہوں گے یا ہمارے علاوہ دوسرے لوگوں سے ہوں گے؟ تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: نہیں، بلکہ وہ ہم میں سے ہوں گے، جس طرح سارا دینِ اسلام مجھ سے شروع ہوا، تو ایسے ہی سارا دین ہم ہی پر ختم ہو گا۔اور ہمارے ذریعے ہی اللہ تعالیٰ اس امت کو فتنوں سے نجات دیں گے، جس طرح اللہ تعالیٰ نے انہیں شرک سے بچایا تھا اور اللہ تعالیٰ فتنوں کی عداوت اور دشمنی کو ختم کر کے لوگوں کے دلوں کو آپس میں اکھٹا کریں گے، جس طرح شرک کی عداوت کو اللہ تعالیٰ نے ہمارے ذریعے ہی ختم کر کے ان میں الفت ومحبت ڈال دی۔اور ہمارے ذریعے ہی اللہ تعالیٰ فتنوں کے ذریعے رائج دشمنی اور عداوت کو بھائی بھائی بن جائیں گے، جس طرح شرک کی عداوت اور دشمنی کے بعد دینی بھائی بن گئے تھے۔

ہاں یہی امام مہدی ہوں گے، ان پر سلامتی ہو، جس دن وہ پیدا ہوئے اور جس دن وہ فوت ہوں گے اور جس دن وہ دوبارہ جی اٹھیں گے اللہ تعالیٰ کی رحمتیں اور برکتیں ان اور اہل بیت پر نازل ہوں، بے شک وہ اللہ تعالیٰ محمود اور بزرگ تر ہے۔

حضرت ابو الطفیلؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ میں تم میں دو بھاری بھر کم چیزیں چھوڑتا ہوں، ایک ان میں دوسرے سے بڑا ہے: کتاب اللہ اور میرے اہلِ بیت، تم دیکھ لو، کہ میرے بعد تم ان دونوں (یعنی قرآن میرے اہلِ بیت) کے ساتھ کیا رویہ اپناتے ہو، یہ دونوں ہمیشہ اکھٹے ہوں گے، یہاں تک میرے پاس حوضِ کوثر میں آکر ملیں گے۔

اور حضرت ابن عباسؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: میں نے تم میں دو چیزیں چھوڑی ہیں، اگر تم ان دونوں کو مضبوطی سے تھامے رکھو، تو تم کبھی گمراہ نہیں ہو سکتے، کتاب اللہ اور میری سنت اور یہ دونوں جدا نہیں ہو سکتی، یہاں تک کہ میرے پاس حوضِ کوثر میں آکر مل جائے۔

میں اللہ تعالیٰ سے دعا کرتا ہوں کہ حق اور اہلِ حق کو عزت دے کر غالب کر دے اور باطل اور ان کے لشکروں کو شکست وریخت سے دوچار کر دے اور امام مہدیؑ کی جلد از جلد ظہور فرما اور ہمیں ان کے انصار، مددگار اور ماننے والا بنا اور انہیں ہمارا بہترین امام بنا، اے غالب اور مغفرت کرنے والے شہنشاہ اپنی رحمت سے ہماری دعا قبول فرما، تو ہی دعاؤں کو قبولیت بخشانے والے اور سب چیزوں کا قادر ہے۔

وصلى الله على نبينا محمد وعلى آله الطيبين الطاهرين وأصحابه أجمعين

خلاصہ کلام

آخر میں کہتا ہوں: صرف اللہ تعالیٰ کی توفیق سے یہ کام اختتام پذیر ہوا، اس کے بعد گزارش ہے کہ اس تحقیق کا مقصد یہ ہے کہ بنیادی نظریاتی اور اعتقادی تیاری ہو اور شرعی تناظر میں واضح سیاسی لائحۂ عمل مرتب ہو، تاکہ آنے والے وقوع پذیر حالات اور نت نئے حادثات اور رونما واقعات کے بارے میں احادیثِ مبارکہ کی محتمل توجیہات کا نمونہ اور ارشاداتِ نبویہ ﷺ میں آنے والی خلافت کی کامیابی کے لیے نبوی طریقۂ کار کا کامیاب نقشہ تیار ہو، جو درست خطوط اور صحیح اصول و نظریات پر مبنی ہو۔

اس تحقیق کا حاصل یہ ہے کہ آنے والی خلافت کے آنے سے پہلے اجتماعی طور پر معاشرتی تیاری، ذہنی مضبوطی اور عوام وخواص کو اس خلافت کے قیام کے لیے بھرپور انداز میں تیار رہنے کی ہدایت ہے، تاکہ ایسی نسل تیار ہو کر سامنے آئے، جو خلافت کے قیام کی ذمہ داریوں کو نبھا سکیں اور اس خلافت کے امام، جس کی پیشن گوئیاں نبی کریم ﷺ نے دی ہے، یعنی امام مہدی علیہ الرضوان کی جانب سے جن امور کی ذمہ داری ملے، تو اتنی استعداد ہو، کہ ان امور کو بطریقِ احسن سرانجام دے سکیں۔

اور انفرادی، اجتماعی، قبائلی، تنظیمی اور جماعتی، ملکی اور بین الاقوامی ہر پلیٹ فارم پر کام کر کے ظہورِ مہدی کی تحریک سے وابستہ ہو کر کام کریں، تاکہ خلافت کے قیام کے عمل میں ہمارا حصہ ہو اور خلافت کے آنے سے پہلے ہمارے دل ودماغ، سوچ وفکر اور نظریات وعقائد میں اس

کے خلاف جتنی معنوی موانع اور سیاسی رکاوٹیں ہیں، وہ ختم ہوں اور ہم ذہنی طور پر اس کے آنے سے پہلے تیار ہوں۔

معزز قارئین ! اس تحقیق سے میں اس نتیجے پر پہنچا ہوں کہ امام مہدی کے ظہور کا وقت اور اس کی بیعت کا زمانہ قریب اور ہمارے سروں پر منڈلا رہا ہے۔ تاہم یہ بات متعین کرنا کہ اس کا ظہور کس سال ہو گا، یہ اللہ تعالیٰ کے علم میں ہے، میں اس بارے میں کسی سال وغیرہ کا تعین نہیں کرتا۔ ہاں البتہ حالاتِ حاضرہ کے ان گھمبیر واقعات کے تناظر میں اتنا کہتا ہوں کہ امت مسلمہ کی مثال اس حاملہ عورت کی سی ہے، جس کی ولادت کا دورانیہ پورا ہو، مگر اس بات کا علم نہ ہو کہ امت کی گرتی ناؤ کو سہارا دینے والا وہ مولود یعنی امام مہدی صبح آئے گا یا شام کو۔ تاہم ہماری ذمہ داری بیٹھ کر اس کے ظہور کا صرف انتظار کرنا اور دورانِ انتظار کچھ عمل نہ کرنا ! نہیں۔۔ بلکہ ہمارا فریضہ یہ ہے کہ ہم امام مہدی کے ظہور کے لیے عمل کریں، اس کے لیے تمہیدی لشکر بنائیں اور اس کے مقدمہ میں شامل ہوں۔

وفق اللہ الجمیع لما یحب ویرضی

کاتب: الشریف حسین بن غالب